مقالہ در حالاتِ

الطحاوی الامام

ان کے خصوصی مجاہدات ونظریات در حدیث

سید خیر الانام علیہ الصلوۃ والسلام

toobaa-elibrary.blogspot.com

سید قطب الدین حسنی صابری

(ثانیہ)

toobaa-elibrary.blogspot.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقالہ درحالات

"الطحاوی الامام"

اور ان کے خصوصی مجاھدات ونظریات درحدیث سید الانام

علیہ الصلوٰۃ والسلام

از

السید قطب الدین حسینی صابری بی۔اے (عثمانیہ)

متعلم ام۔اے

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ و کفي والصلاۃ والسلام علي عبادہ الذین اصطفي

"الطحاوی الامام" ومقامہ في حدیث سید الانام صلي اللہ علیہ وسلم

میرے مقالہ کا عنوان امام ابو جعفر احمد ابن محمد بن مسلمتہ الازدی رحمتہ اللہ علیہ، اور فن حدیث کے متعلق انکے خصوصي مجاھدات و نظریات ھین — مین نے اپنے مضمون کو دو حصون پر تقسیم کردیا ھے، پہلے حصہ مین امام طحاوی کے کچھہ شخصي حالات درج ھونگے، اور دوسرے حصہ مین فن حدیث کے متعلق انکے بعض خصوصي کارنامون کا تذکرہ کیا جائیگا —

حصہ اول

نام و نسب : الطحاوی الامام کا نام احمد ھے، والد کا نام محمد، اور دادا کا نام مسلمۃ ھے، کنیت ابوجعفر، نسبي نسبت الازدی الحجری، اور وطني الطحاوی ھے، سن ولادت باختلاف ارا، سنہ ۲۲۹ یا سنہ ۲۳۸ اور وفات بالاتفاق سنہ ۳۲۱ ھجری ھے، خانداني طور پر یہ شافعي تھے، لیکن بعض واقعات پیش آئے، جنکي وجہ سے خانداني مسلک کو ترک کرکے انہون نے حنفي مذھب اختیار کرلیا، اور زندگي کا بڑا حصہ حنفي مذھب کي حمایت مین گزرا، اس سلسلہ مین "حدیث" کے شعبہ "متن" کے مطالب بیان کرنے، اور مختلف روایتون مین تطبیق دینے مین خدا نے انکو ایسا کمال عطا کیا، جسکي نظیر اسلام کي تاریخ مین بمشکل پیش کي جاسکتي ھے، اسي تخصیصي کارنامہ کے سلسلہ مین ان کي سب سے پہلي تصنیف معاني الاثار، اور سب سے آخری تصنیف مشکل الاثار ھے، درمیان مین مختلف علوم و فنون کے متعلق اوربھي ضخیم مجلدات مین انہون نے اپني یادگارین چھوڑی ھین، جن کا ذکر اپنے مناسب مقام پر کیا جائیگا، امام طحاوی کا یہ تو اجمالي تذکرہ تھا، اب مین انکے حالات پر ذرا تفصیلي طور پر کچھہ بحث کرتا ھون، ۸

الطحاوی دراصل طحا نامي مصر کے ایک گاؤن کي طرف نسبت ھے، السمعاني انساب مین

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

طحا کے متعلق لکھتے ھین،

قرية باسفل ارض مصر من الصعيد يعمل فيها
الكيزان يقال لها الطحويه من طين احمر
(۳٦۸ مطبوعه جرمني)

واقعه یهه هے، که اسلامي فتوحات کا دائره جب عهد فاروقي مین وسیع هوا، اور اتنا وسیع هوا که چند هي سالون مین کسری کے سارے مقبوضات، اور قیصر کي حکومت کا ایک بڑا حصه، ممالك محروسه اسلامیه مین داخل هوگیا، قیصر هي کي نگراني مین اس وقت فرعون کي زمین مصر بھي تھي، حضرت عمرو بن العاص مشهور صحابي رضي الله تعالي عنه کے هاتھ پر مصر فتح هوا، اور مسلمان جوق در جوق اس ملك مین جاکر بسنے لگے، آنحضرت صلي الله علیه وسلم کے اصحاب کرام مین جتنے نفوس طیبه نے اس ملك کو اپنا وطن بنایا، السیوطي نے اپني مشهور کتاب " درالسحابه " مین ان کي تعداد تین سو بتائي هے، اسي سے صحابیون کي اولاد اور دوسرے مسلمانون کا اندازه هوسکتا هے، اسي کے ساتھه همین یهه بھي یاد رکھنا چاهئے که عهد صحابه مین جتنے ممالك فتح هوئے، ان مین اگرچه چند علاقے ایسے تھے، جهان علم و تهذیب کي کافي روشني پائي جاتي تھي، لیکن اس اعتبار سے مصر کا درجه سب سے بلند تھا، اسي ملك مین مسلمانون کو اسکندریه کے مشهور دارالعلوم اور اسکے متعلقه اساتذه و کتب خانون کے دیکھنے، ان اساتذه سے ملنے جلنے، اور طور و طریقه کے تجربه کرنے کا موقعه ملا، میری بحث بهت طویل هوجائیگي، اگر مین مصر کے قبل الاسلام علمي و تعلیمي حالات کي یهان تفصیل کرون، بالفعل میرا صرف اتنا اشاره هي کافي هے، مصر کي اس علمي و تعلیمي خصوصیت کا اقتضاء تو یهه تھا، که مسلمان علوم الاوائل کے مقابله مین محمد رسول الله صلي الله علیه وسلم کے لائے هوئے علوم جدیده کي ترتیب و تبویب، تصنیف و تالیف مین جب مشغول هوئے، تو

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

اس کام کے آغاز کا سہرا مصر اور مصری علماء کے سر بندھتا، خصوصا جب ہمیں یہہ بھی معلوم ہے، کہ صحابہ اور تابعین کی ایک بڑی تعداد مصر پہونچ کر وہاں توطن پذیر ہوگئی تھی، خصوصیت کے ساتھہ حضرت عبداللہ ابن عمر جو فقہاء مدینہ کے گویا امام ہیں، ان کے مشہور جانشین اور خلیفہ اور ان کے علم کے راوی حضرت نافع جنکا شمار سلسلہ الذھب کی سنہری کڑیوں میں کیا جاتا ہے، محض تعلیم و تدریس کے لئے حضرت عمر ابن عبدالعزیز خلیفہ نے ان کا تقرر مصر میں کیا تھا، السیوطی لکھتے ہیں،

بعثه عمربن عبدالعزيز الي مصريعلمهم
السنن فاقام بها مدة. ص ۱۱۹ ج ۱

نافع نے ایک مدت تک مصر میں اس علمی خدمت کو انجام دیا، اور انکے حلقہ درس سے بعض ایسے علماء نکلے، جنکا شمار ائمہ مجتہدین میں کیا جاسکتا ہے، میری مراد حضرت لیث ابن سعد المصری الامام سے ہے جنکے متعلق امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ جو امام مالک کے ارشد تلامذہ میں تھے، لیکن باوجود استاد ہونے کے امام مالک کے مقابلہ میں لیث بن سعد کے متعلق ان کی منصفانہ رائے یہہ تھی کہ

كان الليث افقه من مالك الاانه
ضيعه اصحابه (حسن المحاضره
ص ۱۲۰

اس علمی جلالت قدر کے ساتھہ ساتھہ لیث مصر کے دولتمندوں میں بھی امتیاز رکھتے تھے وہ ایک خاندانی جاگیردار یا زمیندار رئیس تھے، انکی آمدنی تقریبا سالانہ کئی لاکھہ روپیہ سے متجاوز تھی، علم و امارت دونوں قوتوں نے مصر میں انکے اقتدار کو اتنا مستحکم کردیا تھا کہ گوحکومت کے کسی عہدہ پر سرفراز نہ تھے، اور قصدا علم کی خدمت کے لئے نوکری کے جھنجھٹوں سے انہوں اپنے کو آزاد رکھا تھا لیکن باوجود اسکے

كان نائب مصر وقاضيها من تحت اوامر الليث
وكان اذا رابه من احد شي كاتب فيه فيعزله و
قد اراده المنصوران يوليه امرة مصرفامتنع
حسن المحاضره ص ۱۲۱

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

علم کی خدمات کے سلسلہ مین ان کے کارنامے مشہور ھین، تاریخ کی اکثر کتابون مین حضرت امام مالک کے ساتھہ انکے دوامی حسن سلوک کے واقعات مشہور ھین[1]، خطیب نے لکھا ھے، کہ اپنے حلقہ درس کے طلبہ کے زیادہ تر مصارف کا انتظام یہہ خود اپنی ذاتی آمدنی سے کرتے تھے، اس سے انکی فراخ چشمی، اور ذوق علم کا اندازہ ھوسکتا ھے، کہ موسم سرما مین طلبہ کو جوناشتہ ان کے یہان سے ملتا تھا، اس مین علاوہ دوسری چیزون کے بھنے ھوئے بادام کا ستو بھی ھوتا تھا، ان لوگون کے لئے جو مدعی ھین، کہ مسلمانون نے اپنے سارے علوم دوسری قومون کی نقش قدم پر چلکر اور ان ھی کو دیکھہ دیکھہ کر مدون کیا تھا یہہ واقعہ قابل غور ھے، کہ مصر ھی اس زمانہ مین مشرق قریب کا سب سے بڑا علمی مرکز تھا، مسلمانون کو یہان رھنے سہنے کا بھی موقعہ ملا، اور بڑے بڑے اھل علم نے یہان اسلامی علوم کی خدمت کی، لیکن باوجود اسکے، اسلامی علوم یعنی قران و حدیث، فقہ مین سے کسی علم کے متعلق مصر کو سبقت حاصل نہ ھوسکی، اور باوجود اتنے ساز و سامان ھونیکے وہ ان علوم مین مدت تک اسلام کے دوسرے علمی مرکزون کا دست نگر بلکہ ماتحت رھا، مصر والون کا اسلامی علوم کے متعلق جو حال رھا اس کا اندازہ اسی واقعہ سے ھوسکتا ھے، کہ بیچارے لیث بن سعد نے مختلف علمی مرکزون مین گھوم پھر کر بڑی محنت سے زھری عطا بن ابی رباح وغیرہ جیسے جلیل القدر تابعین کے علوم کو حاصل کیا، اور خود مصر مین بھی نافع مولی ابن عمر سے ان کو بہت کچھہ ذخیرہ ھاتھہ آیا، لیث نے اسکے بعد جیسا کہ مین نے عرض کیا اپنی ساری مالی قوت اشاعت علم مین صرف کردی، لیکن پھر بھی امام شافعی کی شہادت ھے، کہ ان کے شاگردون مین کوئی اس قابل تو کیا ھوتا کہ خود کچھہ کرتا دھرتا، اتنا بھی ان لوگون سے نہ ھوسکا، کہ لیث کے سرمایہ ھی کو برباد ھونے سے بچالیتے،

---

[1] کہاجاتا ھے کہ امام مالک نے لیث کی خدمت مین ایک "صبنیة" (سینی) بھر کر کھجورین تحفہ مین بھیجین، لیث نے طلائی اشرفیون سے بھر کر اس صینیة کو واپس کیا

۱۲ ابن خلکان

CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ
toobaa-elibrary.blogspot.com

مگر اسي کے مقابلہ مين اسلامي قوانين اور تفريعات کي بنياد کهان پڑتي هے ، ٹهيك اسي جگہ جو بالكليہ مسلمانون کي اپني بنائي هوئي خاص نوآبادی تهي يعني کوفہ ، جس مين زياده تر آنحضرت صلی اللہ عليہ وسلم کے اصحاب ، يا عرب کے مختلف قبائل کے فوجي سپاهي تهے ، يعني کل کے کل ان هي لوگون سے کوفہ آباد هوا تها ، جنهين غير اقوام کے اهل علم سے تو خير ، شايد عوام سے بهي زياده ملنے جلنے کا کم هي اتفاق هوتا تها ، اور کوفہ کے ساتهہ ساتهہ دوسرا مقام جهان هم اسلامي علوم کے هل چل کو محسوس کرتے هين ، وه مدينہ منوره هے يعني ان هي دونون شهرون مين تقريبا ايك زمانہ مين فقہ حنـ اور فقہ مالكي کي تدوين کا کام شروع هوا ، مدينہ مين بهي يهہ کام اس وقت شروع هوا جب پائے تخت وهان سے منتقل هوکر دمشق اور بغداد چلا گيا ، يون هي عرب مين غير اقوام کے لوگون کي آمد ورفت کا سلسلہ کم تها پهر جب مدينہ منوره نے بجائے سياسي مرکز هونے کے مسلمانون کے صرف ايك مذهبي اور ديني مرکز هونيکي حيثيت اختيار کرلي تو اس وقت مسلمانو کے سوا غير قومون کے افراد کي اس سے کيا دلچسپي باقي ره سکتي تهي ، اور خدا کي طرف کي بات تهي ، کہ مسلمانون کي محنتون اور جانفشانيون پر خاك ڈالنے کے لئے جو يهہ مفروض کهڑا کيا جانے والا تها کہ ارسطو کے ان قليون نے علوم الاوائل اور فنون پارينہ هي کے متعلق نهين بلکہ اپنے علوم و فنون مين بهي وه دوسرون کي صرف نقل اتاری هے حتي کہ اس بنياد پر کها جاتا هے کہ مسلمانون کا قانون رومن لاء اور دستور ايران کو سامنے رکهکر بنايا گيا هے ليکن لطيفہ تراشنے والون نے کبهي يهہ بهي سوچا کہ اگر يهي واقعہ هوتا تو اسلامي قانون کي تدوين کي ابتداء بجائے کوفہ اور مدينہ منوره کے اسکندريہ اور قسطاط يا مداين ، اور بغداد مين هوتي ، کچهہ نهين تو صرف ايك بهي تاريخي حقيقت ان هزره سرايون کي ترديد کے لئے کافي هوسکتي هے ، خير يهہ تو ايك تمهيدی ضمني بات هوتي تهي ، مين کهنا يهہ چاهتا تها کہ گو مصر اس عهد مين اگر ساری دنيا کا نهين ، تو کم از کم

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

يا امير المومنين انك ولیتنا رجلا یکید
لسنة رسول الله صل الله علیه وسلم بین اظهرنا

لیکن اس شکایت کے ساتھہ خط کے آخر مین اسکي بھي شہادت ادا کي گئي تھي که
" ماعلمنانوي الدینار والدراهم الا خیرا " یعني رشوت کے لین دین سے انکا دامن پاك هے ،
بهرحال جہان تك مجھے معلوم هے ، که اسمعیل بن الیسع یه مصر کے پہلے حنفي عالم
هین ، جنهین امام لیث کي تحریك سے عهده قضاء سے دستبردار هونا پڑا ، اس موقع پر
ابن خلکان کا یهه بیان قابل ذکر هے ،

رئیت في بعض المجامیع ان اللیث کان حنفي المذهب

مذکوره بالا مکتوب اگر صحیح هے ، تو لیث کا حنفي هونا عجیب هے والدهرآت بالاعاجیب
خیر یهه ایك تاریخي مسئله هے ، جسکي تحقیق اپنے مقام مین هوني چاهئے ، قاضي اسمعیل
کے چلے جانے کے بعد پهر مصر مین وهي مالکیون کا زور قایم رها ، یهه یاد رکهنا چاهئیے ،که
هم جس زمانه کے حالات بیان کررهے هین ، یهه اسلامي حکومت کے شباب کا عهد تها ،
مسلمانون کے پاس اگرچه قران وحدیث اور اثارصحابه کا ایك بڑا ذخیره موجود تها لیکن آئے
دن بکثرت ایسے حوادث و واقعات پیش آتے رهتے تهے ، جنکے لئے هر دن ایك نئے فقهي
جزئیه کي ضرورت هوتي تهي ، مشهور هے که ضرورت ایجاد کي مان هے ، اسي ضرورت نے هر
ملك مین ایك ایسے گروه کو پیدا کردیا تها ، جو ان پیش آنے والے حوادث کے متعلق قرآن و
حدیث و اثار صحابه کو پیش نظر رکهکر قوانین پیدا کرتا رهتا تها ، ابتداء مین تو یه هي تین
چیزین اساس اوراصول کي حیثیت سے استعمال کیجاتي تهین لیکن جون جون زمانه آگے بڑهتا
جاتاتها ، ان فقهاء کے مجتهدات بهي ان کے مکتب خیال کے ماننے والے علماء اور انکے تلامذه
مین ایك اساسي اصل کا درجه حاصل کرلیتے تهے ، یون هي هر مقدم کے اقوال و نظریات متاخر
کے لئے حجت بن جاتے تهے ، اوران تفریعات سے تفریعات ، تفریعات سے استخراجات
کا سلسله یون هي جاري هوجاتا تها ، بلکه اسکا سلسله ابتك جاري هے ،

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

افریقه و یورپ اور ایشاء کے ان علاقون کا جنهین موجوده زمانه مین مشرق قریب کے نام سے موسوم کرتے هین ، تمام علوم قدیمه ، کا حالانکه سب سے بڑا مرکز تها ، لیکن خود اس سر زمین مین مسلمانون کے علوم جدیده کے متعلق کوئی ایسا باقي رهنے والا قابل ذکر کام ایک مدت تك انجام نه پاسکا ، لیث بن سعد نے کوشش بهي کي ، لیکن کوشش بارآور نه هوئي ، یه هي وجه هے ، که مصر دوسرون کي تو کیا رهنمائي کرتا ، خود اپني رهنمائي مین بهي همیشه باهر کے علماء کي آراء کا محتاج رها ، حالانکه مصر کے سوا ابتدائي صدیون مین اسلام کے تمام مرکزی مقامات کے مسلمان خود اپنے قطر کے امام هي کي عموما پیروی کرتے تهے ، مدینه منوره مکه معظمه کوفه بصره شام سب هي کا یه هي حال تها ، ان سب کے مقابله مین بیچاره اسکندریه دارالعلوم اور کتب خانون والا ایک ایسا بد قسمت ملك تها ، جو عموما کسي بیروني عالم کي اتباع پر مجبور تها ابتداء اس ملك پر ، شام کے امام اوزاعي ، اور مدینه منوره کے امام حضرت امام مالك کا اثر رها لیکن ابن وهب ، ابن قاسم ابن الفرات ، اشهب ، عبد الله بن الحکم ، اصبغ ، مالکي مذهب کے ان علماء کا جن مین بعض امام مالك کے براه راست شاگرد تهے اور بعض بالواسطه ان لوگون نے اس ملك پر اپنے علم و فضل کا ایسا سکه قایم کیا ، که مدت تك پهر کسي دوسرے امام کے خیالات کي اشاعت یهان نه هوسکي ، کهتے هین که سب سے پهلے حنفي فقیه جو اس ملك مین قاضي بنکر داخل هوئے وه اسمعیل بن الیسع الکوفي الساہری تهے باوجود یکه بخاری و مسلم کے رواة مین هین لیکن چونکه

> کان یذهب الي قول ابي حنیفه ولم یکن اهل
> البلد یومئیذ یعرفونه

محض اس اجنبیت کي بناء پر مصری ان سے سخت ناراض هوئے ، اور بالاخر ~~لیث بن سعد~~ حکومت کو جسکا پا ئے تخت اس وقت بغداد منتقل هوچکا تها ، لیث بن سعد کے توسط سے مجبور کیا گیا ، که اس حنفي قاضي کو مصر سے واپس بلالیا جائیے ، لیث نے اس سلسله مین جو مراسله بهیجا تها السیوطي نے بجنسه اسے اپني کتاب مین نقل کیا هے ،

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

جیسا کہ مین نے عرض کیا ، مصر دوسری صدی مین مالکی علماء کے ممتاز افراد کا ایک مرکزی
مقام بنا ہوا تھا ، چند ہی دنون مین ابن قاسم ، اشہب ، سحنون ، عبداللہ بن عبدالحکم ،
اصبغ ، جیسے جلیل القدر ائمہ ~~یکے بعد دیگرے بلکہ~~ ان مین بعض ایک دوسرے کے معاصر
تھے ، اس ملک مین پیدا ہوئے ، ان مین اکثر امام مالک کے تلامذہ تھے ، یا انکے شاگردون
کے شاگرد تھے ، ان مین ہرایک نے امام مالک کے مجتہدات ، واستنباطی مسائل و تفریعات
کے ساتھہ ساتھہ خود بھی زندگی کے ہر شعبہ مین جزئیات کا ایک بحر بیکران پیدا کردیا
تھا ، نتیجہ یہ ہوا جیسا کہ ہمیشہ ایسے مواقع مین ہوتا ہے ، کہ قرآن اور حدیث و
آثار صحابہ جو اسلامی قوانین کے حقیقی منابع اور سرچشمے ہین ، ان سے لوگون کی توجہہ
بتدریج ہٹتے ہوئے ، اب قال ابن قاسم ، قال اشہب ، الیہ ذہب سحنون ، بہ اخذ اصبغ ،
یہ ہی علم رہ گیا ، اور ان ہی کے اقوال سے جزئیات کا پیدا کرنا یہ اجتہاد قرار پایا ، مالکیون
کے مذکورہ بالا علماء مین سے تقریبا سب ہی اصحاب تصنیف و تالیف ہین ، اور ہرایک کے
تصنیفی ذخیرون کی تعداد ہزارہا صفحات سے متجاوز تھی ، جسکی تفصیل کا یہان
موقعہ نہین ہے ، صرف ابن قاسم کی مدونہ [1] جو مطبوعہ ہوچکی ہے ، ان لوگون کے

---

(۱) مدونہ کیا چیز ہے ، ابن خلکان نے اسکے متعلق ایک طویل داستان درج کی ہے ، (دیکھو ص ۹۲ ج ۱) خلاصہ یہہ ہے ، کہ دراصل ابن قاسم نے کچھہ سوالات قایم کئے تھے جنکا جواب اسد بن الفرات نے دیا تھا ، اور اسکا نام مدونہ ہوا — اسد ابن الفرات اس کتاب کو ساتھہ لیکر مغرب و افریقہ (قیروان) پہونچے ، وہان سحنون نامی عالم نے نسخہ طلب کیا اسد نے بخل کیا ، سحنون کو غصہ آیا اور سیدھے ابن القاسم کے پاس پہونچے ، اور انہون نے بھی ایک کتاب تیار کی اپنے ساتھہ یہ نسخہ اور ابن قاسم کا ایک خط لیکر وہ (قیروان) واپس ہوئے ، خط اسد کے نام تھا کہ اپنے نسخہ کا مقابلہ سحنون کے نسخہ سے کرلینا ، جو اسکے مطابق نہ ہو اسے کاٹ دینا ، اسد کو یہہ بات ناگوار گذری اور اسکی تعمیل نہین کی ، جب اسکی خبر ابن قاسم کو ہوئی تو انہون نے بد دعا کی ، کہ خدا تیری کتاب مین برکت نہ دے ، یہ واقعہ ہوا کہ سحنون کی کتاب چل پڑی ، اور اسد کی معدوم ہوگئی ، لیکن اس کتاب کی تحقیق آگے آرہی ہے ۱۲

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

تصنیفي ذوق و شوق کے اندازہ کے لئے کافي هے، حالانکه ان مین زیادہ تر امام مالك هي کے اجتهادات درج کئے گئے تھے، ملك کی ضرورت کے سوا، نئي نئي موشگافیون پر ان بزرگون کو ایك اور چیز بھي تھي جو آمادہ کرتي تھي، وہ علم کي وهي خصوصیت هے، جس سے اهل علم کا شاید هي کوئي طبقه کسي زمانه مین محفوظ رها هو —

امام اشهب اور امام ابن قاسم دونون کا امام مالك کے ارشد ترین تلامذہ مین شمار هے، تقوی و طهارت، زهد وعبادت مین هر ایك بلند مقامات کے مالك تھے، لیکن ابن خلکان نے لکھا هے

كانت المنافسة بينه وبين ابن القاسم (٧٨)ج ١

ان علمي رقابتون، اور معاصرانه چشمکون کا بھي نتیجه تھا که هر ایك اپنے حلقه هائے درس مین نئے نئے پیچیدہ سوالات پیدا کرتا، اور شاگردون کو حکم دیاجاتا که ذرا ان کے جوابات ان دوسرے عالم صاحب سے تو پوچھه کر آؤ، یا خود بخود لوگ ان سوالات کو دوسرے علماء تك پهونچاتے، اختلاف طبائع معلومات، اور دوسرے اسباب کے بناء پر بسا اوقات جوابات مختلف هوتے، اور بالاخر یه هي اختلاف مباحث کے ایك طویل سلسله کا سبب بن ج[illegible]، اور علماء کا یهه قصه تو ابتك جاری هے، غالبا جار[illegible] رهیگا، بهرحال مصر بھي اسي حال مین مبتلا تھا، هر طرف فقه مالکي کے ماهرین پھیـ[illegible] هوئے تھے، اور ان کا زیادہ وقت ان هي فقهي جزئیات اور تفریعات کے حل کرنے مین بسـ[illegible] هورها تھا، که ٹھیك ان هي دنون مین حق تعالے نے سرزمین حجاز مین ایك نئے دل و دماغ کے آدمي کو علمي بلندی عطا کي، یون تو اسلامي ممالك کا گوشه گوشه اهل علم سے بھرا هوا تھا، لیکن اس نوجوان عالم کو علاوہ دماغي اور ذهني خصوصیتون کے ایك قدرتي خصوصیت یهه حاصل تھي که ان کا نسبي تعلق قبیله قریش اور قریش مین بھي اس خانوادہ سے تھا، جسکا سلسله کئي پشتون کے بعد سرور کائینات صلي الله علیه وسلم سے ملجاتا تھا، میری مراد حضرت امام شافعي رح سے هے، جن کا پورا نام ابوعبدالله محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع بن السائب بن عبید بن عبد یزید بن هاشم بن المطلب

CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ
toobaa-elibrary.blogspot.com

بن عبد مناف هے ، یعني دسوین پشت مین آنحضرت صلي الله علیه وسلم سے ان کا نسب متصل هوجاتا هے ، امام شافعي کهان پیدا هوئیے ، اس مین تو بهت کچهه اختلاف هے ، عموماً غزه ، (فلسطین) کو ترجیح دی جاتي هے ، تاهم اتنا یقین هے که دو هي سال کي عمر مین وه مکه پهونچا دئیے گئیے ، یهین قرآن یاد کیا ، اور بالاخر تحصیل علم کے لئیے حضرت امام مالك کیے پاس مدینه منوره حاضر هوئیے ، اور ایك زمانه ان کي خدمت مین گذاره ، طلب علم کي یهه پهلي مثال تهي که پڑهنے سے پہلے امام شافعي نے امام مالك کي کتاب موطا زباني یاد کرلي تهي جب پڑهنے کے لئیے امام مالك کے پاس حاضر هوئیے ، انهون نے کتاب کهولنے کا حکم دیا ، بولے زباني سناتا هون٭ ، ~~کہا جاتا ہے کہ امام مالک کی زندگی میں برابر مدینہ منورہ ہی میں~~ رهیے ، اس ~~عرصے مین~~ امام شافعي دوسرے علماء فقه و حدیث کے درس مین بهي حاضر هوتیے رهیے ، بالاخر استاذ (مالك الامام) کي وفات کیے پندره سوله سال بعد یهه مستقل طور پر قیام کرنے اور اپنیے خاص نقطه نظر جو اس عرصه مین مختلف اساتذه اور ملك کے عام حالات کے دیکهنے سیے ان مین پیدا هوئیے تهیے ، اسکي اشاعت کے لئیے اسلامي پائیے تخت بغداد پهونچیے ، بغداد مین اس وقت حنفي فقهاء کا طوطي بول رها تها ، کیونکه یهه وهي زمانه هے جب هارون الرشید نے قاضي ابویوسف رح کو محکمه عدالت کے کلي اختیارات اس طور پر سپرد کرد ئیے تهیے که ممالك محروسه مین کسي قاضي کا تقرر بغیر ان کي مرضي اور حکم کے نه هوگا ، علامه تیمور پاشا مصری لکهتے هین ،

لما قاما هارون الرشید في الخلافه ولي القضاء
الي ابي یوسف صاحب ابي حنیفه بعد سنة
سبعین و مائة فاصحبت تولیة القضاء بیده
فلم یکن یولي ببلاد العراق و خراسان والشام
ومصر الي اقصي عمل افریقه الا من اشاره

٭ کهاجاتا هے که امام شافعي کے اس رنگ کو دیکهه کر امام مالك نے اسي وقت پهانپ لیا که یهه لڑکا کچهه هونیے والا هے ، بولیے ان یك احد یفلح فهذا الغلام (اگر کوئي کامیاب هوسکتا هے تو یهه وهي لڑکا هے)

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

اس کے بعد ظاہر ہے ، کہ عباسي حکومت کے تمام عراقي محکمون پر حنفي فقہاء کا تسلط ایک قدرتي بات تھي ، اور یہہ تو فقہ کا حال ، باقي علم حدیث سو بغداد اس زمانہ مین بڑے بڑے ممتاز محدثین مثلا امام احمد بن حنبل ، یحي بن معین جیسے بزرگون سے معمور تھا ، کہا جاتا ہے ، کہ امام شافعي نے اپنا نقطہ نظر جب بغداد مین پیش کیا ، تو اور تو اور حدیث کے سب سے بڑے امام احمد بن حنبل کو بھي ابتداً ان کا طریقہ پسند نہ آیا ، ابن خلکان نے یحي بن معین کا قول نقل کیا ہے ،

کان احمد بن حنبل ینہانا عن الشافعي
ص ۷ ۴ ۴ ج ۱

اسي لئے دو سال قیام کرنے کے بعد پھر مکہ معظمہ واپس ہوگئے ، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اپنے لئے انہون نے وہان کوئي گنجائش نہ پائي ، لیکن اصلاح کا جو جذبہ ان مین متلاطم تھا اس نے پھر دوبارہ قسمت آزمائي پر آمادہ کیا ، اور پھر بغداد آئے ، اب کے انہون نے اپنے خیالات کو کتاب کي شکل مین قلم بند کرنا شروع کیا ، خیال گزرتا ہے ، کہ تحریر کے ذریعہ سے اپنے منشاء کي تعبیر مین وہ کامیاب ہوئے ، حتي کہ خود امام احمد بن حنبل بھي ان کے انتہائي نیازمندون مین شامل ہوگئے ، بیان کیاجاتا ہے کہ احترام کي آخري شکل یہہ تھي کہ بغداد کي سڑکون پر علانیہ امام احمدؒ امام شافعيؒ کے خچر کے پیچھے پیچھے تشریف لیجاتے مگر باوجود اسکے بغداد کا میدان ان کو پھر بھي تنگ ہي نظر آیا ، اور وہ کسي ایسے مرکز کي تلاش مین تھے ، جہان اب تک اسلامي علوم پر مجتہدانہ کام نہ ہوا تھا ، مین عرض کرچکا ہون ، اسلامي ممالک مین یہہ خصوصیت صرف مصر کو حاصل تھي ، کہ اب تک وہ بیروني علماء کا دیني اور قانوني زندگي مین دست نگر تھا ، امام کي عمر اس وقت جب مصر کي طرف روانہ ہوئے ، کل ۳۸ سال کي تھي ، اس سرزمین کے لئے خدا نے ان کو پیدا کیا تھا ، اور مسلسل (۲۰۱) سال تک اس ملک مین وہ اپنے خصوصي نظریات اور مجتہدات کي اشاعت درساً و تصنیفاً فرماتے رہے ، اور مصر ہي کي سرزمین مین بالآخر آسودہ ہوئے ،

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

امام شافعي کا خاص نقطہ نظر کيا تھا ؟ اس کا جواب اتنا آسان نہين ھے کہ کسي مختصر مقالہ کے تمہيدی بيان مين اسکي تفصيل کي جائے ، تاھم جيساکہ مين نے کہا تھا ، کہ مصر ھو ، يا بغداد ، مدينہ منورہ ھو ، يا بصرہ ان تمام مرکزی مقامات مين دو ھي قسم کے علمي حلقے پائے جاتے تھے ، ايک حلقہ فقہاء کا تھا ، اور انھي کا اثر ملک اور حکومت پر زيادہ تھا کہ ديني زندگي کے لئے عوام کو اور قانونی ضرورتون کے لئے حکومت کو ظاھر ھے کہ ان ھي کي طرف رجوع کرنا پڑتا تھا ، اور ان کا مشغلہ بھي تھا کہ اپنے اپنے اساتذہ اور آئمہ کے اقوال کو اصل قرار دیکر نئے حوادث و واقعات کے متعلق جزئيات پر جزئيات نکال تے چلے جاتے تھے ، ھر پچھلا اپنے پہلون کے قول کو بطور حجت اور دليل کے اور کبھي دليل جو شک وشبہ سے بالا تر خيال کي جاتي ھے استعمال کررھا تھا ،

اور دوسرا طبقہ محدثين کا تھا ، جو سندون کے ذريعہ سے آنحضرت صلي اللہ عليہ وسلم اور صحابہ و تابعين کے اقوال و افعال نقل کيا کرتا تھا ، ان کي توجہ متن سے زيادہ اسناد کي طرف مبذول رھتي تھي ، امام الشعبي جيسے محدثين خود کہا کرتے تھے ،

انا لسنا بالفقہاء ، ولاکنا سمعنا الحديث فروينا ہ
الفقہاء ، تذکرہ الحفاظ ص ۷۹ ذھبي

گو ان بزرگون کا احترام بھي ملک مين سب ھي کرتے تھے ليکن نہ پبلک کي کوئي ضرورت ان سے وابستہ تھي اور نہ حکومت کي ، يہ ھي حال تھا جسمين امام شافعي نے اسلامي ممالک کو پايا ، ان کو خدا نے حديث کے ذخيرون کے حاصل کرنے کا بھي کافي موقعہ ديا تھا ، اور فقہاء کے حلقون مين بھي انھون نے اپني عمر کا ايک حصہ گذارا تھا ، فقہاء کا قرآن و حديث سے عملاً بے توجہ ھوکر صرف اپنے اساتذہ اور ائمہ کے اقوال مين ھمہ تن غرق ھوجانا ، اور محدثين کا حديثون کے متن سے بے پروا ھوکر صرف سند کے قصون مين الجھے رھنا ، يہ دونون باتين انکو ناپسند ھوئين ، انھون نے ايک نئي راہ نکالي کہ حوادث و واقعات کے

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

سلسلہ مین بجائیے اپنے استادون کے اقوال کے کیون نہین براہ راست قران وحدیث هي کے متون
مین غور کر کے نتیجہ حاصل کیاجائیے ، اور ڈیڑھ صدی کے اس عرصہ مین بہت سے لوگون کے
اقوال و اعمال نے مسلمانون مین اتني اهمیت حاصل کرلي هے کہ خواہ قرآن کي آیت سنائي جا
یا صحیح حدیث ، لیکن چونکہ وہ کسي گذرے هوئیے بزرگ کا قول هے ، اسلئیے کوئي اس سے
ہٹنے کے لئیے آمادہ نہین هوتا تھا ، بے شمار جزئیات اور لامحدود مسائل کے متعلق ممکنہ حد
تك قران کي آیت، یا صحیح حدیث پیش کر نے کي کوشش کرنا کوئي آسان کام نہ تھا ، لیکن امام
نے کمر بہت چست کي ، اورجہان تك ممکن هوسکا ، قراني آیات، اور حدیث کے ذخیرون سے
انہون نے نفع اٹھانا شروع کیا ـ انکے اس طرز عمل نے سب سے پہلا انقلابي اثر جو پیدا کیا
وہ یہہ تھا کہ بیچارے محدثین جو اب تك ملك مین صرف ایك مقدس تبرك کي حیثیت رکھتے
تھے ، اچانك انکا علم کارآمد اور نتیجہ خیز هوگیا ، اسي لئے امام شافعي کي کوششون کا
خلاصہ امام زعفراني نے یہہ بیان کیا هے کہ ،

کان اصحاب الحدیث رقودا حتي جاء الشافعي
فایقظهم فتیقظوا (ابن خلکان ص ٤٤٧)

آور اب ان کو اپني محنتون کا ثمرہ ملنے لگا ، غالبا امام احمد بن حنبل امام شافعي سے شروع
مین اس لئے بدگمان هوئیے هونگے ، کہ بزرگون کے اقوال بر وہ اعتماد نہین کر تے ، لیکن انکي
تحریرون کو پڑھکر جب ان کو محسوس هوا کہ یہہ تو حدیث کي قیمت بیدا کررها هے ، تو بدگماني
جاتي رهي ، اور انکے بڑے زبردست حامیون مین هوگئیے ،

اسي اصول کو لیکر امام شافعي مصر بہونچے ، جیسا کہ مین پہلے کہہ چکا هون کہ
مصر پر مالکیون کا اقتدار قایم تھا ، درمیان مین ایك حنفي فقیہ اسمعیل آئے بھي ، تو پبلك نے
ان کو ناپسند کیا ، اور باوجود دیانت پر بھروسہ کر نے کے ان کے قیاسي طریقہ کو مصریون نے
اچھي نگاہ سے نہین دیکھا ، اور واقعہ بھي یہہ هي هے کہ فقہ حنفي کے متعلق یہہ وہ

CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ
toobaa-elibrary.blogspot.com

بدگماني هے جس مين تقريبا هر وہ شخص شروع مين مبتلا هوجاتا هے جسكي امام كے اصول اور ان كي نظر كي گهرائيون تك رسائي نهين هوتي، جسكا اثر اب تك باقي هے ، مصری بهي اس بدگماني كے شكار هوئے اور مدت تك مصری سوء ظن كے اس مرض مين گرفتار رهے ،

حتي كه قاضي ابويوسف كے قاضي القضاة هونے كے بعد بهي ، مصر مين حنفي قاضيون كا تقرر جو ايك زمانه تك نه هوسكا ، ميرے خيال مين اسكي بڑي وجه مصريون كي يه هي علم بدگماني تهي ، تاريخون كے ديكهنے سے معلوم هوتا هے كه بجز اسحاق بن الفرات التجيبي كے مصر مين اسمعيل بن سبيع كے بعد كوئي حنفي قاضي مقرر نهين هوا ، اور اسحاق ابن الفرات بهي قاضي نهين بلكه نائب قاضي هونے كي حيثيت سے مصر مين قضاء كے فرائض انجام ديتے تهے جسكي تفصيل للسيوطي كي حسن المحاضره مين موجود هے ـ

اسي لئے امام شافعي جب مصر پهونچے ، توانكا مقابله براه راست جن لوگون سے پيش آيا ، وه ان كے استاد امام مالك هي كے تلامذه اور متبعين تهے ، امام مالك كے فقه كا بڑا حصه مدينه منوره كے فقهاء سبعه اور اهل مدينه كے عمل پر مبني تها ، يا يون كهئے كه مدينه كے عملي رسم و رواج كو اپنے فتوون مين امام مالك بهت زياده اهميت ديتے تهے ، مالكي علماء اپنے دعوی كو ثابت كرنے كے لئے نه چندان قراني آيت پيش كرنے كي ضرورت سمجهتے تهے اور نه صحيح حديث كي ، فقهاء مدينه كے اقوال ثبوت كے لئے كافي خيال كئے جاتے تهے ، پهلا ان لوگون كے سامنے امام شافعي كا يهه اعلان كه صرف تبع تابعين يا تابعين هي نهين بلكه صحابي بهي معصوم نه تهے ، اسلئے " معصوم " قانون كے لئے " معصوم اساس " كي ضرورت هے وه كتاب و سنت كے سوا اور دوسری چيز كيسے هوسكتي هے ، كها جاتا هے كه كبهي كبهي صحابه تك كے متعلق امام شافعي " نحن رجال و هم رجال " كهه اٹهتے تهے ، ان كے اس طرز عمل سے ملك مين ايك هل چل پيدا هوگئي ، اور تو اور انكے استاد يماني اشهب جو امام شافعي سے پهلے مصر كے علمي حلقون كے سب سے بڑے امام تهے ، اورجنكے

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

متعلق " فقيه " ہونے کی حیثیت سے امام شافعی تک یہہ تصدیق کرتے تھے کہ ،

ما اخرجت مصر افقه من اشهب لولا طيش فيه ،
حسن المحاضره ص ١٢٢ ج ١

لیکن " اشہب " کے طیش کا حال امام شافعی کے مقابلہ میں بالاخر یہان تک پہونچا

کہ علمی نوک جھونک سے گذر کر ، کہاجاتا ہے ، جیسا کہ ان کے دوسرے رفیق درس

عبد اللہ بن الحکم کابیان ہے کہ ،

سمعت اشهب يدعو على الشافعي بالموت
ص ٨٧ ج ١ ابن خلكان

امام شافعی کو بھی ان کے اس بد دعا کی خبر پہونچی ، تویہہ شعر پڑھنے لگے ،

تمنی رجال ان اموت و ان امت
فتلك سبيل لست فيها باوحد

لیکن جس مصر کو حنفی فقہہ سے اسلئے متنفر کیا گیا تھا کہ اس میں "سنت رسول صلی اللہ

علیہ وسلم کے ساتھہ داؤ پیچ کیاجاتا ہے " اب اسی سنت رسول (علیہ السلام) کا نام

لیکر سمجھایا جاتاتھا ، کہ معصوم کے مقابلہ مین غیر معصوم ہستیون کا قول و فعل کیسے

حجت ہوسکتا ہے ، مالکی فقہاء نے مقابلہ کرنا چاہا ، لیکن " امام اشہب " کے مذکورہ

بالا طرز عمل ہی سے معلوم ہوتاہے ، کہ جب وہ کوسنے پر اتر آئے ، تو مقابلہ کے میدان

مین کیا ٹھیر سکتے تھے ، آخر یہہ ہی ہوا کہ مصریون پر دن بدن حضرت امام شافعی کا

اقتدار بڑھنے لگا ، اور آخر مین انتہا یہ ہوگئی کہ اشہب اور ابن وہب ، جیسے مالکی

آئمہ و اساطین کے سب سے بڑے چہیتے شاگرد ، محمد بن عبداللہ بن الحکم نے مالکی

طریقہ اجتہاد کو ترک کرکے امام شافعی کے مسلک کو اختیار کرلیا اور ان کے حلقہ تلامذہ

مین شریک ہوگئے[1] ، محمد بن الحکم جنکے متعلق السیوطی نے لکھا ہے ، کہ " کان افقه

زمانه " ان کا مالکی مذہب ترک کرکے امام شافعی کے حلقہ درس مین شریک ہوجانا یہ

کوئی معمولی واقعہ نہ تھا ، سارا مصر بلکہ افریقہ مین ایک شور برپا ہوگیا ، پھر کیا تھا

[1] حسن المحاضرہ ص ١٢٢ ج ١

CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ
toobaa-elibrary.blogspot.com

جوق درجوق ہر طرف سے طلبہ کھنچ کر امام شافعی کے درس میں حاضر ہونے لگے ،
اور اسی سلسلہ میں بعض ایسے شاگرد بھی امام شافعی کو ملے ، جنہوں نے اپنی ساری
زندگی ان کے پروگرام کی تکمیل کے لئے وقف کردی ، جن میں البویطی ابویعقوب یوسف
بن یحیی ، اور ربیع بن سلیمان الموذن ، حرملہ وغیرہ بزرگوں کے علاوہ المزنی ابو ابراہیم
اسمعیل بن یحیی خاص طور پر قابل ذکر ہیں ، جن میں البویطی تو امام شافعی کی وصیت
کے مطابق ، ان کے حلقہ درس کے امام کی وفات کے بعد خلیفہ مقرر ہوئے ، اور ربیع نے
انکی تصنیفی ذخیروں کی تدوین و ترتیب میں بڑا کام کیا ، بلکہ سچ یہ ہے کہ بغداد
میں جو کام امام سے جیسا کہ وہ چاہتے تھے نہ بن پڑا تھا ، ان ہی شاگردوں کی بدولت
اس کام کی تکمیل انہوں نے مصر میں فرمائی اپنے تمام قدیم مجتہدات پر انہوں نے
نظر ثانی کی ، اور کتاب الام انکی مشہور مطبوعہ کتاب کے سوا " الامالی الکبری "
" الاملاء الصغیر " مصر ہی میں مرتب فرمائے ، یہیں انہوں نے اپنا مشہور " الرسالہ "
لکھا ، جو آج ہزار سال سے زیادہ مدت کے بعد اصول فقہ میں اپنی آپ نظیر ہے ،
بلکہ کہا جاتا ہے کہ اس فن کی یہ ہی پہلی کتاب ہے ، ان شاگردوں سے امام کو جو
خاص تعلق تھا اسکا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ مذکورہ بالا بزرگوں میں سے ہر ایک
کے نام سے غالبا انکے پڑھنے کے لئے آپ نے خاص کتابیں تصنیف فرمائیں ، جو مختصر البویطی
مختصر الربیع ، مختصر المزنی کے نام سے مشہور ہیں ، امام شافعی کو مصر میں اتنی مقبولیت
کیوں حاصل ہوئی ، اسکی ایک بڑی وجہ تو وہی تھی جو اوپر بیان کی گئی ، لیکن جہاں
تک میرا خیال ہے ، اس سلسلہ میں ایک خاص جذبہ کو بھی تھوڑا بہت ضرور دخل
ہے ، میرا مطلب یہ ہے ، کہ جس زمانہ میں اسلامی علوم و فنون کی تدوین کا آغاز ہوا ، عرب
کے خاندانی افراد مثلا قریش اور قریش کے مختلف خانوادے کے لوگ عموما سیاسی مشاغل
اور حکومتی قصوں میں الجھے رہے ، عام پبلک بھی اور حکومت بھی اسلام کے ایسے تفصیلی

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

شکل کا مطالبہ کررہي تھي ، جو زندگي کے تمام شعبون اور ہر شعبہ کے تمام شاخون پر
عملاً منطبق ہوسکے ، یہہ ایك موقعہ تھا جس سے ملك کے ان خاندانون نے نفع اٹھایا
جن کا حکومت سے تعلق نہ تھا ، اوراسي لئے فقہ ہو یا حدیث، یاتجوید و قراۃ ،
ان تمام علوم کے آئمہ و ماہرین کا تعلق زیادہ تر موالي یا ایسے خاندانون سے ہے ،
جنھین ملك میں سیاسي حیثیت سے کوئي اہمیت نہ تھي ،

لیکن امام شافعي جنھون نے فقہ کو حدیث و قرآن کے ساتھہ وابستہ کرنے کا
کام اپنے ہاتھہ مین لیا ، یہہ عہد صحابہ و تابعین کے بعد پہلے قریشي امام ہین ،
اورمین سمجھتا ہون کہ انکي مقبولیت مین ایك حدتك انکے اس نسبي خصوصیت کو بھي
دخل ہے ، اس وقت مجھے بني امیہ کے خلیفہ غالبا سلیمان بن عبدالملك کا وہ قول نہ
مل رہا ہے کہ سلیمان کو جب دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اسکے عہد مین مسلمانون
کے تمام مرکزی مقامون کے دیني پیشوا بجز ایك کے سب موالي ہین تو ، سلیمان نے یہ
سنکر سینہ پیٹ لیا ، اور بولا اگر آخر مین تم ایك عربي نژاد عالم کا ذکر نہ کرتے تو مین
بدحواس ہوجاتا ،

جیسا کہ بیان کرچکا ہون ، امام شافعي کو مصر مین بیس سال تك علم کي خدمت
کرنے کا موقعہ ملا ، اوراشہب جو انکي موت کي تمنا مین رہتے تھے ان سے ایك مہینہ
پہلے آپ نے وفات پائي ، اس مین کوئي شبہ نہین کہ امام کے بعد انکے کارنامون کي حفاظ
و اشاعت کے لئے سعید و لائق شاگردون کي ایك جماعت موجود تھي ، لیکن سمجھہ مین
نہین آتاہے کہ کیا صورت پیش آئي ، کہ انکي زندگي مین لوگون پر جو انکا رعب تھا ،
بظاہر وفات کے بعد اسکي وہ پہلي کیفیت باقي نہ رہي ، : .بھي نہین کہ انکے بعد
انکے بعض شاگردون مثلا حرملہ نے امام کي رائون سے اختلاف کرنا شروع کیا جیسا کہ
نووی نے لکھا ہے کہ (لہ .. مذہب لنفسہ) حسن المحاضرہ ص ۱۲۳

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

بلکہ وہی مالکی امام یعنی محمد بن عبد اللہ بن الحکم جنہوں نے امام کے اثر سے مالکی طریقہ کو ترک کرکے ان کی شاگردی اختیار کرلی تھی ، کہا جاتا ہے کہ ،

لما مات الشافعی رجع الی مذہب مالک
حسن المحاضرہ ص ۱۲۴

اور ٹھیک جس طرح مالکی مذہب کے ترک کرنے کا شافعی مسلک کی مقبولیت پر اثر پڑا تھا ، محمد بن عبد اللہ بن الحکم کے برگرد ہوجانے سے بھی شافعیت کی تحریک مصر مین متاثر ہوئی ،

محمد بن عبد اللہ الحکم نے امام شافعی کے مسلک مین کیا نقص بعد کو محسوس کیا افسوس ہے کہ ابتک تاریخون مین مجھے اسکا جواب نہین ملا ، بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے ، کہ ایک مسلمان سے جس وقت کتاب اور سنت رسول (علیہ الصلوٰۃ) کا نام لیکر اپیل کیجاتی ہے ، تو انسان جوحتی الوسع یقین کا طالب ہے ، اسپر یہہ آواز اثر انداز ہوتی ہے ، لیکن دوسری بات کہ امام مالک مدینہ کے چند فقہاء کے اقوال کو ، اور امام ابوحنیفہ قیاس کو حدیث پر ترجیح دیتے ہین ، تجربہ سے عموما یہہ دعوی ہمیشہ بے بنیاد ثابت ہوا ہے ، بلکہ تحقیق سے بالاخر یہہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مدینہ کے فقہاء ہون یا امام ابوحنیفہ اور انکے کوفی اساتذہ حماد ، ابراہیم نخعی ، علقمہ ، اسود ، ان سبھون کے فتوون کی بنیاد بالاخر کسی صحیح حدیث یا کم ازکم ان اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول وعمل پر مبنی ہے ، جنکے ساتھہ قرآن مین اپنی رضامندی کا اظہار فرمایا گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنکی اتباع کا امت کو حکم دیا ہے ، غالبا یہ ہی واقعہ محمد بن عبد اللہ کو بھی پیش آیا ، لیکن اوسی کے ساتھہ شافعیت کی تحریک کا ایک نفع امت کو ہمیشہ یہہ پہونچتا رہا ہے اور انشاء اللہ تعالی قیامت تک پہونچتا رہیگا ، کہ جب کبھی مسلمانون کے علماء فقہ اور فقہی جزئیات مین غلو کرتے ہوئے ، قرآن و حدیث سے کچھہ دور ہوتے ہین ، تو ہمیشہ ہر ملک مین اس تحریک نے اٹھکر مسلمانون

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

کو چونکایا اور اصلي سرچشمه مے کهین یهه ٹوٹ نه جائین ، اس مصیبت سے بچایا هے ،
گویا قدرت نے اسلام مین اس جماعت کو حزب الاختلاف کي حیثیت سے پیدا کیا هے ،
جو هر تهوڑے دن کے بعد مسلمانون کو مجبور کرتي هے ، که اپني مذهبي زندگي کا وه
جائزه لین ، اور ان کو اساسي مستندات پر پیش کر کے جانچ لیا کرین ، اور اسي چیز نے
بحمد الله مسلمانون کو کتاب و سنت سے (اگر کبهي یهه دور بهي هوگئے هین) قریب رکها هے
امام احمد بن حنبل سے جو یهه منقول هے که

ما بت منذ ثلاثین سنة الا و انا ادعو للشافعي
ابن خلکان ص ۱۴۷ ج ۱

تو اس کا غالبا یهي مطلب هے ، که حضرت امام شافعي کا امت پر یه همیشه کے لئے ایك
بڑا احسان ره گیا ، اور یهه واقعه هے ، که همیشه اس تحریك کے بعد ان لوگون کو بهي
جو آئمه هداة مین سے کسي امام کے مسلك کے ساتهه اپنے کو مقید رکهتے هین ، انکي
مین بهي تقلید کے ساتهه تحقیق کا ماده پیدا هوجاتا هے ، گویا ان کي تقلید نری تقلید نه
بلکه تحقیقي تقلید هوتي هے ، محمد بن عبدالله هي کے متعلق کتابون مین لکهتے هین
که گو انهون نے مالکي مسلك کو بهر قبول کرلیا تها ، لیکن اس کے ساتهه ساتهه امام شافعي
کي صحبت و تعلیم کا ان پر یهه اثر باقي ره گیا تها که ،

ربما یتخیر مذهب الشافعي عند ظهور الحجة
احسن المحاضره ص ۲۳ ج ۱

مگر کچهه بهي هو ، امام شافعي کي وفات کے بعد ان کے مسلك کا وه زور و شور مصر مین باقي
نه رها — خصوصا محمد بن عبدالله کے طرز عمل سے شافعیت کے بازار کي گرمي نسبتا کچهه
سرد سي پڑگئي اور مختلف جهات سے امام پر نکته چینیا ن شروع هوگئین ، خصوصا امام
اشهب کے تلامذه اور ماننے والون کو تو اچها موقعه هاتهه آیا — جیسا که مین نے عرض کیا
امام کے حلقه درس کا تعلق تو بویطي سے تها اور کتابون کي تدوین اور اشاعت کي ذمه دار

CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ
toobaa-elibrary.blogspot.com

ابنِ ربیع المؤذن نے لي تهي ، لیکن مخالفت کے اس طوفان کے مقابلہ کے لئے امام کے شاگرد ون

مین جو شخص آستین جڑھا کر کهڑا هوگیا وہ ان کے شاگرد المزني ابو ابراهیم اسمعیل تهے ،

اسي وجه سے مورخین نے ان کا لقب هي "ناصر المذهب" قرار دے رکها هے ، والله اعلم

یهه روایت کهان تك درست هے ، که

قال الشافعي رح في حق المزني ناصر مذهبي

ص ٧١ ابن خلکان ج ١

یهه بهي کها جاتا هے ، که امام شافعي نے بطور پیش گوئي کے ، یا ان کي فطرت کا اندازه

فرمانے کے بعد کها تها ، که

المزني لو ناظر الشیطان لغلبه

ص ١٢٣ حسن المحاضره

تاریخ مین ان کے لئے خاص خاص الفاظ غالبا اسي خدمت کے معاوضه مین استعمال

کئے جاتے هین مثلا

کان جبل علم مناظرا محجاجا

ص ١٢٣ حسن المحاضره

بهر حال یهه قصے تو موالك اور شوافع کے درمیان مصر مین جاری تهے ، رهي حنفیت سو

ابتدائي حال تو اس کا وهي تها که مصري قاضي اسمعیل بن الیسیع کو صرف اس لئے برداشت

نه کرسکے ، که وه حنفي تهے ، اور یهه حال تو مصر کا اس وقت تها ، جب اس ملك پر

زیاده تر مالکیت هي کا رنگ غالب تها ، پهر امام شافعي کي تشریف آوری کے بعد شافعیت

کے اثرات بهي اس ملك پر قایم هوئے ، تو بظاهر یهه بهي قیاس هونا چاهئے ، که حنفیت

سے بجائے قرب کے بعد هوا هوگا ، لیکن جهان تك واقعات کے دیکهنے سے معلوم هوتا

هے ، چند قدرتي امور ایسے پیش آتے رهے ، که معامله کي نوعیت یهه نه هوسکي ،

ایك بڑا واقعه تو قاضي اسحاق بن الفرات التجیبي کے تقرر هي کا هے ، جن کا

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

~~امام شافعی ... ~~، ان کے تقرر کا قصہ بھی عجیب ہے، واقعہ یہہ ہے

کہ امام شافعی جس زمانہ مین مصر آئے ہین، ان سے کچھہ دن پہلے حکومت عباسی

کے اسی انقلاب کی بدولت یعنی محکمہ عدلیہ کا قاضی ابویوسف کے اختیار مین آجانا

اسکی وجہ سے جہان اور تمام علاقون مین زیادہ تر حنفی مکتب خیال کے قضاۃ کا

تقرر ہوا، مصر مین بھی حکومت نے ایک کوفی عراقی قاضی کو بھیجا جن کا نام محمد بن

مسروق تہا، یہہ بڑے جاہ وجلال کے قاضی تہے، ان سے پہلے مصر مین قضاۃ سرکاری کاغذات

کو بستہ مین باندہ کر اپنے ساتہہ لایا کرتے تہے، مگر اس شخص نے باضابطہ دفتر

قایم کرکے تمام متعلقہ کاغذات کو مہر لگانے کے بعد دفتر ہی مین محفوظ کرانے کا طریقہ جاری[1]

کیا، مگر ظاہری جاہ جلال کے سوا باطن کچھہ بہتر نہ تہا، السیوطی نے لکھا ہے،

لم یکن المحمود فی ولائته وکان فیه عتو و تجبر
ص ۸۹ جلد ۲ حسن المحاضرہ

اور غالبا ان ہی وجوہ سے مصریون نے اس حنفی قاضی کو بھی واپس کیا، اسی زمانہ مین

امام شافعی رح قیام کرنے کے لئے مصر پہونچے، محمد بن مسروق کی جگہ قاضی کی تلاش تہی

حافظ ابن حجر کے بیان سے معلوم ہوتا ہے، کہ اسحاق بن الفرات کا محمد بن مسروق

الکندی کی جگہ قضاء کے عہدہ پر جونیا بتاً تقرر ہوا، اس مین امام شافعی کا بھی ہاتھ

تہا، امام کا قول یہہ نقل کیا ہے، کہ

اشرت الی بعض الولاۃ ان یولی اسحاق بن الفرات
القضاء — ص ۱۳۲

اسحاق بن الفرات اگرچہ مسلکا حنفی تہے، لیکن باوجود اسکے بھی حضرت امام شافعی

نے ان کی بحالی کی جو سفارش کی، اس کی وجہ بھی خود ہی یہہ بیان فرمائی ہے کہ

فانه یتخیر وعالم باختلاف ماضی
ص ایضا تہذیب

[1] الجواہر المضیه فی طبقات الحنفیه ص ۱۳۳ ج ۲

CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ
toobaa-elibrary.blogspot.com

جس کا صاف مطلب یہہ ھی ھے کہ گو عمومی طور پر ان کا رجحان اسلامی قانون کی تشریح مین حنفی مکتب خیال کی طرف تھا ، لیکن اسکے ساتھہ خود اپنی ذاتی رائے بھی رکھتے تھے ، " فانہ یتخیر " کا یہ بھی مطلب ھے ، " وعالم باختلاف ما مضی " سے اشارہ اسطرف تھا ، کہ حوادث و واقعات پر حکم لگانے مین یہہ فوراً قیاس کی طرف رجوع نہین کرتے ، بلکہ گذشتہ بزرگون کے اختلافات کے جونکہ عالم ھین ، اسلئے ان کو بھی اجتہاد کے وقت پیش نظر رکھتے ھین ، اس سے اگر ایک طرف حضرت امام کی بے تعصبی کا پتہ چلتا ھے ، تو دوسری طرف ان کا جو نصب العین تھا ، اس پر روشنی پڑتی ھے ، اسحاق کے بعد حنفیون مین سے اور بھی چند قضاۃ مصر مین آتے رھے ، جن مین حضرت ابوبکر صدیق رضا کے صاحب زادے عبد الرحمن کے خاندان کے ایک بزرگ ھاشم بن ابی بکر بن عبد اللہ بن ابی بکر بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ بھی خاص طور پر قابل ذکر ھین ، السیوطی نے اور صاحب جواھر المضیئہ نیز الکندی ، سبھون نے انکے متعلق تصریح کی ھے کہ ،

کان یذھب بمذھب ابی حنیفہ

حسن المحاضرہ ص ۸۹ ج ۲

ان سے پہلے مصر مین حضرت عمر کے خاندان کے ایک آدمی قاضی تھے جن کا نام عبد الرحمن العمری تھا اور ھاشم " البکری " کی نسبت سے منسوب تھے ، عبد الرحمن اپنی ولایت مین محمود ثابت نہ ھوئے ، " البکری " اور " العمری " دونون قاضیون کے درمیان حساب و کتاب کے معاملات مین بعض واقعات پیش آئے ، تا اینکہ العمری کو جیل جانا پڑا ، رات کو دیوار پھاند کر بھاگے ، شاعر نے شعر کہا ،

ھرب الخائن لیلا فجمح واتی امرا قبیحا فافتضح

مگر ھاشم ان خوش قسمت قاضیون مین ثابت ھوئے ، جنکے متعلق مورخین نے توفی بمصر وھو علی قضائھا (الکندی)

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

لکھا، ورنہ اس زمانہ مین ایسا واقعہ بہت کم پیش آتا تھا ، بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے ، کہ ہاشم کی وجہ سے مصریون پر حنفیت کے متعلق اچھا اثر پڑا تھا ، لیکن ان کے بعد ابراہیم بن الجراح[1] جو قاضی ابویوسف کے ممتاز تلامذہ مین تھے بلکہ انہی کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ،

ھو آخرمن روی عن ابی یوسف

افسوس ہے ، کہ باوجود فضل و کمال کے اپنے لڑکے کی اندھی محبت مین صراط مستقیم پر قایم نہ رہ سکے ، السیوطی اور الکندی دونون نے لکھا ہے ، کہ

فلما قدم ابنہ من العراق تغیرحالہ و فسدت احکامہ ص ۸۹ حسن الحاضرہ

الغرض اچھے ہون یا برے ، لیکن حنفی قاضیون کی آمد و رفت سے امام ابوحنیفہ کے مصریون مین جو وحشت تھی ، وہ بتدریج کم ہوتی جارہی تھی ، لیکن پھر بھی جیسا کہ چاہئے تھا ، کتابی شکل مین امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب کے علوم سے مصری دراصل اس وقت صحیح طور پر واقف ہوئے ، جب ایک واقعہ پیش آیا جس کا ذکر مین نے پہلے بھی اشارتاً کیا تھا ، تفصیل اسکی یہہ ہے ، کہ مغرب (قیروان) کے ایک صاحب جن کا نام اسد الدین بن الفرات تھا ، یہہ طلب علم کے شوق مین مغرب سے مصر پہونچے ، اور امام مالک کے تلامذہ خصوصا ابن القاسم سے ان کو بڑی خصوصیت پیدا ہوگئی ، کچھہ دن ان کے پاس قیام کرکے اپنے ملک کے دستور کے خلاف بجائے وطن کی طرف واپس لوٹنے کے

---

[1] یہان ایک بات ایسی ہے جسکے ذکر کئے بغیر جی نہین مانتا، ابراہیم بن الجراح ہی کی طرف قاضی ابویوسف کی موت کے وقت کا واقعہ منسوب کیاجاتا ہے ، ابراہیم کہتے ہین کہ قاضی ابویوسف بیمار تھے مین عیادت کے لئے گیا، انکی حالت غیر تھی لیکن اس وقت بھی مجھے دیکھکر فرمایا کہ ابراہیم رہی جمار پیدل کرنا مستحب ہے یا سوار ہوکر ، مین نے پیدل کہا، بولے نہین ، مین نے کہا توسوار ہوکر ، بولے یہہ بھی غلط ، پھر مسئلہ کی تفصیل کی ، مین باہر نکلا ، کہ اندر سے شور کی آواز آئی معلوم ہوا کہ قاضی ختم ہوگئے ، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی آخری سانس تک ان ہی لوگون نے خدمت کی ۱۲

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

یہہ مصر سے " العراق " پہونچ گئے ، عراق مین ان کي رسائي محمد بن الحسن الشیباني تك هوگئي ، ایك پڑھے پڑھائیے عالم شاگرد کا هاتهہ آنا ، امام محمد کي خاص توجه کا باعث هوا ، مورخین کا بیان هےکه اما م محمد نے اسد بن الفرات کو صرف پڑھایا هي نهین تها بلکه " زقه محمد بن الحسن الشیباني الفقــه زقا " (نظرة تاریخه تیمور پاشا مصری) یعني جیسے کبوتر اپنے بچون کي چونچ مین چونچ ڈالکر دانا کهلا تے هین ، گویا اوسي طرح امام محمد نے حنفي فقــه اور اسکے ملاحظ و نقاط نظر اسد بن الفرات کو گهول کر پلا دیا ، اسد عراق سے ایك نئے علم اور اسکے ذخیرے کو لیکر جب د وبارہ لوٹ کر مصر آئے ، تو عراق مین " اسلا مي قانون " کي تدوین کا کا م جس شان سے هوا تها ، اسکي رپورٹ ، مصری علماء کو انهون نے ان الغاظ مین سنائي ، امام طحاوی نے دراوردی کے واسطے سے اپنی تاریخ میں اسد بن الفرات سے یہ بیان نقل فرمایا ہے

کان اصحاب ابي حنیفه اللذین دونوا لکتاب اربعین رجلا و کان في العشرة المتقدمین ابویوسف و زفر و داؤد الطائي واسد بن عمرو یوسف بن خالد السمتي ، و یحي بن ذکریا بن ابي زائده و هوالذی یکتبها لهم ثلثین سنة

(الجواهر المضیه بحواله تاریخ طحاوی ص ۱۴۰ ج ۱)

تیس سال تك " وضع قوانین "[1] کي اس مجلس کو ایسے زبردست آراکین اور ممبرون کي راهنمائي مین کام کرنا ، جن مین هر ایك اسلامیات اورعربي ادبیات کے کسي نه کسي شعبه کا امام هو ، اور امام ابوحنیفه رح جیسے صدر کي نگراني مین یہہ کام هوتا رها هو ، اندازه کیا جاسکتا هے ، که

---

[1] مین نے امام ابوحنیفه کي اس مجلس علماء کي تعبیر قصدا مجلس وضع قوانین کے الفاظ سے کي هے ، تاکه وضع قوانین کے شورائي طریقه کي ایجاد کا آج جو مغرب مدعي هے یا اسے اپنے رومانی و یوناني اسلاف کي خصوصیت قرار دیتا هے ، اسکي غلطي ثابت هو ، هان دونون مجلسون مین اگر فرق تها تو صرف اسقدر که مغربي مجالس قانون کے اساسي اصول ملك کے قدیم رسم و روایات یا روماني و یوناني قوانین هین ، اور امام ابوحنیفه کي یه مجلس بجائے اسکے کتاب و سنت وانا رصحا به کي روشني مین قانون بناتي تهي ۱۲

مصری علماء جو اب تک اس طریقہ سے ناواقف تھے ، ان پر کیا اثر ہوا ہوگا ، ان بیچارون کو مالکی فقہ یا شافعی مجتہدات کے متعلق جو کچھہ تجربہ ہوا تھا ، وہ انفرادی کام کا ہوا تھا یعنی ایک عالم اپنے معلومات کو سامنے رکھکر ذاتی طور پر حوادث و واقعات کے متعلق اپنی رائے قایم کرتا تھا — لیکن یہہ صورت کہ صدر مجلس شریعت اسلامی کے ہر باب کے متعلق کے روزانہ سوالات کی ایک فہرست اراکین مجلس کے سامنے پیش کرتا ہے ، مجلس کے ہر رکن کو حکم ہے ، کہ اپنے اپنے خصوصی معلومات کی روشنی مین ہر سوال کے متعلق حکم پیدا کرین ، ہر شخص اپنے خیالات صدر کے سامنے باری باری سے پیش کرتا ہے ، سب کی رائے سنی جاتی ہے ، اس پر بحث و تنقید ہوتی ہے ، آخر مین صدر لوگون کو اپنی رائے سے مطلع کرتا ہے ، بعض مجلس کے اراکین کبھی اس سے اتفاق کرتے ہین ، اور کبھی اختلاف ، اس درمیان مین مجلس کی پوری کارروائی یا کم ازکم مباحث کے نتائج ایک شخص باضابطہ ان کو اپنے رجسٹر مین درج کرتا جلا جاتا ہے ، اسکو حکم ہے کہ ہر رکن کی رائے خواہ مخالف ہو ، یا موافق ، سب کے نام کی تفصیل کے ساتھہ رجسٹر مین درج کی جائے ، اور یون ہی یہہ کام تیس سال تک جاری رہتا ہے ، تا اینکہ " اسلامی قوانین " کا ایک طومار تیار ہوجاتا ہے ، جیسے کہ امام محمد کے حالات مین لوگ لکھتے ہین ، اسلام کے مختلف ابواب کے متعلق تقریبا نوسو کتابین اس طریقہ سے تیار ہوجاتی ہین ، آج وہی کتابین ، کتاب الطہارت ، کتاب الصلوٰۃ کتاب المعاقل ، کتاب المساقاۃ ، وغیرہ کے نام سے فقہ کی کتابون کی جز بنی ہوئی ہین ،

جہان تک میرا خیال ہے ، اسد بن الفرات کی یہہ رپورٹ مصریون کے لئے ایک انقلابی رپورٹ تھی ، بظاہر یہہ بھی معلوم ہوتا ہے ، کہ وضع قوانین کی اس مجلس کی مدوّنہ کتابون کی نقلین بھی اسد اپنے ساتھہ عراق سے مصر لائے ، اور " اللذین دونوا الکتب " سے ان ہی منقولہ کتابون کی تدوین کی کیفیت کی طرف اشارہ کرتے تھے ، بعض واقعات مثلاً طحاوی کے حوالہ سے عموماً کتابون مین المزنی کے متعلق جو یہہ فقرہ نقل کیا جاتا ہے ، کہ

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

كان يديم النظر في كتب ابي حنيفه (ابن خلكان) ص ١٩

اس سے یہ معلوم ہوتاہے ، کہ مصریین امام ابوحنیفہ کے اسکول کی کتابین پہیل چکی تھین ، جہان تک میرا خیال ہے ، منجملہ اور ذرایع کے مصرمین حنفی مسلك كي كتابين زیادہ تر اسد بن الفرات ہی کے توسط سے پہونچی ہین ، بہرحال میراخیال ہے اور قراین اور قیاسات اس کے موید ہین کہ اسد بن الفرات جب "العراق" سے مصرواپس ہوئے ، توحنفی مذہب کے متعلق مصر نے ایك نئی کروٹ لی ، اور اسد ہی کی بدولت "مالکی فقہ" جو ابتك غیر مرتب حال مین اور زیادہ تر "درسینہ" تھی ، اسکی ترتیب اور سفینہ مین لانے کا خیال مالکی مذہب کے علماء کو پیدا ہوا ، ابن خلکان کی اس سلسلہ مین توصریح اور واضح شہادت ہے کہ مالکی مذہب کی اساسی کتاب "المدونہ" کی ترتیب کاخیال عراق سے اسد بن الفرات کی واپسی کے بعد ہی پیدا ہوا ، انکے اپنے الفاظ یہہ ہین ،

اول من شرع في تصنيف المدونه اسد بن الفرات
المالكي بعد رجوعه من العراق ص ٢٩٢ ج ١

خود اسد بن الفرات کا مدونہ کی تدوین کی طرف متوجہہ ہونا ، اسکی دلیل تھی کہ جو کچھہ انہون نے عراق مین دیکھا تھا ، اسی طرزعمل کو "مالکی فقہ" کی تدوین کے متعلق اختیار کرنا چاہتے تھے بلکہ قاضی کے الفاظ "بعد رجوعه من العراق" کے بعد تو اس مین شك كرنے کی گنجائش ہی باقی نہین رہی تھی —

مگر "المدونہ" کی تدوین کا کام کس طرح شروع ہوا ، اسکی داستان بھی عجیب ہے ، ابن خلکان نے لکھا ہے ، کہ اسد بن الفرات کے مالکی استاذ ، ابن القاسم جنکا ذکر بار بار آچکا ہے ، اور امام مالك کے ارشد تلامذہ مین تھے ، انہی ابن القاسم اور اسد بن الفرات مین مدونہ کی تدوین کے متعلق کچھہ گفتگو ہوئی ، اس مشورہ کا مفصل حال تو مجھے نہ مل سکا ، لیکن ابن خلکان کے بیان سے یہہ معلوم ہوتاہے کہ امام ابوحنیفہ کی مجلس وضع قوانین

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

کے ایک ناقص جربہ اتارنے کی کوشش مدونہ کی تدوین مین کی گئی ، قاضی ابن خلکان نے المدونہ کی ابتدائی تدوین کی حالت بیان کرتے وقت لکھا ھے ،

اصلھا اسئلۃ یسال عنھا ابن القاسم فاجابہ عنھا ؛

یعنی جیسے امام ابوحنیفہ کی مجلس مین پہلے سوالات قایم کرلئے جاتے تھے اور پھر جوابات ان کے نیچے درج ہوتے تھے ، یہ ھی طریقہ کار مدونہ کی تدوین مین بھی اختیار کیا گیا، لیکن کہان امام کی مجلس کے سوالات کے متعلق ھر ھر رکن کا اپنا خیال ظاھر کرنا، اور پھر ھر ایک کا اپنے نقطہ نظر کی توجیہہ مین وجوہ پیش کرنا ، ان پر بحث ہونا ، بالاخر کسی نتیجہ تک وفاقاً یا اختلافاً مجلس کا پہونچنا، اور ھر ایک کی بجنسہ رائے کا مجلس کے رجسٹر مین درج ہونا ، اور کہان ایک ابن القاسم کے جوابات، دونون مین جو فرق پیدا ہوسکتا تھا سو ظاھر ھے ، جہان تک میرا خیال ھے "مدونہ" کے سوالات اسد ابن الفرات نے حنفی مکتب خیال ھی کی کتابون کی روشنی مین پیدا کیے ہونگے ؛ اور ابن القاسم نے ان سوالات کے متعلق جو کچھہ امام مالک سے سنا ہوگا وہ یا امام مالک کے اصول اجتہاد کو پیش نظر رکھکر جو کچھہ ان کے اور ان کے رفقاء کار کی سمجھہ مین آیا ہوگا درج کراتے ہونگے ، جس کے معنی یہ ھی ہوئے کہ اگر اسد بن الفرات قوانین اسلامی کی ترتیب کا طریقہ عراق سے سیکھہ کر نہ آتے تو حضرت امام مالک اور انکے تلامذہ کا علم منتشر اور پراگندہ حالت ھی مین رہ جاتا، آخر اگر یہہ واقعہ نہ تھا تو "مدونہ" کی تدوین کا خیال عراق سے جب اسد واپس آئے اسی وقت کیون پیدا ہوا ، حنفی مورخین جو اپنی کتابون مین یہہ نقل کرتے ھین ، کہ علامہ ابن سریج الشافعی جو شوافع کے طبقہ مین "الباز الاشہب" کے لقب سے مشہور ھین ، اور تیسری صدی کے مجددون مین بعضون نے ان کو گنا ھے ، چار سو کتابون کے خود مصنف تھے ، انھون نے کسی کو دیکھا کہ وہ امام ابوحنیفہ پر کچھہ طنز کررھا ھے ، ابن سریج نے (یاھذا) کہتے ہوئے اسکو مخاطب کیا، اور فرمانے لگے ،

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

اتفع في ابي حنيفه و ثلاثة ارباع العلم مسلمة له
و هو لا يسلم لهم الربع

ابن سریج کي اس عجیب بات کو سنکر طعن کرنے والے نے ان سے حیرت سے پوچھا کیف ذالك (آخر یہہ کیسے ہے) ابن سریج نے فرمایا ، اورعجیب بات کہي ،

لان العلم سوال و جواب ، وهواول من وضع
الاسئلة فله نصف العلم و اجاب عنها فقال مخالفه
في البعض " اصاب " و في البعض "اخطاء "
فاذا قابلنا صوابه بخطائه فله نصف النصف ايضا
فسلم له ثلاثة ارباع العلم بقي الربع فهويدعيه و
يخالفوه يدعونه وهولا يسلمه لهم
مقدمه مسانید الامام الاعظم ص ٣٣ ج ١

امام ابوحنیفه اوران کي مجلس کے اراکین کا اس باب مین پیش رو ہونا ایک ایسي بات تھي جو تقریبا اس زمانه مین مسلم تھي ، احمد بن عبدالله قاضي بصره نے بھي " الشروط " یا "وثائق و معاهدات " کي تعبیر مین اس کا اقرار کیا تھا " الناس عیال علي ابي حنیفه في الفقه " جسکے متعلق احناف مین مشہور ہے ، کہ یہہ امام شافعي کا مقولہ ہے ، اس سے بھي اسکي تائید ہوتي ہے ، اورابن سریج کا بیان غالبا امام شافعي کے اس قول کي شرح ہے ،

بہرحال جہان تک قرائن و قیاسات کا اقتضاء ہے ، اسد بن الفرات کے سوالات حنفي مکتب خیال کي کتابون اور ان لوگون کي تعلیم هي کي روشني مین قایم کئے گئے تھے ، رہے جوابات ، تو گو عموما مشہور یہہ هي ہے کہ ابن القاسم کے لکھوائے ہوئے ہین ، لیکن ابن خلکان هي نے اسکے بعد جو کچھہ لکھا ہے اس سے تو کچھہ اور هي معلوم ہوتا ہے ، ابن خلکان نے اسکے بعد لکھا ہے کہ اسد بن الفرات اس کتاب ، یعني اپنے سوالات اور ابن القاسم کے جوابات کے مجموعہ کو لیکر قیروان پہونچے ، وہان انکے شاگرد مالکي مذہب کے مشہور عالم سحنون ہوئے ، تعلیم کے ساتھہ اس کتاب کو بھي ،

كتبها عنه سحنون

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

ابن خلکان کا بیان ھے ، کہ مغرب مین اسوقت تک اس مجموعہ کا نام بجائے " المدونہ " کے اسد بن الفرات کی نسبت سے " الاسدیہ " ھی تھا ، مگر بعد کو سحنون خود ابن القاسم کی خدمت مین مصر آئے ، اسکے بعد ابن خلکان نے جو بات لکھی ھے اسکو مجھے پیش کرنا مقصود ھے ، وہ لکھتے ھین کہ سحنون نے ابن القاسم کے پاس پھونچکر ،

فعرضها و اصلح فیها مسائل (ص ۲۹۳ ج ۱)

اسد جن کا علم دو آتشہ تھا (یعنی ابن القاسم اور امام محمد دونون کے شاگرد تھے اور اسلئے فقہ مالکی و فقہ حنفی دونون کے عالم تھے) ان کے متعلق یہہ خیال کرنا کہ اس کتاب مین ان سے علمی غلطیان سرزد ھوئی تھین ، جنکی اصلاح سحنون نے ابن القاسم سے کرائی ، ذرا مشکل ھے بظاھر قیاس مین یہہ ھی بات آتی ھے ، کہ اسد سوال ھی کی حد تک نہین بلکہ جوابون مین بھی معلوم ھوتا ھے کہ حنفی خیالات سے متاثر تھے ، اور اسی تاثیر نے انکی کتاب کو قابل اصلا بنادیا ھو ، اور یہہ روایت تو قاضی عیاض وغیرہ کے حوالہ سے ابن خلکان نے نقل کی ھے ، اس کے ساتھہ اگر مشھور نحوی متن کافیہ کے مصنف علامہ ابن حاجب المالکی کے بیان کے ایک حصہ کو پیش نظر رکھہ لیا جائے جو ابن خلکان ھی مین " مدونہ " کے متعلق منقول ھے ، یعنی سحنون اس مصححہ نسخہ اور ابن القاسم کے ایک مراسلہ کےساتھہ پھر مغرب اسد بن الفرات کے پاس لوٹے ، ابن القاسم نے اسد کو لکھا تھا ،

یقابل نسخة بنسخة سحنون فالذی تتفق علیه
النسختان یثبت و الذی یقع فیه الاختلاف
فالرجوع الی نسخه سحنون و یمحی من نسخة
ابن الفرات فهذه هی الصحیحة ص۲۹۳

لیکن اسد نے ابن القاسم کے اس حکم کی تعمیل نہین کی ، اگرچہ ابن حاجب نے جس نے یہہ واقعہ سنا تھا ، اس نے عدم تعمیل کی وجہ بتائی کہ اسد نے اسے اپنی توھین خیال کی ، گویا شاگرد (سحنون) کی شاگردی قبول کرنی پڑتی ، لیکن مین اسد جیسے عالم کے متعلق

CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ
toobaa-elibrary.blogspot.com

علمي تصحيح كي راه مين ايسي چهوٹي ادني بات ماننے كے لئے تيار نهين هون ، بلكه اصل واقعه وهي معلوم هوتا هے ، كه " الاسديه " كے جوابات مين بهي حنفيت كي عناصر شريك تهے ، اوران هي كو ابن القاسم نے خارج كرايا هوگا، اسد ان كے نكالنے پر آماده نه هوئے ، قاضي عياض كے بيان مين جو جز پايا جاتا هے ، كه سحنون نے علاوه تصحيح كے كچهه ترتيب مين بهي روبدل كياتها ، اور اسكے ساتهه

احتج لبعض سائلها بالاثار من روايته
من موطا ابن وهب وغيره

اس سے بهي اسكي تائيد هوتي هے كه بظاهر جن مسائل مين اسد نے اپنے عراقي اساتذه كي رائے كو ترجيح دى هوگي ، ان كو خارج كركے مالكي نقطه نظر كى آثار واحاديث سے تائيد فراهم كي گئي هوگي ،

افسوس هے ، كه اسد بيچارے زيادة الله بن الاغلب كے حكم سے يورپ كے مشهور جزيره سسلي كے جهاد مين چلے گئے ، اور سسلي كے جزيره سرقوسه كا محاصره كئے هوئے تهے كه ان كى اجل آگئي ، اور آج تك اس يوروپين جزيره كے ايك شهر بلرم مين وه مدفون هين ، كاش اگر يهه جهادى مهم پيش نه آجاتي ، تو اسد كي يهه كتاب جو ميرے خيال كے حساب سے مالكي اور حنفي فقه كي سنگم تهي ، " اسلامي قانون " كے سلسله كي ايك عجيب كتاب هوتي ، فوج مين شريك هوجانے كے بعد علم كي دنيا سے وه الگ هوگئے ، اور مغرب كا علمي ميدان سحنون كے هاتهه مين رها ، سحنون اور ان كے ماننے والون نے " الاسديه " كو بهت بدنام كيا ، حتي كه لوگون نے يهه بهي مشهور كرديا كه اسد نے ابن القاسم كے حكم كي جو تعميل نهين كي تهي اسكى خبر جب ابن القاسم كو ملي ، تو انهون نے بد دعا كي اور كها

اللهم لا تنفع احدا بابن الفرات ولا بكتابه
ابن خلكان ص ايضا

مگر ميرے خيال مين " الاسديه " كے متعلق ابن خلكان نے جو يهه لكها هے كه

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

فهجره الناس لذالك و هو الان مهجور

اس كي غالبا بڑي وجه وهي تهي كه اس مين مالكي اساتذه كي رائون كے ساتهه ابن الفرات نے اپنے عراقي استادون كي چيزين بهي درج كي تهين ، اور اسي چيز نے اسكو مغرب مين مقبول هونے نه ديا ،

تاهم كچهه بهي هو، مصر مين ابن الفرات سے پهلے حنفيت اگر پهونچي تهي تو قاضيون كے ذريعه سے ليكن علماء كے حلقون مين امام ابوحنيفه كے مكتب خيال كے علمي نقاط نظر اوركتابون كے پهونچانے كا كام سچ پوچهئے ، تو اسد بن الفرات هي نے انجام ديا، آينده مجهے جو كچهه كهنا هے، چونكه اسد كه اس كام كو بهي دخل هے اس لئے ان كے متعلق اوران كي كتاب كے متعلق مجهے ذرا تفصيل سے كام لينا پڑا، گويا علمي حيثيت سے مصر مين حنفي فقه كا داخله پهلي دفعه ، اسد كے واسطے سے هوا، اوراب اس ملك كي حالت فقهي مكاتب خيال كے لحاظ سے يهه هوگئي، كه امام مالك كے شاگردون كا تومصر پر ابتداء هي سے قبضه تها ، مالكيون كے بعد امام شافعي اوران كے تلامذه كا دور آيا ، اسي زمانه مين اسد بن الفرات نے حنفيت كو بهي علمي رنگ مين مصر اور مصر كے علماء سے روشناس كراديا —

مصر اسي حال مين تها كه دوسري صدى كے اختتام پر يكايك كل دس پندره سال كے عرصه مين امام مالك كے جتنے بڑے بڑے شاگرد تهے يكے بعد ديگرے تهوڑے تهوڑے وقفه كے ساتهه مرتے چلے گئے سب سے پهلے ابن القاسم[1] المتوفي سنه ١٩١ ، ان كے بعد ابن وهب[2] المتوفي سنه ١٩٧ ، ان كے بعد اشهب المتوفي سنه ٢٠٣ ، ان كے بعد عبدالله بن الحكم المتوفي سنه ٢١٤ ، گويا مصر مين جن ستونون پر امام مالك كے علم كا ايوان قايم تها، چند هي سالون مين ايك ايك كركے گرگيا، اور اتفاق ديكهئے ، كه ان هي چند سالون كے اندر حضرت امام شافعي

١— ابن القاسم كا ذكر متعدد بار آچكا ، سحنون مغرب مين اور اصبغ مصر مين ان هي كے مالكي خلفاء تهے — ٢— ابن وهب كي حيثيت فقه مالكي مين وهي هے جو حنفي مين قاضي ابويوسف كي هے ، امام مالك كے اجله اصحاب مين تهے "الفقيه" كا لفظ امام مالك انكے

باقي برصفحه آئنده

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

بھی رحلت فرماگئے ، ان کی وفات سنہ ٢٠٣ مین اوسی سال ھوئی جس سال اشہب کا انتقال ھوا، اوریہ ھی وہ اتفاقات تھے جس نے مصر مین امام مالک کے شاگردون کی جگہ امام شافعی کے تلامذہ کے لئے میدان خالی کردیا، خصوصا امام شافعی کے جن شاگردون کا مین پہلے تذکرہ کرآیا ھون، یعنی البویطی[1]، ابن ربیع المؤذن[2]، المزنی[3]، حرملہ[4]، اب مصر مین ان بزرگون کا طوطی بولنے لگا ، اورمالکیت کے مقابلہ مین شافعیت کا جھنڈا زیادہ بلندی پر اڑنے لگا، جسکے مختلف اسباب تھے، سب سے بڑی وجہ تو ان بزرگون کی ذاتی خصوصیتین تھین ، میرے لئے یہہ تفصیل کا موقعہ نہین ھے، لیکن البویطی کی داستان ثبات واستقلال سے تاریخین معمور ھین ، خلق قرآن کے مسئلہ مین ان پر کیا کیا مظالم نہین توڑے گئے، پابزنجیر مصر سے بغداد لائے گئے، اور قید خانہ مین وفات پائی ، ھر جمعہ کو نہا دھوکر جیل کے دروازہ پر آتے جیلر پوچھتا کہان چلے؟ فرماتے "نودی للصلواة" کا حکم ھوا ھے ، وہ واپس کردیتا ، آسمان کی طرف سر اٹھاکر فرماتے

اللھم انک تعلم انی قد اجبت داعیک فمنعونی
ص ٢٤٧ ج ٢

یہ ھی حال امام شافعی کے دوسرے شاگرد ابن ربیع کا تھا ، باوجود اس علمی جلالت قدر کے ساری عمر جامع فسطاط کی موزنی مین گذاردی ، اوراسلئے المؤذن کے نام سے ابتک مشہور ھین ، اور امام مزنی تو مزنی ھی تھے ، علم کا حال یہہ ھے کہ ابن سریج جنکا ذکر گذرچکا ان کی کتاب "مختصر" کے متعلق فرماتے تھے ،

یخرج مختصر المزنی من الدنیا عذراء لم یفتض
ص ٧١ ابن خلکان ج ١

سوا کسی کو نہین کہتے تھے ، فقہ کے ساتھ حدیث کے بھی امام تھے ، ایک لاکھہ حدیثین روایت کین ، قیامت کے مصائب پر ایک کتاب ١/٨ لکھی تھی ، یہ ھی کتاب انکے سامنے پڑھی جارھی تھی ، چیخ کر بے ہوش ھوگئے ، پھر وفات تک کچھہ نہ بولے ،

[3] اشہب کا حال گذرچکا ، [4] عبداللہ مصر مین امام مالک کے آخری شاگرد تھے ١٢

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

تقوی کا یہہ حال تھا ، کہ گرمیون مین بھي تانبے کہ پیالہ مین پاني پیا کرتے تھے
مٹي کے آبخورون سے پرهیز تھا ، جب وجهہ پوچھي گئي ، تو فرمایا

بلغني انهم یستعملون السرجین في الكیزان
والنارلا تطهرها ص ۱۷ ابن خلکان

ادھر تو امام شافعي کے شاگردون کا یہہ حال ' اور دوسری طرف امام مالك کے اساتذ
کي وفات ، پھر ان مالکي آئمه نے اپنے بعد مصر مین اولاً اپني جیسي هستیان نهین
چھوڑین ، ایك دو تھے بھي ، تو مصر والون پر ان کا مختلف وجوہ سے چند ان اثر نہ
تھا ، ان مین سب سے ممتاز آصبغ هین جن مین واقعہ یہہ هے کہ ابن وهب او
ابن القاسم امام مالك کے ان دونون شاگردون مین اپنا سارا علمي سرمایہ منتقل کر
تھا ، اور اسي لئے مالکیون مین ان کا علمي مقام بہت بلند هے ، لیکن ایك تو بیچار
کا تعلق شاید کسي ادني خاندان سے تھا ، مصر کے والي نے ایك دفعہ شہر کے
معززین کو اسلئے جمع کیا کہ کسي کو قاضي منتخب کرین ، بعضون نے آصبغ کا نام لی
حالانکہ مجلس مین اصبغ بھي موجود تھے ، لیکن ایك مصری امیر نے آگے بڑھکر عرض
کیا کہ

اصلح الله الامیر مابال ابناء الصباغین والمقامصه
یذکرون في المواضع اللتي لم یجعل الله عزوجل
لها اهلا (الکندی ص ۴۳۳)

آصبغ گو یہہ سن کر آپے سے باھر ھوگئے ، اور کہنے والے سے لڑ پڑے ، لیکن اس سے
اندازہ ھوتا ھے کہ مصریون پر انکی شخصیت کا کیا اثر تھا ، اور یون بھي مورخین لکھتے
هین کہ

کان اصبغ خبیث اللسان لا یسلم علیه احد انما
کان لسانه صاعقه (حاشیه الکندی)

بھلا جسکے خاندان کے متعلق لوگون کا وہ خیال ھو ، اور پھر زبان بھي جنکي ایسي

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

سخت ہو، پبلک پر ایسون کا کیا اثر قایم ہوسکتا ہے، اور وہ بھي امام شافعي کے ان پاك طینت قدوسي صفات تلامذہ کے مقابلہ مین، نتیجہ یہہ ہوا کہ مصر مین مالکیون کا جتنا زورتھا، جہان تك میرا اندازہ ہے، اسیقدر ان اتفاقي واقعات کے بدولت ان کا اثر کم ہوگیا، قاضي ابن ابي اللیث کے دربار کے شاعر حسین الجمل نے اگر اس معتزلي قاضي کو خطاب کر کے کہا تھا

والمالكیۃ بعد ذکر شائع
اخملتها فكانها لم تذکر (الکندی ص ۴۵۲)

اس سے بھي ثابت ہوتا ہے کہ ہم جس زمانہ کا ذکر کررہے ہین، اس مین مالکیت پر یہہ سانحہ مصر مین گذر رہا تھا، اگرچہ اسکي وجہ الجمل نے کچھہ ھي بیان کي ہو، مگر میرا تو خیال یہي ہے کہ گذشتہ بالا قدرتي واقعات ہي کا یہہ نتیجہ تھا

اور اب مصر تھا، وہان کے مسلمان تھے، اور امام شافعي کے یہ ھی فقید المثال عدیم النظیر، صاحبان علم و فضل، تقوی و دیانت والے تلامذہ تھے، کچھہ دن کے لئے محمد بن ابي اللیث المعتزلي کي خباثتون کي وجہہ سے ان بزرگون کو اس ملك مین شدید آزمائشون مین، خصوصا خلق قرآن کي وجہ سے مبتلا ہونا پڑا، جسکي طرف البویطي کے حالات مین کچھہ اشارہ بھي کیاگیا، لیکن یہہ ازمائشین بھي،

قتل حسین اصل مین مرگ یزید بن کرہین

خصوصا چند ہي دنون کہ بعد دیکھا گیا، کہ المتوکل باللہ کے حکم سے بھي خبیث معتزلي مصر کے بازارون مین گدھے پر سوار کرکے اس طرح پھرایا جارہا ہے، کہ اس کے سر لکہ ڈاڑھي کے بال بھي مونڈ دئیے گیے ہین، اور پیٹھہ پر مسلسل کوڑے لگائے جارہے ہین، آستین کے لہو کي اس پکار نے مصر مین سنسني پیداکردی اور عوام کي ان بزرگون سے عقیدت اور زیادہ بڑہ گئی، گویا یون سمجہنا چاہئے، کہ اب مصر صرف شافعیون ہي

CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ
toobaa-elibrary.blogspot.com

شافعیون کا ھوگیا ، جیسا کہ مین نے بیان کیا تھا، البویطي تو درس و تدریس مین مشغول تھے ، اور ربیع المؤذن کے سپرد امام شافعي نے اپني تصنیفات کي اشاعت کا کام کیا تھا، وہ اس مین مستغرق تھے ، عوام و خواص مین جو سب سے زیادہ نمایان اور امام شافعي کے شاگردون مین سب سے زیادہ برآوردہ تھے وہ امام المزني تھے ، حتي کہ آج بھي اھل علم کے گروہ مین شافعي اور شافعیت کے ذکر کے ساتھہ لوگون کا دماغ المزني کي طرف منتقل ھوجاتا ھے، اور بہرحال تو اس ملك مین مالکیت و شافعیت کا تھا، رھي "حنفیت" تو جیسا کہ مین عرض کرتا چلا آرھا ھون ، اب تك مصر مین زیادہ تر احناف حکومت و قضاء ھي کي راھون سے آئے ، صرف اسد بن الفرات نے ان کے علوم کو علم کے رنگ مین مصر و مغرب مین پھونچایا تھا ، اورجہان تك میرا خیال ھے ، اسد کي وجہ سے مصریون کي پراني بدگماني کہ " حنفیت مین سنة رسول الله صلي الله علیه وسلم کے ساتھہ کید اور داؤ بیچ کھیلا جاتا ھے " اس مین بہت کچھہ کمي ھوگئي تھي ، اس طبقہ کے علماء کي کتابین ملك مین پھیل چکي تھین ، اور اھل علم کے مطالعہ مین رھتي تھین ، کاش کم از کم یہ ھي حال باقي رھتا، لیکن بدنام کنندہ نیکونامے چند یہ ھي خبیث معتزلي جو قاضي ھونے سے پہلے مصر مین فرقہ معتزلہ کا رکن رکین تھا، اور علانیہ اپنے ان ھي معتزلي دوستون کے ساتھہ وہ اس حال مین پایا جاتا تھا کہ

معہ نفر من اخوانہ المعتزلہ فاکل وشرب
النبیذ فکان اجود نا شربا ص ۲۳۷ الکندی

اور قاضي ھونے کے بعد تو "النبیذ" کے لفظ کا پردہ بھي اس نے ھٹا دیا اور فسق مین اتنا دلیر ھوگیا کہ

یشرب " جلابا " في المسجد الجامع
في مجلس حکمہ ص ۲۳۷

اس کے سوا اس نے الواثق بالله کي پشت پناھي مین مسئلہ " خلق القرآن " کي آڑ

toobaa-elibrary.blogspot.com
CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ

لیکر جو مظالم مصر کے مالکي اور شافعي فقہاء پر توڑے اسکے سننے سے تو آدمي کے رونگٹے کھڑے ہوتے ھین ، یونس ابن عبد الاعلي جیسے محدث جلیل کو برسون جیل کي سزا بھگتني پڑی ، [1] مشہور مصری صوفي بزرگ حضرت ذوالنون نے بھي اسکے ھاتھون انتہائي مصائب جھیلے ، البویطي کا حال تو گذر بھي چکا ، جیساکہ ابن خلکان نے لکھا ہے ، کہ ان کے واقعات مین بھي اسکا ھاتھ تھا ،

خیر ، یہہ واقعات تو اس زمانہ مین گذر ھي رھے تھے ، لیکن مصیبت یہہ ھوئي کہ یہہ ظالم معتزلي عقیدۃً تو معتزلي تھا ، لیکن جیسے زمخشری کے متعلق مشہور ہے کہ اعتقاداً معتزلي ہونے کے باوجود فروعاً حنفي تھا ، کہاجاتا ھے کہ بدقسمتي سے یہ ھي حال اس ظالم و فاسق بدعقیدہ قاضي ابن اللیث کا بھي تھا ، اس کے درباری شاعر الجمل نے جو مشہور قصیدہ اسکي تعریف مین لکھا ہے ، جسکا ایک شعر پہلے بھي نقل کرچکا ھون اس مین ایک دوسرا شعر یہہ بھي ھے

فحمیت قول ابي حنیفہ تابعدی و محمد والیوسفي الا ذکر
وزفر القیاس اخي الحجاج الانظر

صرف یہہ ھي نہین خود حنفي مورخین مثلا عبدالقادر مصری صاحب جواہر مضیئہ نے بھي

کان فقیھا بمذھب الکوفیین ص ۳۹ ج ۲

کي تصریح کي ھے ، غالباً جامع مسجد مین علانیہ برسر اجلاس اسکي شراب خواری "حنفي مذھب کے مسئلہ نبیذ" کي ممسوخ شکل تھي ، ظاھر ھے ، کہ ابن ابي اللیث کے ان حالات نے مصر مین حنفیت اور حنفي فقہ ، حنفي آئمہ کے وقار کو جو صدمہ پہونچایا اسکا کون اندازہ کرسکتا ھے ، بیچارے اسد بن الفرات کي ساری کوششون پر پاني پھرگیا ، شافعیون کا حنفیت کي طرف سے یون ھي دل کب صاف تھا ، اور اس واقعہ ھائلہ نے تو امام شافعي کے شاگردون کے دلون مین نفرت بلکہ عداوت کے جذبات اگر بھڑکا دئے ، تو ایسي صورت

---

[1] متوکل کے زمانہ مین جب ابن اللیث کے اور بلاکشون کے ساتھہ یونس کو بھي جیل سے رہا کیاگیا ، اور پوچھاگیاکہ یہ کیساشخص ھے ، بولے (ماعلمت فیہ الا خیرا) کہاگیاکہ اتنے دن ...

(بقیہ صفحہ آئندہ)

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

مین اسکے سوا اور کیا هوسکتاتھا ، آخر ع

انسان تھے پیالہ و ساغر نہین تھے وہ ،

ان کے سینون مین ظاهر هے ، کہ "دل" تھا ، سنگ و خشت نہ تھا ، عوام ابن اللیث

کے علانیہ فسق و فجور کو دیکھہ دیکھہ کر اسکی راہ سے "حنفی مذهب" جسکے متعلق

حال حال تک کہ سنۃ رسول اللہ صلی علیہ وسلم کا نظریہ وراثتاً ان تک پہونچتاتھا ، اب

اسی مذهب کی آڑ لیکر علی رؤس الاشهاد اللہ کے گھر مین قضاہ کے اجلاس پر باضابط

صراحی و مینا کے دور چل رهے تھے ، کہاجاتاهے کہ ایک دن یہی شرابی قاضی اجلاس پر

جب آیا ، تو سینہ پر رومال ڈالے هوئے تھا ، لوگون نے تفتیش کی ، تومعلوم هوا کہ رات

مجلس نشاط مین بدمست هوکر مسلمانون کا یہہ قاضی ارباب محفل سے الجھہ پڑا ، اور کسی

دوسرے مست نے قاضی کی خوب خبرلی ، اتنامارا کہ چہرہ سوج گیا ، اسی کو رومال سے

چھپائے هوئے هے ، الکندی نے لکھا هے کہ

فتواترا لخبرانه عربد علی شیخ کان ینادمه ،
فشجه ذالك الشیخ ص ۳۶۷

مصریون کے دل مین اس شخص کی جانب سے کتنی نفرت پیدا هوگئی تھی ، اس کا انداز

اس واقعه سے هوسکتا هے ، کہ جب متوکل نے اسکو قضاۃ سے برطرف کیا ، تو

وثب اهل مصر علی مجلس ابن ابی اللیث فرموا
بحصره وغسلوا موضعه بالماء الکندی ص ۴۳۵

بھلا جس بدباطن ، شریر فطرت انسان نے برسر دربار جامع مسجد مین اهل السنت کے

علماء سے ان کی ٹوپیان اپنے غلام سے اتروائی هون ، اور کیسی ٹوپیان جو اس زمانہ مین
بقول الکندی

کان تری اهل مصر و جمال شیوخهم واهل الفقه
والعدالة منهم لباس القلانس الطوال ص ۳۶۰

تک آپ کو اس نے جیل مین سڑایا تو فرمایا ، لم یظلمنی هو و لاکن ظلمنی من شهد علی من

عنی و اصلح کی کیسی عجب شان هے دیکھو الکندی ص ۴۵۵ ۱۲

CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ
toobaa-elibrary.blogspot.com

گویا ان کی عزت کا وہ نشان تھا ، الکندی نے لکھا ھے ، کہ ابن ابی اللیث کے غلام مطر

اور عبد الغنی دونوں نے

ضربا رؤس الشیوخ حتی القوا قلا نسهم ص ایضا

اور ان مقدس " قلا نس " کے ساتھہ یہہ سلوک کیا گیا ، کہ دیکھنے والوں کا بیان ھے

رئت قلانس الشیوخ یومئیذ فی ایدی الصبیان
و الرعاع یلعبون بها ص ایضا

جہاں تک میرا خیال ھے ، جن علماء کی یہہ توھین کی گئی تھی ان میں مصر کے سب

سے بڑے ھر دل عزیز امام المزنی بھی تھے ، کیونکہ الکندی ھی نے یحی بن عثمان کے

حوالہ سے جو یہہ فقرہ نقل کیا ھے کہ

لما عزل ابن ابی اللیث ترك کثیر من الشیوخ
لباس القلانس منهم ابو ابراهیم المزنی ص ۲٦١

اس سے یہہ معلوم ھوتا ھے ، کہ جس " القلانس الطوال " کی یہہ توھین ھو چکی تھی ،[۱]

انکو جن لوگوں نے ھمیشہ ھمیشہ کے لئیے ترك کر دیا تھا ، ان میں المزنی بھی تھے ، اور

واقعہ بھی یہ ھی ھے کہ جس لباس کی اتنی بے عزتی ھو چکی تھی کوئی با غیرت آدمی

اس کا پہننا کیسے اختیار کر سکتا تھا ،

گویا " ابن ابی اللیث " کے ظلم کی ایك تاریخی یادگار تھی ، جسکو علماء نے اسکے

معزول ھونے کے بعد بھی باقی رکھا ،

---

[۱] کہتے ھیں کہ ابن ابی اللیث کے عہد ولایت میں مصر میں شدید قحط پڑا ، سارا شہر جس میں قاضی بھی تھا ، استسقاء اور نیل کے افاضہ کے لئیے باھر نکل گئے ، ننگے سر ھو کر سب دعا مانگ رہے تھے ، قاضی نے بھی اپنی ٹوپی اتار کر سامنے رکھی ، کسی منچلے نے ٹوپی اچك لی ، اور ایك نے دوسرے پر پھینکا ، اور لوگوں نے خود اسکے سامنے اسکی ٹوپی سے گیند کھیل کر دل کی بھڑاس نکالی ، الکندی ۱۲

toobaa-elibrary.blogspot.com
CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ

خلاصہ یہہ ہے کہ یہہ دور مصر پر یوں آیا اور گذر گیا، لیکن اس ظالم قاضی کا انتساب جو حنفی فقہ کی طرف تھا، اس نے مصریوں کے عوام و خواص کے دل میں امام ابوحنیفہ اور ان کی جماعت، ان کے مکتب خیال کی جانب سے شدید قسم کی نفرت وعداوت کا تخم بودیا اور آیندہ یہ ہی واقعہ آنے والے واقعات کی بنیاد بن گیا،

ہوا یہہ کہ ابن ابی اللیث کی معزولی کے بعد متوکل کی طرف سے چند دنوں کے لئے تو مصر کے قاضی حارث بن مسکین رہے، لیکن حارث کے بعد زمانہ نے پھر ایک کروٹ لی، اور مصر کے مذہبی ماحول میں ایک نئی ہل چل کا آغاز ہوا، میری مراد مشہور حنفی قاضی بکار بن قتیبہ سے ہے، حارث بن مسکین کے بعد سنہ ۲۴۶ میں المتوکل الخلیفہ نے مصر کی ولایت قضاء پر آپ ہی کا تقرر کیا، قاضی بکار چونکہ صرف قاضی نہیں تھے، بلکہ اس کے ساتھ علاوہ اپنے غیر معمولی تقوی، و دیانت کے جس کی وجہ سے عموماً مورخین انکو (من التابعین لکتاب اللہ والباکین) کے شاندار الفاظ میں ان کا ذکر کرتے ہیں، یہ زبان اور قلم دونوں کے مالک تھے، انکے تعلیمی و تدریسی ذوق کا اندازہ اسی سے ہوسکتا ہے کہ آخر میں احمد بن طولون حاکم مصر نے جب ان کو جیل بھیجدیا، تو طلبہ علم کے شدید ہنگامہ سے مجبور ہوکر ابن طولون نے قید خانہ کے ایک ہال میں ان کی تدریس کا انتظام کردیا، اور وہیں بیٹھکر یہہ درس حدیث و فقہ ایک مدت تک دیتے رہے، ان کا اصلی وطن بصرہ تھا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور صحابی حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالی کی اولاد میں تھے، قاضی ابویوسف اور امام زفر بن الہذیل مشہور حنفی ائمہ کے شاگرد رشید ہلال الرای جنکی کتاب الوقف حال میں مطبع دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن سے شایع ہوئی ہے، بکار کی تعلیمی زندگی کا زیادہ زمانہ ہلال ہی کے حلقہ درس میں گذرا تھا، جو اپنے وقت میں فقہ حنفی کا بصرہ میں سب سے بڑا اور مستند ترین علمی حلقہ تھا، اور اسی لئے ان پر حنفیت غالب تھی، بلکہ

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

کہناچاھئے ، کہ حنفیت مین غلو کی حدتک پہونچھے ہوئے تھے ، حالانکہ علاوہ ھلال الرای کے انہون نے مشہور محدث ابو داود الطیالسی اور یزید ابن ھارون جو بخاری کے کے راویون مین ھین ، ان سے بھی حدیث کی تعلیم پائی تھی ، لیکن اصلی رنگ انکا وھی تھا ، جو ھلال الرای کی صحبت مین چڑھا تھا ، یہہ جس زمانہ مین مصر پہونچے ھین ، اس وقت ملک مین حنفیت کے خلاف ابن ابی اللیث کی حرکتون کی وجہہ سے سخت ھیجان برپا تھا ، ابن ابی اللیث کے بعد ، قاضی حارث بھی فقہ احناف کے ھمدردون مین نہ تھے ، اگرچہ شوافع سے بھی انکا دل صاف نہ تھا ، الکندی نے لکھا ھے ،

امر الحارث باخراج اصحاب ابی حنیفه من
المسجد و اصحاب الشافعي ص ۴۶۹

مصر مین یون ھی حنفیون کی تعداد کیا تھی ، لیکن گذشتہ بالا وجوہ و اسباب سے تھوڑی بہت جو انکی جماعت تھی ، انکے ساتھہ حارث نے یہہ سلوک کیا تھا ، اور یہہ تو خیر حارث کا ذاتی فعل تھا ، لیکن ابن ابی اللیث کی وجہ سے تو تقریبا ملک کا اکثر حصہ عوام کا ھو ، یا خواص کا حنفیت کے مخالف جذبات سے بھرا ھوا تھا ،

حنفی فقہ ، اور حنفی مجتہدات پر سخت تنقید بن مصری علماء کا ایک طبقہ کررھا تھا ، اور ان کے سرخیل مصر کے سب سے بڑے شافعی امام المزنی تھے ، جو علاوہ اس عام رقابت کے جو عموما احناف اور شوافع مین تھی ، اس مخالفت کے وقتی موثرات مین ابن ابی اللیث کا وہ طرز عمل بھی تھا ، جسکا تماشہ بلکہ تجربہ علماً وعملاً مصر والون کو ابھی چند دن پہلے ھوا تھا ، قاضی بکار جس وقت یہان قاضی ھوئے ، تو اس ملک کو انہون نے اسی حال مین پایا ، خصوصا ان کی نظر جب المزنی کی کتاب "المختصر" پر پڑی ، تو جیسا کہ مصر کے مشہور قدیم مورخ ابن زولاق[1] کا بیان ھے ، کہ قاضی بکار نے جب ،

---

[1] الکندی کی تاریخ الولاۃ والقضاۃ کا تکملہ ابن زولاق ھی نے کیا ھے اور قاضی بکار ھی کے ترجمہ سے ان کا تکملہ شروع ھوتا ھے ~~لیکن یہہ فقرہ اس مین نہین ھے ، علامہ عبدالقادر مصری کے طبقات سے بحوالہ مین نے اس اھم تاریخی فقرہ کو نقل کیا ھے ، اغلباً تاریخ مصر لابن زولاق سے انہون نے نقل کیا ھے~~

نظر في مختصر المزني فوجد فيه ردا علي ابي حنيفه

ص ۱۶۹ ج ۱ الجواهر المضيه بحواله ابن ذولاق

اگرچه امام ابوحنيفه رح پر رد کوئي نئي بات نهين تهي ، کيونکه اس زمانه مين علماء خصوصا محدثين کا ايك طبقه تها ، جو امام اور انکے نظريات پر مختلف علاقون مين تحريرا تنقيد کرچکاتها ، اسي زمانه مين ابن ابي شيبه نے اپنے " مصنف " مين "کتاب الرد علي ابي حنيفه" کے نام سے ايك مستقل جزکا اضافه کيا تها ، مگر سچي بات يهه هے ، که يهه بيچارے سيدهے سادهے کسي محدث کي تنقيد نه تهي بلکه اس شخص کي تهي ، جسکے متعلق امام شافعي يهه پيش گوئي کرکے مرے تهے ، که

لتذكرن زمانا تكون فيه اقيس اهل زمانك

ص ۱۸۳ ابن خلكان ج ۱

اور واقعه بهي يهي تها که ابو ابراهيم المزني صرف محدث نهين تهے ، بلکه ان کي قياسي قوت ، اور استدلالي سليقه حنفيون سے کچهه کم نه تها ، آخر کوئي بات هي تهي جب امام شافعي نے علاوه مذکوره بالا فقره کے ان کي اصابت فکر کا اندازه کرتے هوئے ايك دفعه يهه جمله فرمايا تها که

سياتي عليه زمان لا يفسر شيا فيخطئه

ص ايضا جلد ۱

اور کتاب بهي ان کي وه جو صرف ان کي تصنيفون هي مين نهين بلکه علماء شافعيه کے لٹريچر کے شهکارون مين تهي ، امام شافعي رح[1] کے جو اعتراضات حنفي نقاط نظر پر تهے انکي تعبير اپني خاص قابليت سے جو المزني نے کي تهي وه معمولي نهين تهين ، کهين اس سے بيشتر

[1] يهان ايك خاص اصطلاح کا ذکر ضروري معلوم هوتا هے ، قدماء خصوصا جس عهد کا هم ذکر کررهے هين اس زمانه مين طريقه يهه تها ، که استاد اپنے خيالات کا املا کراتا تها ، پهر هر شاگرد اپنے ذوق اور استعداد کے مطابق استاد کے ان خيالات کي پرورش کرتا تها ، اور عبارتون کو بناتا کاٹتا تها ، يون يهه کتابين استاد اور شاگرد دونون کي طرف منسوب هوجاتي تهين ، امام محمد نے امام ابوحنيفه کي کتابين اسي اصول کے تحت مرتب کي هين ، لوگ امام محمد کي کتابون کو کتب ابي حنيفه بهي کهتے هين اور کتب محمد بهي ، اسي طرح مزني ، بويطي ، ابن ربيع المؤذن سب کے مختصرات

برسفحہ آئندہ

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

ابن سریج الامام کا "جملہ" اسي "مختصر" کے متعلق نقل کرچکا ہون، جسمين انہون نے اسکو (لم یغتض) کتواریون مین شمار کیا ہے، قاضي بکّار پر مختصر کي ان تیز و رسا تنقیدات کا جو اثر مرتب ہوسکتا تھا ظاہر ہے، کتاب کے دیکھنے کے ساتھہ بےچین ہوگئے،

قاضي مصر ہونے کي حیثیت سے جو مطلق العنانہ، اختیارات انکو حاصل تھے، اپنے پیش روون خصوصا ابن ابي اللیث کے مانند اگرچہ چاہتے، تو وہ بھي وہي راہ اختیار کرسکتے تھے، جو ابن ابي اللیث نے اپنے مخالفین کے مقابلہ مین اختیار کي تھي، کہ کسي کے متعلق معمولي بھنک اگر اسکے کان مین پڑجاتي تھي کہ عقیدہ مین ہمارا مخالف ہے، تو آپے سے باہر ہوجاتا تھا، الکندی نے لکھا ہے، کہ بیچارے ہارون بن سعید الاملي کے متعلق ابن ابي اللیث کو کسي نے خبر پہونچائي، کہ خلق قرآن کے مسئلہ مین تم سے انکو اتفاق نہین ہے، سنتا تھا، کہ مطرغلام کو اس فرعوني دماغ کے قاضي نے اشارہ کیا، نصر بن مرزوق کا بیان ہے کہ مین نے دیکھا، ہارون بازار مین جارہے ہین اور

طیلسانہ تحت عضدہ وعمامتہ في رقبتہ و مطر
غلام ابن ابي اللیث یسوقہ بعمامتہ الکندی ص ۳۵۲

مگر یہہ ایک معتزلي حنفي قاضي کا تجربہ تھا، اسي کے مقابلہ مین ایک سني حنفي قاضي بکّار بن قتیبہ کو بھي دیکھئیے، امام مزني کي کتاب مین وہ اپنے واجب الاحترام امام اور انکیے تلامذہ کو اعتراضون اور سخت تنقیدون سے چھلني پاتے ہین، مگر کیا کرتے ہین، شاید مخالف کے ساتھہ مخالفت کي تاریخ مین غالباً بےنظیر واقعہ ہے کہ دیانتاً وہ محسوس فرماتے ہین کہ المزنی نے امام شافعي کے حوالہ سے اس مین اعتراضات نقل کیے ہین، اور واقعہ کے اعتبار سے انکو معلوم تھا کہ یہہ اعتراضات امام شافعي ہي کے ہین، مگر یہہ بات کہ اسکا شرعي ثبوت کیا ہے، دیني ذمہ داریون کے احساس کي نزاکت کي یہہ آخری حد ہے، کہ اپنے دو معتبر آدمیون کو جن مین شہادت صادقہ کے ضروری صفات پائے جاتے تھے، انکو

— انکي طرف بھي منسوب ہین، اور امام شافعي کي طرف بھي ۱۲

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

حکم دیتے ھین ،

انه حیا و اسمعا هذا لکتاب من ابی ابراهیم المزنی ﴿

اور صرف یہہ نہین کہ بس سنکر چلے آؤ ، بلکہ ابن زولاق نے اسپر یہہ بھی اضافہ کیا

ہے ، کہ قاضی بکار نے فرمایا کہ جب پوری کتاب المزنی سے براہ راست سن لو

فاذا فرغ منه فقولا له انت سمعت الشافعی یقول ذالك ﴿

قاضی بکار نے حکم دیا کہ جب وہ اس سوال کا جواب اثبات مین دے چکین ، تب میرے پ

تم دونون آؤ ، اور باضابطہ طورپر

فاشهد اعلیه ﴿

دونون گواہ المزنی کے پاس پھونچے ،

وسمعا من ابی ابراهیم المختصروسئلا انت

سمعت الشافعی یقول ذالك فقال نعم

پھر ٹھیک جن الفاظ میں گواہ عدالتون مین اپنا اظہار دیتے ھین ، ان ھی الفاظ مین

قاضی صاحب کے سامنے ان لوگون نے

شهد اعلی المزنی انه سمع الشافعی یقول ذالك ﴿

جب شہادت کی یہہ ساری کارروائی مکمل ہوگئی ، تب اس وقت " قاضی بکار " نے کیا کیا

گیا ابن ابی اللیث المتزلی کے طورپر اپنے مطر غلام کو آواز دی کہ المزنی کو گرفتار کرکے لیے آؤ

دنیا حیرت سے سنے گی ، کہ شہادت کی یہہ ساری کارروائی اس حنفی سنی قاضی نے محض

اسلئے کی کہ آیندہ ان کا جو ارادہ تھا ، اسکی تکمیل مین شرعی ذمہ داریون سے اپنے کو

بری کرلین ، جو الفاظ اس کارروائی کے بعد قاضی بکار کی زبان پر جاری ہوئے ، ابن زولاق

کی روایت ان کے متعلق یہہ ھے کہ قاضی نے فرمایا

الآن استقام لنا ان نقول ،، قال الشافعی ،، ﴿

گویا یہہ سارا ساز و سامان اور یہہ ساری تیاریان صرف اس ایک حرف کی تصحیح کے لئے

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

تهکی یعنی شرعاً " قال الشافعی " کہنے کے وہ مجاز ہوجائیں ، قضاۃ کے عہد ہ سے ایک ابن ابی اللیث المعتزلی نے بھی نفع اٹھایا تھا ، اور وہی قضا کی قوت بھی اس سے قاضی بکار بھی استفادہ کرتے ہیں ، لیکن ایک دین کی تمام ذمہ داریوں کے توڑنے میں ، اور دوسرے نے انہی ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہونے میں ،

بہرحال اس کے بعد ان مناظراتی کہئیے ، یا تحقیقاتی سلسلہ کی تصنیفوں کی بنیاد پڑ گئی ، جیسا کہ آیندہ معلوم ہوگا ، کہ ان کا سلسلہ پھر صدیوں تک جاری رہا ، ابن زولاق کا بیان ہے کہ مذکورہ بالا اعلان کے بعد قاضی بکار نے

ردعلی الشافعی هذا الکتاب ؎

جہان تک میرا علم ہے ، قاضی بکار کی یہہ کتاب شاید اب دنیا میں موجود نہیں ، یا کسی کتب خانہ میں ہو ، مجھے معلوم نہیں ، البتہ عبدالقادر المصری صاحب طبقات نے اس کتاب کے متعلق لکہا ہے ، کہ قاضی بکار نے

صنف کتابا جلیلا نقض فیه علی الشافعی ؎
رده علی ابی حنیفه (طبقات ص ۱۶۹ ؎

بہرحال جیساکہ علماء کی شان ہونی چاہئیے ، علم کا جواب قاضی نے کوڑوں سے نہیں بلکہ اس سے بھی عجیب تر یہہ ہے ، کہ دونوں عالم حالانکہ ایک ہی شہر میں تھے ، لیکن میرا خیال ہے ، کہ قاضی بکار چونکہ المزنی اور ان کے استاد کا ردلکھہ رہے تھے اسلئے شرم وحجاب سے مدت تک المزنی سے انہوں نے ملاقات بھی نہ کی ، اور یہہ سارے معاملات غائبانہ ہی چلتے رہے ، مگر خدا کی شان قاضی بکار کی ایک شرافت کا ثبوت قدرت کو پھر فراہم کرنی تھی ، اتفاق یہہ پیش آیا کہ کسی مقدمہ میں بحیثیت گواہ کے المزنی کو قاضی بکار کے اجلاس میں حاضر ہونا پڑا علامہ عبدالقادر صاحب طبقات لکہتے ہیں کہ اس وقت تک قاضی بکار

لا یعرفه بوجهه انما کان یسمع عنه ویتشوق له ؎

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

لیکن باوجود اشتیاق کے وہی حجاب مانع تھا، اگر یہہ نہ ہوتا توقاضی کو بھلا اپنے شوق کے پورا کرنے مین کون سی چیز مانع آسکتی تھی ، خصوصا اس زمانہ کے قاضی کو کہ جسکو جس وقت چاہتا بلا سکتا تھا ، خیر ، اب ہوا یہہ کہ جب المزنی اجلاس مین قاضی صاحب کے سامنے آگیے ، دریافت کیا جناب کا نام کیا ہے ، جواب ملا ، اسمعیل المزنی (ابو ابراہیم مزنی کی کنیت ہے ، اصلی نام اسمعیل ہی تھا، وہی بتایاگیا) المزنی کے لفظ کا کان مین پڑنے تھا ، کہ قاضی بیکار پر ایک عجب حالت طاری ہوئی اور گھبرا کر دریافت کیا کہ المزنی صاحب الشافعی ؟ بولے جی ہان ! قاضی صاحب نے اجلاس کے گواہون کو خاص طور پر شناخت کندگی کے لئے مصر کے ہر دارالقضاء مین رہتے تھے ، ان کو آواز دی اور پوچھا کہ أھوھو (کیا واقعی یہہ وہی المزنی ہین) گواہون نے انعالم (جی ہان وہی المزنی ہین) شریف قاضی نے سر جھکالیا ، اور جو کچھہ انھون نے اظہار کیا، بلا چون و چرا بغیر کسی جرح و قدح کے تسلیم کرلیا، کہ انکے علمی اور دینی مقام کے وہ جوہر شناس تھے ، رقابت دونون مین صرف علمی تھی ، کہاجاتا ہے کہ اسکے بعد اجلاس سے المزنی نکلے اور انکی زبان پر یہہ فقرہ جاری تھا

ستر اللہ القاضی سترنی القاضی سترہ اللہ ؎

مطلب یہہ تھا کہ جرح مین اگر چاہتے ، بری بھلی باتین پوچھہ سکتے تھے ، لیکن ایک شریف علم دوست مقابل کا سامنا تھا ، اس سے جو توقع ہوسکتی تھی ، وہی اس نے کیا، غالبا اسی کا نتیجہ تھا ، کہ یون تو باہم ایک دوسرے سے الگ الگ رہتے تھے لیکن جب کبھی کسی مقام پر دونون سے مٹ بھیڑ ہوجاتی ، تو المزنی بھی قاضی کے احترام مین کمی نہین کرتے ، ابن خلکان نے اس سلسلہ مین ایک واقعہ درج کیا ہے ، امام المزنی کی شرافت کا جونکہ اس سے اندازہ ہوتا ہے اسلئے غالبا یہان اس کا نقل کرنا ناموزون نہ ہوگا،

واقعہ یہہ پیش آیا کہ یون تو ایک دوسرے سے حتی الوسع کنارے رہتے

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

تهے ایک دن کسی جنازہ میں دونوں اکٹھے ہوگئے ، غالبا تدفین میں کچھہ دیر تھي ،
المزني جن کي تقریری قوت اور استدلالي مہارت کا مصر مین زور تھا ، قاضي بکار کو براہ راست
ان کي زبان سے ان کي تقریرون کے سننے کا موقعہ نہ ملا تھا ، خیال آیا کہ آج ذرا سنون
تو سہي ، کہ واقعي اس شخص کا کیا حال ہے ، خود کو تو حجاباً براہ راست سوال کي
ہمت نہ ہوئي ، پاس مین جو آدمي ابن التل نامي کھڑے تھے ، ان سے قاضي صاحب نے
دریافت کرنے کے لئیے کہا کہ حدیثون سے " نبیذ " کي حرمت اور حلت دونون ثابت ہے ،
پھر آپ لوگ (شوافع) حرمت ھي کو کیون ترجیح دیتے ھین ،

" نبیذ " کا بدنام مسئلہ ایسا تھا کہ حنفیون کے خلاف عوام کے جذبات کو بآساني
ابھارا جاسکتا تھا ، لیکن بجائے کسی سخت و درشت الفاظ کے المزني نے نہایت آساني
کے ساتھہ دو لفظون مین اسکا ایسا جواب دیدیا ، کہ گفتگو وھین ختم ھوگئي ، قاضي بکار
بھي چپ ھوگئے ، جواب یہہ تھا کہ اس کا تو کوئي قائل نہین کہ اسلام سے پہلے عرب
مین " نبیذ " حرام تھي ، اور اسلام مین حلال ھوئي ، بلکہ سب ھي یہہ مانتے ھین
کہ اسلام سے پہلے عہد جاھلیت مین وہ حلال تھي ، اور یہہ بھي مسلم ہے کہ اسلام
نے نبیذ کے متعلق جاھلیت کے حکم مین کچھہ ترمیم ضرور کي ، اور وہ حرمت کے سوا
اور کیا ھوسکتي ھے ، اسي لئے حرمت کي حدیثون کو ھم ترجیح دیتے ھین ،

قاضي ابن خلکان جو شافعي المذھب اور شافعیت مین تعصب بھي رکھتے ھین
انھون نے المزني کے اس جواب کو "حرمت "نبیذ " کے متعلق
من الادلۃ القاطعۃ
قرار دیا ھے ، حالانکہ اگر نبیذ کے حرام ہونے کي قطعي دلیل یہ ھي ھے ، تو اس کي
قطعیت کا دعوی کرنا شاید نبیذ کے جواز کي دلیل بن جائے ، آخر اتني کمزور دلیل کو
قطعي قرار دینے کے یہ ھي معني ھوسکتے ھین ، کہ فریق کے پاس تھا یہہ یا اس سے زیادہ

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

محکم دلیل اورکوئی نہین ہے ، افسوس کہ اس وقت میرے موضوع سے یہہ بحث خارج ہے ، ورنہ اس کی قطعیت پر بہت اچھی بحث ہوسکتی ہے ، اور اس دلیل سے خدا جانے کتنی حلال چیزین حرام ثابت ہوسکتی ہین ، اسی لئے میرا خیال ہے کہ امام مزنی کا یہہ جواب محض ایک ٹالنے اور بحث کو ختم کردینے والا جواب تھا ، وہ قاضی بکار سے سن مکھہ ہوکر احتراما بحث نہین کرنا چاہتے تھے ، خصوصا جب ان کے شریفانہ برتاؤ کا ان کو ایک دفعہ تجربہ ہوچکا تھا ،

بہرحال مجھے تو صرف مصر کی تاریخ کا ایک ورق پیش کرنا تھا ، اوراب ہم اس زمانہ تک آگئے ہین ، جہان دیکھہ رہے ہین ، کہ اس ملک مین ایک حنفی اور ایک شافعی عالم مین مقابلہ کا بازار گرم ہے ، کہ ٹھیک ان ہی دنون مین ایک اور واقعہ پیش آتا ہے ، اور اس واقعہ کو بیان کرنے کے لئے مجھے اتنی لمبی چوڑی تمہید کے بیان کرنے کی زحمت اٹھانی پڑی ، کیا کیا جائے — عامہ مورخین واقعات کو اتنی ناقص حالت مین بیان کرتے ہین ، کہ اصل حقیقت کا اس سے پتہ نہین چلتا ، لیکن بحمداللہ بکھرے ہوئے منتشر حوادث و واقعات کو جہان تک مجھسے ممکن ہوسکا ہے ، ایک سلسلہ مین جوڑنے کی کوشش مین نے کی ہے ، اوراب آمدم برسر مطلب ،

قصہ یہہ ہے کہ مصر مین شافعیت اور حنفیت کے درمیان یہہ ہی عالمانہ کشتی ہورہی تھی ، کہ عین ان ہی دنون مین ، یا اس سے چند سال پہلے صعید مصر کے گاؤن طحا سے ہمارے امام ابو جعفر طحاوی جو اس وقت نوعمر تھے ، مصر طلب علم کے شوق مین تشریف لائے ، ان کی والدہ چونکہ امام ابو ابراہیم مزنی کی بہن تھین ، اسلئے قدرتاً ان کی تعلیم کا موزون ترین مقام خود اپنے ماموں کا گھر ہوسکتا تھا اور اپنے ماموں ہی کے پاس یہہ تعلیم مین مصروف ہوگئے ، ابتدائی منازل طے کرچکنے کے بعد جب اوپر کی کتابون کے پڑھنے کا وقت آیا ، تو غالباً بڑی کتابون مین اس وقت کے لحاظ سے شافعی مکتب

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

خیال کے تعلیمی حلقون مین مسند الشافعی جونسبتاً شافعیون کي کتابون مین اس وقت آسان ترین کتاب تھي ، اپنے مامون سے انھون نے پڑھنی شروع کی ، مسند شافعي مین بجائے مسائل اور مباحث کے صرف وہ حدیثین جمع کردی گئي ھین ، جنھین امام شافعي اپني سند سے روایت کرتے ھین ، اورجو چھپ چکي ھے ،

جہان تک میراخیال ھے ، مامون کے پاس ان کي تعلیم اسي کتاب پر ختم ھوگئي ، کیونکہ آیندہ جب مسند درس حدیث پر خدا نے ان کو پھونچایا ، توالمزني سے صرف مسند الشافعي ھي روایت کرتے تھے ، جیساکہ صاحب طبقات نے لکھا ھے ،

نفقہ اولا علي خالہ المزني و روی عنہ مسند الشافعي
ص ۱۰۳ جلد ۲

اورغالباً اسي زمانہ مین جب الطحاوی اپنے مامون سے مسند الشافعي پڑھ رہے تھے ، حنفیت بلکہ فقھي دنیا کا وہ واقعہ پیش آیا جس نے ، سچ تو یہہ ھے ، کم از کم حنفي فقہ کے استدلالي طریقہ کا رخ بدل دیا ، عام مورخین تو صرف اسي قدر لکھتے ھین ، صاحب جواھر مضیہ نے القدوری مشھور حنفی امام ابوالحسین القدوری کے حوالہ سے نقل کیا ھے ،

کان ابوجعفر الطحاوی یقرٔ علي المزني فقال لہ
یوما واللہ ،، لا افلحت ،، فغضب وانتقل من عندہ
ص ٦٧ ج ۲

ابن خلکان نے بغیر کسي حوالہ کے اسي واقعہ کو بیان کرتے ھوئے ، بجائے ،، لاافلحت ،، کے ،، واللہ لاجاء منک شي ،، کے الفاظ نقل کیا ھے ، قریب قریب دونون کا مطلب ایک ھي ھے ، چونکہ پھلي روایت حنفي اسکول کے ایک ذمہ دار امام القدوری کي ھے ، اسلئے اسي کو مین نے مقدم کیا ، مگر قدوری کي روایت ھو ، یا ابن خلکان کی دونون کي عبارت اتني مجمل ھے ، کہ اس سے یہہ بھي نھین معلوم ھوتا کہ یہہ الفاظ طحاوی نے اپنے مامون سے کسي خانگي مسئلہ مین سنا ، یا پڑھنے پڑھانے کے وقت کسي سوال یا نافھمي پر ان کو ڈانٹ بڑی ، لیکن اگر اسکو قرینہ قرار دیاجائے کہ عموماً اس واقعہ کا ذکر طحاوی کی تعلیمي حالت کو بیان

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

کرتے ہوئے مورخین کرتے ہین ، اس سے غالب گمان ادھر ہي جاتا ہے ، کہ اس قصہ کا تعلق درس و تدریس ہي کے شعبہ سے ہے ،

اب اگر یہہ مان لیا جائے اور اس کے ماننے کي کافي وجہہ ہے ، تو آگے یہہ سوال پیدا ہوتا ہے ، کہ آخر یہہ قصہ تھا کیا ؟ کیا طحاوی نے کچھہ پوچھا تھا اسپر المزني بگڑگئے ، یا کسي بات کے سمجھنے مین الجھے ، دیر ہوگئي ، استاد کو غصہ آگیا ، خیر ، یہہ تو ہوسکتا ہے ، درس و تدریس کا جنکو تجربہ ہے وہ جانتے ہین کہ استادون کو عموماً اسي صورتون مین شاگردون کو کچھہ سننا ہي پڑتا ہے ، مگر المزني کا غصہ بھي اتنا کہ کچھہ برا بھلا کہتے ، لیکن ان کے ایک طالب کو بد دعا دیدیني ، اور وہ بھي المزني جیسے محتاط ، متقي آدمي کا ، اور اس سے بھي زیادہ حیرت انگیز یہہ واقعہ کہ علامہ طحاوی کا اسپر بگڑجانا ، اور اتنا برہم ہوجانا کہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنے مامون کے حلقہ سے الگ ہوجانا ، یقیناً غور کرنے کي اور سونچنے کی بات ہے ، آخر المزني استاد تھے ، اور استاد بھي معمولي نہین ایسي شخصیت جو ہزار بارہ سو سال سے مسلمانون کے ایک بڑے طبقہ کا امام شافعي کے بعد امام ہے ، ماسوا اسکے آخر المزني طحاوی کے حقیقي مامون بھي تو تھے ، باپ ، مامون ، خالو جیسے بزرگون کے غصہ کي بات پر لڑکون کا بگڑجانا اور اتنا بگڑجانا ، کہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے قطع تعلق کرلینا ، اس زمانہ مین جب خوردی اور بزرگي کے قوانین مغربي تمدن کے زیر اثر چندان اہم نہین رہے ہین ، ممکن ہے کہ چندان قابل لحاظ نہ ہو ، لیکن ہم اسلامي تمدن و معاشرت کے جس عہد کا ذکر کررہے ہین ، اس وقت یہہ کوئي معمولي بات نہین ہوسکتي ، اور اس سے آگے دلچسپ بات وہ ہے جسکا ذکر اس فقرہ کے بعد کیا جاتا ہے ، یعني سب ہي لکھتے ہین کہ مامون کے ان الفاظ سے

فغضب ابو جعفر من ذالك و انتقل من عنده و تفقه علي مذهب ابي حنيفه (طبقات ص ٧٦ ج ١)

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

فرض کیجئے کہ طحاوی کو مامون کی بات اتنی بری لگی کہ ان سے تعلق توڑلینے پروہ مضطر ہوگئے ، لیکن اسکے لئے اپنے خاندانی مسلک کو ترک کرنے کی کیا ضرورت تھی ، اگر اپنے مامون سے پڑھنا نہین چاھتے تھے ، تو اسی شہر مین خود ان کے مذھب کے بڑے بڑے علماء مثلا البویطی ، حرملہ ، ابن ربیع موجود تھے ، خصوصا جیساکہ مین پہلے بیان کرآیا ہون امام شافعی کے مسند درس کے حقیقی خلیفہ تو البویطی ھی تھے ، المزنی سے درس و تدریس کا اتنا تعلق بھی نہ تھا ، اور فرض کیجئے کہ کسی وجہہ سے انہون نے شافعی مسلک کے ترک کردینے ھی کا ارادہ کیا ہو، لیکن شافعیت کو ترک کرکے حنفیت ھی اختیار کرنے کی کیا ضرورت تھی ، اور امام ابوحنیفہ کی فقہ کے سیکھنے پر ان کوکس چیز نے مجبور کیا تھا ، آخر امام شافعی سے زیادہ قریب ترین تعلق رکھنے والے مالکی علماء بھی تو اسی شہر مین رہتے تھے ، امام مالک تو امام شافعی کے ابوالا ساتذہ تھے ، جس شخص نے شافعیون کے گود مین آنکھین کھولین ، ان ھی مین ھوش سنبھالا ، اور ان ھی کے دائرہ مین عمر کا کافی حصہ گزارہ ، جیسا کہ انسانی نفسیت کا عام دستور ھے ، قدرتی طور پر ان ھی لوگون کا رنگ اس پر چڑھ جاتا ھے ، خصوصا جو رنگ بچپن مین چڑھا ہو، اتنا کسی معمولی وجہ سے متاثر ھوکر اس رنگ کا چھوڑنا یا چھوٹنا آسان نہین ھے ،

دراصل یہ ھی سوالات تھے ، جو عام مورخین کی اس مجمل رپورٹ سے حل نہین ھورھے تھے ، قطعی طور پر تو شاید کچھہ نہین کہاجاسکتا ، لیکن اسلام کے فروعی اختلافات کی تاریخ کے متعلق مصر کا جو ورق منتشر اور بکھری ہوئی سطرون کو جوڑ کر مین نے پیش کیا ھے ، شاید اسکی رھنمائی مین ایک حد تک ھم اصل حقیقت تک پہونچ سکتے ھین،

میرا مقصد یہہ ھے کہ مختلف حالات سے گذرتے ھوئے ، قاضی بکار کے عہد مین مصر فقہی مکاتب خیال کے اعتبار سے جس نقطہ پر پہونچا ھوا تھا ، اسکے علم کے بعد طحاوی نے اپنے شافعی استاد اور مامون کو چھوڑکر حنفی مذھب اور حنفی فقہ کے حلقہ ھائے درس سے جو تعلق پیدا کیا ، غالباً اب اسکا سمجھنا دشوار نہ ھو ،

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

ابن ابي الليث حنفي معتزلي قاضي کے زمانہ مین امام شافعي کے تلامذہ کا ، المزني کے دوست او قدیم رفیق درس امام البویطي کا اس زمانہ مین پابہ زنجیر مصر سے بغداد جانا اور ان ھی بھاری بھاری بیڑیون کے نیچے حالت اسیری و قید مین جان بحق ھونا ، خود المزني کي جامع مسجد مین بھرے اجلاس کے اندر دوسرے علماء و مشائخ کے سامنہ ابن ابي الليث کے غلامون سے اتني ذلت اٹھاني ، تھپڑ مار کر ان علماء کے سر کي ٹوپیان اڑائي جاتي ھین اور شہر کے اوباش لڑکے ان سے گیند کھیلتے ھین ، بھلا ان واقعات وحوادث نے المزني کے دل و جگر پر حنفیت کے جانب سے جو گھرے زخمون کے نشانات قایم کردئے تھے ، کیا وہ بھر سکتے تھے ، مانا کہ قاضي بکار کے طرز عمل نے حنفیت کي جانب سے بہت کچھہ صفائي کا مواد فراھم کردیا تھا ، مگر انھون نے بھي کیا کیا تھا ، صرف یہ ھي کہ ابن ابي الليث کي کمینگیون اور سفلہ پن کي جگہ ایک اعلي شریفانہ کردار کي حنفي مثال پیش کي تھي ، لیکن مقابلہ اور رقابت کا سلسلہ تو پھر بھي باقي تھا ، کوڑون اور زنجیرون کا ذریعہ ختم ھوگیا تھا ، لیکن قلم کا حملہ تو جاري تھا ، بلکہ سچ تو یہہ ھے ، کہ قلمي حملہ کي ابتداء تو قاضي بکار ھي نے کي ، خواہ کتنے ھي جمیل اور محتاط رنگ مین ھو ، ابن ابي الليث کا قصہ تو ایک دن دو دن مین ختم ھوجاتا تھا ، آخر وہ روزانہ تو ان بزرگون کي توھین و تحقیر نہین کرتا تھا ، لیکن قاضي بکار نے جب امام شافعي پر رد کرنے کے لئے اپني "کتاب جلیل" لکھني شروع کي ھوگي ، ظاھر ھے کہ جو کچھہ رات کو لکھتے ھونگے ، قدرتي بات ھے کہ دوسرے دن اسکا ذکر اپنے تلامذہ اور حلقہ احباب و اصحاب مین کرتے ھونگے ، اور یہہ چیزین مسلسل امام المزني تک پھونچائي جاتي ھونگي ، آج فلان مسئلہ مین امام شافعي کي یہہ غلطي قاضي نے نکالي ، فلان مسئلہ مین ان کي علمي نقص کو ثابت کیا ، یہہ قصہ جہان تک میرا قیاس ھے برسون جاري رھا ، کیونکہ گو ابن طولون نے قاضي بکار کو آخر مین قید کردیا تھا ، لیکن پھر بھي المزني کي زندگي مین قاضي بکار کو تقریبا گیارہ بارہ سال

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

ایسے ملے هین ، جن مین ان کو هر قسم کي فراغ بالي حاصل تهي ، مالي فراغ بالي کا تو پوچهنا هي کیا تها ، مصر کے قاضي تهے ، اور اسپر ابن طولون ان کا حد سے زیادہ قدردان تها، علاوہ ماهوار تنخواہ کے جومصر کي طلائي اشرفي پونے دوسو ماهوار کے قریب تهي ، هرسال ابن طولون ایك هزار اشرفیون کا توڑا بطور معمول کے دیا کرتا تها، اور اسپر لطف یهه تها که قاضي صاحب کو اسپر بهي فخر تها که

ماحللت سراویلي علي حلال (ملحقات الکندی ص ٥١٠)

یعني عمر بهر کنوارے[1] رہ گئے ، بگاڑ سے پهلے ابن طولون کے پاس جاہ و جلال کا حال یهه تها که ابن طولون جسکي سطوت و جبروت کي نظیر اسلامی امراء مین مشکل هي سے ملسکتي هے ، لیکن یه بهي ابن طولون (جونام کے لئے تو مصر کا عباسي خلیفه کي طرف سے والي تها، لیکن دراصل وہ ارض فرعون کا وارث اور مطلق العنان حاکم تها) طحاوی اپني چشم دید شهادت یهه دیتے هین که

ماادری کم کان یجري احمد بن طولون الي بکار
و هو علي الحدیث فما یشعر بکارا الا وهو جالس
الي جنبه (ملحقات الکندی ص ٥٠٨)

ایك معمولي مقدمه مین ابن طولون کا فرمان هوا که فلان گهر کو قاضي نیلام کرادین ، قانوني طریقه سے اس مین خود ابن طولون کے بیان کي ضرورت تهي ، قاضي بکار نے صاف کهلا بهیجا " حتي یحلف من له الدین " یعني خود ابن طولون جب تك اجلاس مین آکر قسم کهاکر نه بیان کر جائے که ان کا بقایا هے ، روای کا بیان هے " فحلف ابن طولون "

---

[1] اس سلسله مین ایك دلچسپ لطیفه یهه هے که حارث بن مسکین قاضي کے گهر ایك دن قاضي بکار ملنے گئے ، حارث عمر مین بڑے تهے ، پوچها میان بکار تم پر کچهه فرض تها یا بال بچے هین، یا حکومت نے زبردستي کي جو بصره چهوڑکر اتني دور مصر نوکري کرنے آئے ، قاضي صاحب نے کها انمین سے کوئي بات نهین ، حارث نے سنکر کها تو تم نے خوامخواہ مصر سے بصره تك بیچارے اونٹ کو تهکایا ، حارث بڑے زاهد مزاج آدمي تهے ، اسکے بعد بولے مجهے خدا کي قسم هے جو تمهارے پاس کبهي آؤن ، مطلب یهه تها که پهر دنیا مین بلا ضرورت مبتلا هونے کي کیا حاجت تهي — ١٢

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

(ابن طولون نے قسم کھائي) تب قاضي نے کہا " الا ن فقد امرت با لبيع " (اب مين مکان کي بيع کا حکم ديتا هون) ابن طولون قاضي بکار کي کتني ناز برداريان کرتا تيا، اگر اسکي تفصيل کيجائے تو بڑي طوالت هوگي ، يهه د کهانے کے لئے قاضي کا يهه زمانه مالاً و وجاهاً هر اعتبار سے انتهائي فراغت و اطمينان کا تها، حد تو يهه تهي که چونکه ابن طولون زياده تر مقدمات کے فيصلے خود هي کرتا تيا اور مصر مين ايسا رعب داب قايم کرر کها تها که مقدمات کي تعداد بهي اتني گهٹ گئي تهي که

حتي کان بکار ربما نعس في مجلسه و اتکاء ثم انصرف الي منزله ولم يتقدم اليه اثنان (ملحقات ص ٥١٢)

گويا سرکاري کا مون سے ان کو فراغت تهي ، ايسے موقعه پر اگر ايسي فطرت جو قاضي کي تهي ابن زولاق مورخ مصر کے الفاظ هين

کان لبکار اتساع في العلم والمناظره ص ٥١١ ايضا

تو ظاهر هے که بحث و مباحثه کے سوا اور ان کا زياد، مشغله کيا هوگا، مزني کي مختصر تهي، اور اس پر ان کي تنقيدين ، جهان تک ميرا خيال هے ، جو کچهه قاضي لکهتے تهے بوميه اسکي خبر المزني کو پهونچائي جاتي تهي ، علمي مباحث کا اس شخص تک پهونچنا آخر کيسا مستبعد هے ، جسکي کتاب پر تنقيد لکهي جارهي تهي ، جب لوگون کا حال يهه تها که معمولي معمولي مقدمات تک کے اظهار اور بيان کي رپورٹ مزني کو پهونچا آتے تهے ، کهتے هين که کسي نے شفعه کا دعوی قاضي کے اجلاس مين دائر کيا ، مدعي عليه شافعي تها، اور دعوی شفعه شرکت ملک کا نهين بلکه شرکت جوار (پڑوس) کا تها ، جس سے امام شافعي کے نزديک شفعه کا حق پيدا نهين هوتا، مدعي عليه اپنے امام کے خيال کي بنياد پر شفعه کا انکار کرتا تها، قاضي صاحب نے اسکو حلف لينے کے لئے کها، اسنے قسم کهاکر کها که مدعي کو شفعه کا حق حاصل نهين هے ، قاضي نے کها که قسم مين اتنا اور اضافه کرو که

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

جو لوگ جوار کے شفعہ کے قائل ہین ، ان کے مسلک کے بنیاد پر بھي شفعہ کا اسکو حق نہین ہے ، اس اضافہ سے انکار کیا ، قاضي صاحب نے مدعي کو ڈگری دیدی ، حالانکہ بات کتني معمولي اور ہلکي ہے ، مگر صرف اسلئے کہ اسمیں حنفیت اور شافعیت کے اختلاف کي ہلکي سي جھلک پائي جاتي تھي ، اسلئے

اخبرا لرجل المزني قضیته (ملحقات ص ۵۱۳)

کہتے ہین کہ امام مزني نے سنکر فرمایا ،

صادفت قاضیا فقیها (ص ۵۱۳ ایضا)

شافعیت و حنفیت کے قصہ کي جب اتني عام معمولي بات بھي قاضي بکار کي المزني تک پہونچائي جاتي تھي ، تو قاضي کي " کتاب جلیل " جو گو بظاہر امام شافعي کي تردید مین تھي لیکن جاننے والے جانتے ہین کہ ان تردیدون کي زیادہ زد المزني کي ان جانکاہیون اور محنتون پر پڑتي تھي ، جو انھون نے امام شافعي کے نقاط نظر کي تعبیر مین اٹھائي تھي ، ذھبي نے اپني مشہور تاریخ دول اسلام مین قاضي ابوزرعہ کا یہہ فقرہ جومزني اور ان کي مختصر کے متعلق نقل کیا ہے ، کہ کسي نے ابو زرعہ کے سامنے کہا کہ مزني نے امام شافعي سے بہت زیادہ علم حاصل کیا ، ابو زرعہ نے کہا

ماکثرما ظلم المزني للشافعي (رفع الاصر ص ۵۲۳)

مطلب یہہ ہے کہ بیچارے مزني کے کتنے کمالات جو واقعي ان کے تھے ، وہ لوگون نے امام شافعي کي طرف منسوب کرکے ان پر ظلم کیا ، اور یہہ بھي صحیح ہے ، کہ امام شافعي کي وکالت کي وجہہ سے مزني کو مخالفین کے تمام حملے اپنے اوپر لینے پڑے ، بلکہ مین تو سمجھتا ہون کہ قاضي ابو زرعہ کا مشہور تاریخي فقرہ اپنے پیش رو قاضي بکار ھي پر شاید تعریض ہے ، اسلئے باوجودیکہ بویطي ، مزني ربیع وغیرہ سب کے مختصرات منسوبہ الي الشافعي موجود تھے ، لیکن اسي مظلومیت کي تلافي کي صورت قاضي ابو زرعہ نے یہہ نکالي

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

تھي که صلائے عام دیدیا تھا ،

من يحفظ مختصر المزني مائة دينار يهبها له ؛
بحوالہ دول — رفع الاصر ص ٥٢٣

اور گذر چکا که قاضي " بکار " کي " تصنیف جلیل " کے لکھنے کا منشاء امام شافعي یا انکے تلامذہ کي کوئي دوسری کتابین نهین تھین ، بلکه یهه سارا بخار مزني کي مختصر هي کو سامنے رکھکر نکالا جارها تھا ، اسي مختصر کے سننے کے لئے دو مستقل گواہ مزني کے پاس بھیجے گئے ، اورگواهون کے شرعي اظهار کے بعد قاضي نے " قال الشافعي " کے دعوی کي شرعي تصحیح کرکے جس پر تیر اندازی کررهے تھے ، وہ انکي دُکھن اپنے اندر محسوس کرتا تھا ،

میرا خیال هے که معلومات بالا کو جو بھي بنظر تعمق پڑھیگا ، وہ میرے ساتھہ اتفاق کرنے مین غالباً پس و پیش نهین کرسکتا که مصر قاضي بکار کے عهد ، قضاء کے عهد مین (غیر شریفانه ، نامهذب اختلافات کا نهین) بلکه شائسته باوقار عالمانه مناظرون کي آماجگاہ بنا رها

میرا اندازہ هے که مصر پر یهه دور تقریبا دس گیارہ سال تک باقي رها ،

اور یه هي وہ وقت هے ، جب همارے امام ابوجعفر الطحاوی علمي ارتقاء کے وسطاني زينون پر قدم رکھه چکے تھے ، غالب خیال هے که مسند الشافعي اوراسکے ساتھه فقه شافعي کے استدلالي طریقه کے ابتدائي خاکه سے وہ واقف بنائے جارهے تھے ، سنین کے ملانے سے معلوم هوتا هے ، که ان کي عمر اس زمانه مین ستره اٹھارہ سے متجاوز هوچکي تھي ، ظاهر هے که ان کے علمي مذاق کي ابتداء ایک ایسے ماحول مین شروع هوئي ، جس مین صبح و شام حنفیت و شافعیت کے درمیان علمي میدان داری هورهي تھي ، قاضي بکار تو ادهر اپنے ترکش کے تیز سے تیز تیر نکال نکال کر اپني ،، تصنیف جدید ،، کے کمانون سے امام شافعي کي آڑ لیکر المزني پر چلا رهے تھے ، اگرچه یهه معلوم نه هوسکا که اس تحریری مبارزت مین مزني نے

CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ
toobaa-elibrary.blogspot.com

بھي قلم اٹھايا يا نہين ، ليكن ہر وہ تير جو قاضي كي طرف سے چلا يا جاتا ہوگا ، ناممكن ہے كہ اگر تحريري نہين تو مزني كے حلقہ اصحاب و احباب مين تقريري طور پر اسكي مدافعت اور بازگشت كي آواز نہ سني جاتي ہو ، علم كا جو حلقہ ان مدافعانہ اور اقدامانہ آوازون سے گونج رہا تھا ظاہر ہے كہ اس مين ابوجعفر طحاوي بھي شريك تھے ، بلكہ اور دوسرے شاگردون كو رد و قدح ، سوال وجواب ، ترديد و تنقيد ، كاموقعہ صرف خاص اوقات ہي مين ملتا ہوگا ، بخلاف طحاوي كے كہ المزني كا گھر ہي ان كا گھر تھا ، صبح و شام اٹھتے بيٹھتے ان كے كان مين رد و قدح و جدليات كي ان آوازون كے سوا اور كيا آواز آتي ہوگي ، خصوصاً ايسے گھرانون مين جہان علم كے سوا رہنے والون كا كوئي دوسرا مشغلہ نہ ہو ، جہان تك كہ امام مزني كے حالات معلوم ہين ، ان كي زندگي چوبيس گھنٹے علاوہ ضروريات حيات و دين كے اسي مشغلہ مين بسر ہوتے تھے ،

اب اسي كے ساتھہ آپ طحاوي كي خاص فطري نہاد اور افتاد طبع كا بھي اندازہ كيجئے ، قطع نظر ان كے خاص ذہن و ذكاء ، سوجھہ بوجھہ كے جن كا پتہ ان كي كتابون كي ہر سطر اور ہر ورق سے ہر اس شخص كو مل سكتا ہے جس نے ان كي تاليفات كا تھوڑا بہت بھي مطالعہ كيا ہے ، اور انشاء اللہ اپنے مضمون كے دوسرے حصہ مين ہم اسكي مثالين بھي پيش كرينگے ، ايك وقاد طبيعت ، ثاقب ذہن ، اور اسكے ساتھہ ساتھہ جب نوجوانون كي فطرت مين تسليم و انقياد كي جگہ كچھہ اُپج اور اجتہاد كا بھي مادہ ہو ، تو اسكے جو نتائج ہوسكتے ہين وہ ظاہر ہين ، طحاوي كي فطرت دل و دماغ كا طبعي رجحان كيا تھا ، اسكا اندازہ اسي واقعہ سے ہوسكتا ہے ، جس كا ذكر امام طحاوي نے خود اپني تاريخ مين كيا ہے اور لكھا ہے ، كہ

فطارت ہذہ الكلمة بمصر حتي صار مثلا !

قصہ يہہ ہے ، كہ قاضي ابوعبيد شافعي جن كا ذكر اپنے موقعہ پر آنے والا ہے ، ان سے اور طحاوي سے مختلف اختلافي مسائل (شافعيہ حنفيہ) كے متعلق بحث و مباحثہ ہوتا رہتا

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

تھا، طحاوی کہتے ھین کہ کسي سوال کے جواب مین

اجبته بمسئله فقال لي ما هذا قول ابي حنيفه ؟

ابو عبید نے گویا ان پر یہہ الزام لگایا کہ باوجود حنفي المسلك ھونے کے تم کو ایسے جواب دینے کا کیا حق ھے، جو امام ابوحنیفہ کا مسلك نہین ھے، ابو عبید کے اس اعتراض کا طحاوی نے جو جواب دیا، اسي کا پیش کرنا مجھے مقصود ھے، یہہ یاد رکھنا چاھئے کہ طحاوی نے یہہ اس زمانہ مین جواب دیا ھے جب انکي عمر ٦٣، ٦٥ سال کے قریب تھي، اور حنفي مسلك کي تائید مین اس وقت تك دفتر کے دفتر تیار کرچکے تھے، گویا حنفیت کا جتنا رسوخ کسي مین ممکن ھوسکتا ھے، عمر اور اشتغال دونون کے اعتبار سے اس کي آخری منزلون سے گذر چکے تھے، لیکن جواني کے ترنگ مین نہین، بلکہ بڑھاپے کے سکون و رسوخ کے بعد جھوٹے منہہ طحاوی کي زبان سے یہہ جواب نکلتا ھے،

ایھا القاضي اوکلما قال ابوحنیفه اقول به ؟

خیر یہان تك تو پھر بھي ایك حد تك ٹھنڈ هي ھے، ابو عبید نے طحاوی کے اس جواب پر جب یہہ چبھتا ھوا نشتر لگایا

ماظننتك الا مقلدا ؟

اس وقت بوڑھے طحاوی کي زبان پر بے باك جوانون کا سا یہہ جواب بے ساختہ جاری ھوتا ھے

طحاوی خود ھي راوی ھین

فقلت له هل يتقلد الا عصبي ؟

ابو عبید نے طحاوی کي اس جرئت کو پاکر فقرہ پر دوسرا فقرہ جڑ دیا

اوغبي ؟

طحاوی اور ابو عبید دونون کي زبانون کا یہ هي بے ساختہ فقرہ

،، هل يتقلد الا عصبي اوغبي ،،

ملك کے ایك گوشہ سے دوسرے گوشہ تك آگ کي طرح پھیل گیا، ،، حتي صار مثلا ،،

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

اور لوگون نے اسکو ضرب المثل بنالیا (یہہ واقعہ رفع الا صر کے حوالہ سے الکدی کے ملحقات سے ماخوذ ہے) طحاوی کا واقعی مطلب اس فقرہ سے کیا تہا مجھے اس وقت اس سے بحث نہین بلکہ صرف یہہ دکھانا ہے کہ کہنہ سالی کے سکون ، اور طمانیت مین جسکی فطرت کا یہہ حال ہو ، جوانی کا گرم خون جب اسکی رگون مین دوڑ رہا تہا ، اسوقت اسکے دل و دماغ ، جذبات و رجحانات کی کیا کیفیت ہوگی ، جسکی آزاد خیالی کا بڑھاپے مین یہہ رنگ ہو ، جوش شباب مین اس کی طبیعت کی منہہ زوریون ، نفس کے ابا کا کیا حال ہوگا مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے ، کہ ابوجعفر طحاوی جس زمانہ مین اپنے مامون المزنی کے زیر تعلیم تہے ، اور قاضی بکار و مزنی کے درمیان مقابلہ کا بازار گرم تہا ، ہر روز قاضی کے حلقہ سے کسی نئے مورچہ پر حملہ کی جو خبر آتی ہوگی اور اسکی مدافعت مین المزنی کی طرف سے جو تیاریان عمل مین آتی تہین ، الغرض دونون طرف کے مباحث مین قدرتی طور پر الطحاوی کا بہی حصہ لینا ناگزیر تہا ، اسی سلسلہ مین بظاہر یہہ بہی معلوم ہوتا ہے ، کہ کسی مسئلہ مین طحاوی کے غیر عصبی کھلے ہوئے آزاد دماغ نے قاضی بکار کہٹے ، یا حنفی پہلو کی تائید مین کچھہ اصرار کیا ، مامون نے ابتداء مین تفہیم سے کام لیا ہوگا ، لیکن جواز بیہانجے کا اصرار اسی پہلو پر زور دینے مین بڑھتا چلا ، طبعاً ایسے موقعہ پر جہان نسبی طور پر خوردی بزرگی کا بہی رشتہ ہو ، استاد کا برہم ہوجانا اور برہمی مین کچھہ حد سے گذر جانا ، محل تعجب نہین ہے ، اور یہہ ہی وقت تہا جس مین المزنی کی زبان سے طحاوی کی شان مین وہ الفاظ نکل پڑے جسے مورخین " واللہ لا افلحت " (خدا کی قسم تو کبہی کامیاب نہ ہوگا) ،، واللہ لا جاء منک شی ،، (خدا کی قسم تجھہ سے کوئی کام نہ بن پڑیگا) ہوسکتا ہے ، کہ بین کلام مین طحاوی سے بہی ایسے الفاظ نکل پڑے ہون ، جو المزنی یا امام شافعی کے مقام کے مناسب نہ ہون ، ایسے مواقع مین یہہ بہی کچھہ بعید نہین ہے ، اور ان کی یہی بات المزنی کے زیادہ برہم ہونے کی وجہہ ہوگئی ہو ،

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

بهرحال قرائن کا یهه اقتضا هے که مامون بهانجے مین یهه جهگڑا حنفیت اور شافعیت هي کے اختلافي مسائل کے متعلق هوا ، اوراس جهگڑے کي بنیاد قاضي بکارکي وه "کتاب جلیل" هي تهي ، جسکي ایك بڑی دلیل یهه بهي هے ، که مامون سے اس علمي مقاطعه کے بعد طحاوی بجائے اسکے که کسي دوسرے شافعي عالم یامالکي فقیه کے پاس جاتے وه سیدهے ، علماء احناف کے حلقون مین جاکر کیون شریك هوگئے ، اور گو اس سلسله مین انهون نے متعدد حنفي علماء سے استفاده کیا، لیکن ان اساتذه مین انکا جو تعلق قاضي بکار سے رها غالباً دوسرون سے اتنی خصوصیت حاصل نهین هوئي ، ذهبي نے اپني کتاب سیر النبلاء مین قاضي بکارکے تلامذه کا ذکرکرتے هوئے ، جهان طحاوی کا نام لیا هے تو اسي کے ساتهه ان الفاظ کا بهي اضافه کیا هے ،

واکثر عنه الطحاوی جدا (ملحقات کندی ص ٥٠٥)

اور ذهبي کے اس قول کي تصدیق ان کي مرویات سے هوتي هے ، اورصرف علمي استفاده نهین بلکه قاضي بکارکي پاسداری مین چونکه ، جیسا که میرا خیال هے ، اپنے حقیقي مامون اور انکي مادی اعانتون کو چهوڑنا پڑا ، اس کي تلافي قاضي بکارنے یون کي ، جسکي علامه عبدالقادر المصری نے اپنے طبقات مین تصریح کي هے که

وکان کاتبا للقاضي بکار بن قتیبه (ص ١٠٣)

بلکه میرا گمان تو یهه هے ، که مامون سے الگ هونے کے بعد قاضي بکار جو اهل عیال کے جهگڑوں سے آزاد تهے ، انهون نے جوهرصالح پاکر طحاوی کو اپني سرپرستي مین لے لیا ، واقعات سے معلوم هوتا هے که وه ایسا عام طورپر کیاکرتے تهے ، عامر بن عبدالله کا حال آگے آئیگا ، وه قاضي صاحب کا پروردہ تها، اورغالباً امام طحاوی قاضي بکارهي کے اشاره سے پهلے تو مصر هي مین ایك قدیم حنفي عالم جنکا نام احمد بن ابي عمران موسي تها ، اور قاضي ابویوسف محمد بن حسن کے مشهور شاگرد و خلیفه محمد بن سماعه کے تلمیذ تهے ، ان سے پڑهنے کا

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

حکم دیا ، اور اسکے بعد ان کو قاضي بکار هي نے شام بهیجدیا ، وهان طبقه احناف کے ایك هر فن مولي عالم عبدالحمید ابو خازم سے ان کے خاص علوم کے سیکھنے کا موقعه دیا جن کا حاصل هونا اس زمانه مین هر شخص کے لئے آسان نه تها ، تاریخون مین لکھتے هین که ابوخازم اس زمانه مین علاوه عام علوم دینیه کے

کان عالما بالفرائض والحساب والذرع والقسمة
حسن العلم بالجبر والمقابله وحساب الدور و
غامض الوصایا والمناسخات (جواهر مضیه ص ۲۹۷)

یهه خیال که طحاوی شام قاضي بکار کي سرپرستي مین گئے ، اسکي تائید اس واقعه سے بهي هوتي هے ، که اپنے ماموں المزني سے الگ هونے کے بعد جهان تك معلوم هوتا هے ابوجعفر طحاوی کي مالي حالت اچهي نه تهي ، ابن خلکان نے تو یهان تك لکها هے که

ابوجعفر الطحاوی کان صعلوکا (ص ۱۹ جلد ۱)

" صعلوك " کا لفظ عربي زبان مین گویا انتهائي فقر و فاقه کي حالت کو ظاهر کرتا هے ، اس زمانه مین حصول علم کي راه مین جو مالي قربانیان لوگون کو دینی پڑتي تهین ، خصوصاً ان علوم کے لئے جن کے عالم ابوخازم عبدالحمید تهے ، وه معمولي نه تهین ، غالباً قاضي بکار چونکه انکو اپنا سکریٹری بنانا چاهتے تهے ، اور محکمه قضاء کے سکریٹری کے لئے علوم مذکوره بالا کا جاننا ضروری تها ، اس لئے ان کو پهلے انهون نے ابوخازم کے پاس بهیجدیا ، چونکه فقه ابي حنیفه کي تکمیل تو طحاوی ابن سماعه کے ایك جلیل القدر شاگرد احمد بن ابي عمران سے کرچکے تهے ، جب دنیاوی علوم ، نیز مواریث فرائض و وصایا کا فن ابو خازم سے حاصل کرکے اب وه مصر لوٹے ، تو محکمه قضاء کے کاتب هونے کي صلاحیت پورے طور پر پیدا هوچکي تهي ، قاضي بکار نے ان کو اپنے پاس نوکر بهي رکهه لیا ، اور جب تك موقعه ملتا رها قاضي بکار سے طحاوی فقهیات سے زیاده حدیث کا علم حاصل کرتے رهے ، اسي لئے جیساکه مین ذهبي کے حواله سے نقل کرچکا هون که قاضي بکار سے زیاده هي نهین بلکه ،، اکثر جدا ''

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

کي شکل مين انہون نے حديثين روايت کي ہين ، اور جہان تك ميرا خيال هے ، حنفي فقہ کے جدلياتي حصہ کي تعبير و تحبير ، تقرير و تاويل مين طحاوی نے جو يد طولي حاصل کيا ــ اس مين زيادہ تر قاضي بكار هي کي صحبت کو دخل هے ، فقہ کے اس حصہ پر غور فكر اور مشق کا موقعہ انکو اسلئے اور زيادہ ميسر آيا کہ اس زمانہ مين مختصر المزني کے مقابلہ مين قاضي بكار اپني "کتاب جليل" کے ساتھہ مصروف تھے ، اور کيا عجب هے کہ اس سلسلہ مين بھي وہ اپنے جوان سکريٹری سے کام ليتے ہون ، طحاوی کے ساتھہ قاضي بكار کي مہربانيون مين ہوسکتا هے ، کہ اس علمي رقابت کو بھي دخل ہو، جو المزني سے انکو تھي ، گويا جيسے المزني نے گرايا تھا ، وہ اسے اٹھانا چاهتے تھے ، يون سمجھئے ، کہ ان دونون عالمون کي اس رقابت نے علامہ طحاوی کا کام بنا ديا ــ دين و علم و دنيا ، تينون چيزين انہين حاصل ہوگئين ،

ليکن افسوس يکايك عباسي حکومت مين ايك سياسي فتنہ کھڑا ہوا ، جسکي داستان طويل هے ، خلاصہ يہہ هے کہ عباسي حکومت کا خليفہ اب معتمد تھا ، اور اپنے بھائي موفق کو اسنے ولي عہد باضابطہ تسليم کرليا تھا ، ليکن موفق پر حرص کا غلبہ ہوا ، اور معتمد کي زندگي هي مين وہ تخت خلافت پر قبضہ کي کوشش کرنے لگا ، معتمد نے تمام امراء دولت سے اس سلسلہ مين امداد طلب کي ، مصر کا حاکم احمد بن طولون جو قاضي بكار اور انکے علم و فضل کا سب سے بڑا قدرشناس تھا ، معتمد کی امداد کو کھڑا ہوگيا ، موفق اس بنياد پر ابن طولون سے بگڑ گيا ، معتمد کو موفق شاہ شطرنج بنا چکا تھا ، حکومت کے وسائل پر اسکا قبضہ تھا ، اسنے ابن طولون کي معزولي کا فرمان بھيجديا ، اور ممالك محروسہ مين اس پر لعنت کرنے کا حکم ديا ــ ابن طولون کے غصہ کي کوئي حد نہ رهي فوج ليکر مصر سے بغداد کي طرف چل پڑا ، قاضي بكار بھي ساتھہ تھے ، دمشق مين ابن طولون کو معتمد کا فرمان ملا کہ موفق کو ولي عہدی سے هم نے معزول کرديا ، اسي وقت ابن طولون نے تمام امراء

CamScanner المسوحة ضوئيا بـ
toobaa-elibrary.blogspot.com

واعیان قضاۃ و مشائخ جو وھان موجود تھے سب کو خلیفہ کے حکم کی تعمیل کرنے کے لئے کہا ، کہاجاتا ھے کہ سبھون نے تعمیل کی لیکن قاضی بکار نے خلیفہ کو " الناکث " عہد شکن قرار دیا ، یہہ خبر ابن طولون کو پھونچی ، قاضی کی طلبی ھوئی ، امتحاناً اس نے موفق پر لعنت کرنے کا قاضی سے مطالبہ کیا ، انھون نے انکارکردیا ، دونون مین توتو مین مین ھوئی ، تااین کہ ابن طولون غصہ سے بھوت ھوگیا ، اور قاضی بکار کا سارا وقار اسکے دل سے نکل گیا پھر ابن طولون نے قاضی بکار کے ساتھہ جو ناگفتہ بہ سلوک کئے ، اسکے ذکر سے رونگٹے کھڑے ھوتے ھین ، کہاجاتا ھے کہ قاضی بکار کے بدن سے کپڑے پھڑواکر اسنے اتروالئے ، صرف پائجامہ اور موزہ کے ساتھہ قاضی صاحب ننگے بدن زمین پر لٹائے گئے ، اور انکی دونون ٹانگون کو لمبی کراکے آھنی عصا سے ابن طولون نے مسلسل مارنے کا حکم دیا ، ایک آدمی انکی ٹانگین پکڑے ھوئے تھا ، اور مسلسل مار پڑرھی تھی ، قاضی بکار باون سمیٹ بھی نہین سکتے تھے ، بیان کیاجاتا ھے کہ اس حال مین بھی اس بلند فطرت قاضی کی منھہ سے " اوہ " سے زیادہ کوئی آواز نہین نکلتی تھی ، اور اسی عریان حال مین انکو جیل خانہ پھونچادیا گیا ، جہان وہ آخر عمر تک رھے ، ابن طولون کی وفات[1] کے چالیس دن بعد قاضی صاحب کا بھی انتقال ھوگیا ،

ظاھر ھے ، کہ اس انقلاب نے ، ع

شد آن مرغ کو خایہ زرین نہاد ،، ،، زمانہ دیگرگون آئین نہاد

نہ وہ ولایت قضاء رھی ، نہ قاضی بکار کے سکریٹری اور کاتبین ، سب الگ الگ ھوگئے ، نہ

---

[1] کہتے ھین کہ ابن طولون جب مرض الموت مین مبتلا ھوا ، تو قاضی سے معافی کے لئے آدمی بھیجا ، انھون نے کہلا بھیجا ، مین پیر رفتہ ازکار اور تو بیمار خستہ و نفزار ، اور ھم دونون کی ملاقات کا دن قریب ھے ، ھمارے اور تمھارے درمیان صرف حق تعالیٰ پردہ ڈالے ھوئے ھین ، جب ابن طولون مرگیا قاضی کو خبر دی گئی ، بولے ،، مسکین مرگیا ،، ١٢

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

خود طحاوی کا بیان ہے ، کہ قاضي کے ایك ایك ملنے والے الگ ہوگئے ، بلکه ابن طولون کے اس اعلان پر کہ قاضي بکار پر جس کا جو کچھه مطالبه ہو، پیش کرے ، طحاوی کہتے ہین ، کہ دنیا جھوٹے دعوی لیکر ٹوٹ پڑی ، اپني آنکھه دیکھي عبرت کا ایك واقعہ طحاوی ھي نے نقل کیا ھے ، کہ ایك نوعمر لڑکا عامر نامي جسے قاضي صاحب نے پالا تھا وہ بھي مدعیون مین شریك ہوکر ابن طولون کے سامنے حاضر ہوا ، قاضي صاحب کو ابن طولون جواب کے لئے دربار مین بلاتا تھا ، اور اپنے سامنے کھڑے ہوکر جواب پوچھتا تھا ، قاضي کي نظر جب اس پرورده لڑکے پر پڑی تو بے اختیار ہوگئے ، بولے عامر تم یہان کیسے ، عامر نے کہا ، تو نے مال برباد کیا اور آج پوچھتا ہے ، یہان کیسے ، طحاوی کا بیان ہے کہ قاضي کي زبان سے بے ساختہ یہه الفاظ نکل پڑے " اگر تو جھوٹ بولتا ھے توخدا تیری عقل سے تجھے نفع نہ پہونچائے " خود امام طحاوی نے اسکے بعد دیکھا کہ وہ لڑکا مصر کي گلیون مین دیوانہ وار مارا پھرتا ہے ، لوگون پر ڈھیلے پتھر چلاتا ہے ، منہه سے ہمیشہ لعاب بہتا رہتا تھا ، جدھر نکل جاتا ، لوگ پکار اٹھتے ، " ھذہ دعوۃ بکار " امام طحاوی نے یہه بھي لکھا ہے ، کہ

﴿ ما تعرض له احد فافلح ﴾

طحاوی کے یہه سارے بیانات بھي اسکي تائید کرتے ہین کہ قاضي بکار سے ان کا خاص تعلق تھا ، اپنے سرپرست و محسن کے اس حال کو دیکھکر ان کا دل روتا تھا ، اور خدا کي شان دیکھئیے کہ بلندی کہ بلندی کہ بلکہ طحاوی کو یہه پستي اپنے مامون المزني کي زندگي ھي مین دیکھني پڑی ، کیونکہ قاضي بکار کے ابتلاء کے سات سال بعد المزني نے وفات پائي ،

﴿ و تلك الایام نداولها بین الناس ﴾

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس عرصہ مین علامہ طحاوی نے جو کچھه کمایا کچایا تھا ، سب ختم ہوگیا ، یا ہوسکتا ہے ، کہ اینہم بجہ شتر است کے قاعدہ سے ان پر بھي مصیبت آتي ہو

CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور جو کچھ اثاثہ تھا، ابن طولون نے چھین لیا ہو، کیونکہ اس فتنہ کے بعد مورخین طحاوی کا حال جو بیان کرتے ہیں، اس سے تو یہ ہی معلوم ہوتا ہے کہ پھر انتہائی فقر و تنگدستی کے شکار ہوئے، اور ان کی وہی "صعلوکیت" پھر واپس ہوگئی اور مصیبت بالائے مصیبت یہ ہوئی کہ جب تک ابن طولون جیتا رہا، قاضی بکار کی نیابت[1] میں قضاء کا کام محمد بن شاذان جوہری سے لیتا رہا، لیکن جیسا کہ عرض کرچکا ہوں کہ ابن طولون کا قاضی بکار سے چالیس دن پہلے انتقال ہوچکا تھا، اور ابن طولون کے پاس اس کا بیٹا ابوالجیش خمارویہ گو اس کے بعد مصر کا والی ہوا، لیکن ایسے سیاسی حالات پیش آئے، کہ ایک مدت تک کسی قاضی کا تقرر ہی مصر کے عہدہ قضاء پر نہ ہوسکا، ابن زولاق کا بیان ہے کہ

کان بین موت بکار و ولایته فترة بقیت فیها
مصر بغیر قاض سبع سنین ملحقات کندی ص ٥١٥

اور میرے خیال میں بھی یہ چیز طحاوی کی پریشانی کا باعث ہوئی جب تک ابن طولون زندہ رہا ظاہر ہے کہ اس وقت تک ان کو حکومت میں کیا عہدہ مل سکتا تھا، بلکہ زیادہ قرینہ یہی ہے کہ گیہوں کے ساتھ گھن کو بھی پسنا پڑا ہوگا، اور جب ابن طولون مرگیا، تو سات سال تک کوئی قاضی ہی مقرر نہ ہوسکا۔ طحاوی نے جو علم سیکھا تھا معاشی حیثیت سے وہ اگر نفع بخش ہوسکتا تھا تو قضاء ہی کے محکمہ میں، اور بیچارے کو دنیا کا کوئی پیشہ ہی کون سا آتا تھا، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان دنوں میں امام طحاوی کو سخت مالی پریشانیاں اٹھانی پڑیں، اسلئے عموماً اس زمانہ کی تنگدستیوں کا حال مورخین خلاف دستور اپنی کتابوں میں بیان کرتے ہیں،

لیکن خدا خدا کرکے "عسر" کے یہ دن پورے ہوئے، اور سات سال بعد جب خمارویہ ابن احمد بن طولون نے قاضی محمد بن عبدہ بن حرب کا تقرر کیا، تو خدا نے امام

---

[1] نیابت کی ضرورت اسلئے پیش آئی کہ قاضی بکار کا تقرر خود بارگاہ خلافت سے ہوا تھا، اور ابن طولون جو مصر کا گورنر تھا، اس کو موقوف کرنے کا اختیار نہ تھا۔

CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ
toobaa-elibrary.blogspot.com

طحاوی کے دن پھر آئے ، محمد بن عبدہ امام ابوحنفہ ھي کے مکتب خیال کے اسلامی قانون کے سلسلہ مین پیرو تھے ، اور یون بھي امام طحاوی جن کو گویا قاضي بکار نے خاص قضاء کي سکریٹری شپ کے لئے تیار کیا تھا ، ان سے بہتر آدمي محمد بن عبدہ کو کون ملتا ، ابن خلکان کا بیان ھے ،

فاستکتبه ابو عبیدالله محمد بن عبده القاضي
ص ١٩

یہ ھي نہین کہ "عسر" کے بعد "طحاوی" کو صرف ایک ملازمت ھي کی راہ سے "یسر" حاصل ھوا ، بلکہ محمد بن عبدہ چونکہ ان لوگون مین تھے ، جن کي سخاوت و جود کي داستان ابتک مورخین مزے لے لیکر بیان کرتے ھین ، ان کي "فقہ" اور "حدیث" کے حلقون مین جو آکر شرکت کرتے تھے سب کو تو قاضي کھانا کھلاتے ھي تھے ، لیکن اسکے سوا ھر عید مین فسطاط (عاصمہ مصر) جیسے عذار شہر کے قاضي صاحب کي طرف سے اتني بڑی دعوت ھوتي تھي کہ

فلا یتاخر عنه احد من وجوه البلد من فقیه و متفقه و شاهد و صاحب حدیث و وجوه الکتاب و القواو و التجار ص ٥١٦

جود و سخا کا یہہ حال ثروت و دولت کي یہہ کیفیت کہ علاوہ حشم کے جسکي کہا جاتا ھے کہ مابین خصي و فحل ، ان کے پاس سو سو غلام تھے ، صرف مصر مین

بني دارا عظیمة کان یدعي انه صرف علیها ماته الف دینار

حافظ بن حجر وغیرہ کے حوالہ سے اسي مکان کے مصارف کا ایک اور حساب کتابون مین دیا ھے ، اسکے لحاظ سے تو لوگون کا تخمینہ ھے کہ

فیکون مصروفها ضعف ما ذکر ملحقات ص ٥١٦

اور یون تو محمد بن عبدہ نے پہلے امام طحاوی کو ان کي قابلیت کي بنیاد پر نوکر رکھا تھا ،

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

لیکن جون جون دونون مین تعلقات وسیع ہوئے اور قاضي پر امام کے جوہر کھلنے لگے ، پھر تو وہ ان کا عاشق زار ہوگیا ، ہر طریقہ سے قاضي کي بھي کوشش ہوتي تھي ، کہ اس پریشان معاش ، پراگندہ عالم کي جہان تک امداد ممکن ہو اس مین کمي نہ آني چاہئیے اسلئیے تنخواہ وغیرہ کي راہ سے جو کچھہ دلاتے تھے وہ تو بجائیے خود تھا ، یون بھي جو موقعہ ہاتھہ آیا نفع پہونچانے مین کمي نہین کرتے تھے ، کھتے ہین کہ ابن طولون کے بیٹے خمارویہ والي مصر کے گھر مین کسي کا عقد تھا ، قاضي محمد بن عبدہ بھي اپنے سکریٹری ابوجعفر طحاوي کے ساتھہ اس محفل مین شریک تھے بلکہ عقد خواني کا کام طحاوي ہي کے ذریعہ انجام دلایا ، نکاح کے رسوم جب ختم ہوگئے ، تو اندر سے خادم سر پر صینة (سیني) لئیے ہوئے سامنے آیا ، سیني مین طلائي دینار اور عطر کي شیشیان تھین ، آکر آواز دی " کم القاضي " یعني قاضي کي آستین بھرنے کے لئیے بھیجا گیا ہے ، قاضي محمد بن عبدہ نے آواز دی " کم ابي جعفر " یعني میری آستین نہین ابوجعفر طحاوی کي آستین بھری جائیے ، خیر یہہ تو اپنا حصہ تھا جو قاضي صاحب نے ابوجعفر کو ہبہ کیا ، اسکے بعد اور دس سینیان وہي سو سو اشرفیان اور عطر کي شیشیون کي ، محکمہ قضاء کے " شہود " کے لئیے آئین ، قاضي صاحب کو اختیار تھا کہ اس مین سے جسے چاہین عطا کرین ، راوی کا بیان ہے کہ ہر سیني کے پیش ہونے پر " کم ابي جعفر " ہي کي ندا قاضي صاحب کي طرف سے آتي رہي ، اور امام طحاوی ہي کي آستین بھرتي رہي ، آخر مین خود امام طحاوی کے نام کي سیني بھي آئي ، وہ تو کم ابي جعفر کي تھي ہي ، نتیجہ یہہ ہوا کہ

فانصرف یومئذ بالف دینار و مائتي دینار
سوی الطیب (ملحقات کندی ص ٥١)

غالبا قاضي محمد بن عبدہ کے بھي دینے دلانے ، بخشش وعطا کے واقعات ہین کہ جنکو ابن خلکان حافظ ابن حجر ، سبھون نے ان الفاظ مین ذکر کیا ہے

واستکتب ابن عبدہ ابا جعفر الطحاوی و اغناہ ص ٥١٦

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

گویاایک "عسر" کے ساتھہ دو "یسر" هین ، اس آیت کي عملي تفسیر امام طحاوی اپني زندگي مین پارهے تھے ،

اورخود قاضي هي نهین بلکه خمارویه ابن طولون کا بیٹا جو اب ارض فرعون کا وارث و مالك تھا ، وہ بھي امام طحاوی پر کم مهربان نه تھا ، بیان کیاجاتا هے که اسکي مهربانی کے حاصل کرنے مین امام طحاوی کي ایك حکمت عملي کو بھي دخل تھا ، قصه یهه هے که کسي مقدمه مین خمارویه کي طرف سے محکمه قضاء مین چند لوگون کي گواهیان گذرنے والي تھین ، جن مین منجمله اورگواهون کے امام ابوجعفر طحاوی بھی تھے ، اور بیچارے گواه سیدھے سادھے تھے ، شهادت نامه پر دستخط کرتے هوئے سبھون نے یهه عبارت جومروج تھي درج کي ۔ا

اشهد ني الامیر ابوالجیش خمارویه بن احمد بن
طولون مولي امیر المومنین علي نفسه

لیکن جب امام طحاوی دستخط فرمانے لگے تو بجائے اسکے یهه لکھا که

شهدت علي اقرار الامیر ابي الجیش بن احمد بن
طولون مولي امیر المومنین اطال الله بقائه وادام
عزه واعلاه

دستخط کي اس عبارت پر جب خمارویه کي نظر پڑی تو چونکا اور قاضي محمد بن عبده سے پوچھا "من هذا" (یهه کون هین) قاضي نے کہا کاتبي (میرا سکریٹری هے) خمارویه نے اس زمانه کے دستور کے حساب سے که عموما لوگ کنیت هي سے مشهور هوتے تھے ، پوچھا ابو من (کن کے باپ) یعني انکي کنیت کیا هے ، قاضي نے کہا که ابوجعفر ، یهه سنکر امام طحاوی کي طرف رخ کرکے خمارویه نے کہا

وانت یا ابا جعفر فاطال الله بقاءك وادام
عزك واعلاك (ملحقات)

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

اور یہہ ترکیب جہان تک میرا خیال ہے ، امام نے خمارویہ کی نفسیت کا اندازہ کرکے لکھا تھا ، اسکی حالت یہہ تھی کہ محمد بن عبدہ کے بعد ابوزرعہ نامی قاضی مصر جو ہوئے ، مورخین نے لکھا ہے ، کہ جب مصر وہ تلاش روزگار مین پہونچے تو بجائے کسی دوسری جگہ کے سیدھے وہ ابن طولون یعنی خمارویہ والی مصر کے والد کے مقبرہ مین پہونچے اور یبکی ویقرء روتے تھے اور قران مجید پڑھتے تھے ،

یہہ خبر لوگون نے خمارویہ تک پہونچائی کہ ایک عالم باہر سے آیا ہوا ہے ، اور اس حال مین ہے ، باپ کے ساتھہ کسی عالم کی یہہ عقیدت خمارویہ کو پسند آئی ، باریابی کا حکم دیا ، ابوزرعہ اپنے ساتھہ ایک روٹی بھی لے گئے تھے اور خمارویہ کو یہہ کہتے ہوئے روٹی کا تحفہ پیش کیا کہ

ختمت علیہ عشر ختمات و ختمت علیہ عشرت آلاف " قل ھواللہ احد "

بیچارہ خمارویہ خوش عقیدہ آدمی تھا

فقبلہ منہ و تبرک بہ

اس سے اندازہ ہوسکتا ہے ، کہ خمارویہ کی طبیعت کا کیا انداز تھا ، امام طحاوی نے اس دن " اطال اللہ بقاءہ وادام عزہ واعلاہ " کے دعائی فقرہ بڑھاکر خمارویہ پر اچھا اثر قایم کرلیا۔ پھر کیا تھا قاضی شہر کی وہ عنایتین ، اور والی ملک کی یہہ مہربانیات ، اسکے بعد جو کچھہ بھی امام طحاوی کے غنا و فراغبالی کے متعلق کہا جائے ، کہا جا سکتا ہے خصوصاً جب ہمین یہہ بھی معلوم ہے کہ ایک مدت تک خمارویہ قاضی محمد بن عبدہ کا انتہائی عقیدتمند تھا ، انہون نے ایک دفعہ ایک بڑی شدید فوجی شورش کو اپنی تدبیر اور بہادری سے دبادیا تھا ، جس مین خمارویہ کو اپنی جان تک کا خطرہ تھا ، فوج خلاف ہوگئی تھی ، لیکن کہا جاتا ہے کہ قاضی خود فوج مین پہونچ گئے ، ایک تو انکے علم و فن کا لوگون پر یون ہی اثر کیا کم تھا ، لیکن تقریر کرتے ہوئے حوض مین قاضی کی زبان سے یہہ

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

الفاظ نکل پڑے ، کہ

انا اشد السیف والمنطقه فاحمل عن الامیر ؎

تو فوج پر سناٹا چھا گیا ، اور پھر کسی مین مجال دم زدن نہ رہا ،

فشکر له الامیر ذالك ؎ امیر قاضی کا بہت ممنون ہوا ،

اس واقعہ کے بعد محمد بن عبدہ کا رسوخ حکومت مین اتنا بڑھ گیا کہ گویا وہی مصر کے وال[ی]
تھے ، اور اسکی وجہ سے انکے دنیاوی مشاغل بظاہر اتنے بڑھ گئے ، کہ قضاء کے معاملا[ت]
مین مسئلہ مسائل اور قانونی دفعات کے متعلق بجائے خود غور و فکر ، مطالعہ و تجس[س]
کرنے کے انکو بالکل طحاوی کے سپرد کردیا ، لوگون کا بیان ہے کہ مجلس قضاء مین جس
وقت قاضی صاحب فیصلہ کے لئے بیٹھتے اور بازو مین امام طحاوی بحیثیت سکرٹری کے بیٹھ[تے]
مقدمہ پیش ہوتا ، قاضی صاحب تو خاموش رہتے ، اور ان کی طرف سے منسوب کرتے
ہوئے امام طحاوی یون فیصلے صادر کرتے

من مذهب القاضي ايده الله كذا ؎ یعنی اس مقدمہ مین قاضی صاحب (ایدہ اللہ)
ومن مذهب القاضي كذا ؎ کا یہ خیال ہے ، قاضی صاحب کا وہ خیال ہے ،

حافظ ابن حجر وغیرہ کے حوالہ سے ملحقات کندی مین منقول ہے کہ امام طحاوی کا یہ
طرز عمل اسلئے تھا کہ

حاملا عنه المؤنة وملقنا له ؎ اور قاضی کا بار اپنے اوپر لیتے تھے ، اور مسائل انکو بتاتے تھے ،

افیسر اور عہدہ دارون کو جو اپنے کسی ماتحت پر اتنا اعتماد ہوجاتا ہے ، تو عموماً ایسے
موقعہ پر اگر ماتحت سے کچھ ،، خود بینی ،، اور اپنی قابلیت پر کچھ ناز کے آثار کا
ظہور ہو تو اس مین تعجب نہ ہونا چاہئے ، کہتے ہین کہ ،، مذهب القاضي ايده الله
کے

فاكثر من ذالك فاحس القاضي منه بعض تيه ؎

باوجود اسقدر ماننے اور چاہنے کے قاضی صاحب کی علمی فضیلت و رفعت پر اس سے چو[ٹ]

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

بڑی ، خدا جانے واقعہ تھا بھی یا نہیں ، لیکن قاضی کو بھی محسوس ہوا ، محسوس ہوتا تھا ، کہ چہرہ بدل گیا اور طحاوی کو مخاطب کرکے کہنے لگے

ما هذا الذی انت فیه والله لو ارسلت
بقصیبة فنصب في حارتك لترین الناس
یقولون هذا قصیبة القاضي

مطلب یہ تھا کہ تمہین اپنے متعلق غلط فہمی مین مبتلا نہ ہونا چاہئے ، تم تو خیر آدمی ہو ، عالم ہو ، اگر مین تمہارے محلہ مین کسی بانس کو بھی جاکر گاڑ دون ، تو ساری دنیا اس وقت سے اسکو قاضی کا بانس ، قاضی کا بانس ، کہنے لگے گی ، اسکی شہرت وعظمت قایم ہوجائیگی ، آپ کی سربلندی عزت و وجاہت میری وجہ سے ہے ، نہ کہ اس علم و فضل کا نتیجہ ہے جسپر کچھہ آپ اترانے لگے ہین ، آخر اسی علم و فضل کے ساتھہ اس شہر مین تم پہلے بھی تو تھے ، پھر دنیا کا تمہارے ساتھہ کیا سلوک تھا ، آخر مین بوڑھنے قاضی نے امام طحاوی کو سمجھاتے ہوئے نرم لہجہ مین کہا

فاخذر یا ابا جعفر (ملحقات ص ۵۱۶) ذرا بچتے رہنا میان ابوجعفر

بیچارے نوکر تھے ، چپ ہوگئے ، ورنہ سچ یہہ ہے ، کہ قاضی محمد بن عبدہ یون اپنے جود و کرم مین کچھہ ہی ہون ، مگر علمی لحاظ سے انکو امام طحاوی سے کوئی نسبت نہ تھی ، اگرچہ وہ اپنے کو بڑے بڑے محدثین حتی کہ علی بن مدینی جیسے آئمہ حدیث کا شاگرد بتاتے تھے ، لیکن اس زمانہ مین سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانباز خدا مون کی جو مخلص جماعت اس قسم کے لوگون کی ٹوہ مین لگی رہتی تھی ، اس مین اسی زمانہ مین انکا سارا چٹھہ کھول کر رکھدیا تھا ، رجال کی مشہور کتاب ،، الکامل ،، کے مصنف علامہ ابن عدی نے تو خود اپنا تجربہ انکے متعلق بیان کیا ہے ، کہ اس شخص سے مین نے موصل اور بغداد مین حدیثین سنی تھین ، اسی زمانہ مین دعوی کردیا کہ بکر بن عیسی محدث کے بھی وہ براہ راست شاگرد ہین ، ابن عدی کہتے ہین کہ میرے سامنے اس

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

شخص نے یہہ دعوی کیا حالانکہ مین جانتا تھا کہ بکر کی وفات اس شخص کی پیدائش سے

تین سال پہلے ہوچکی تھی ، ابن عدی ھی کا یہہ بیان ہے کہ حدیث کی جو کتابین اس

شخص کے پاس تھین مین نے انکو بھی دیکھا تھا

کانت کتبه اللتي يتحدث بها محكوكة الظهر ﴿

کتاب کی ،، پشت ،، سے ان لوگون کا نام چھیل دیتے تھے ، جنکی وہ اصل روایت ہوتی تھی

بڑی دلیل ،، سرقہ ،، کی انکے یہہ تھی ، کہ

حدث باحاديث انفرد بها الحفاظ الا جلاد ﴿
يعني فسرقها منهم (ص ٥١٥ ملحقات صـ ١١٦ رفع الاصر ﴿

احتیاج

بہرحال وہی بات کہ (آن کہ شیران را کند روبہ مزاج — احتیاج است احتیاج است

جاہل افسرون کی ماتحتی مین تقدیر جب کسی علم و فضل والی ہستیون کو کام کرنے پر مجبور

کرتی ہے تو خون گھونٹنے پر آدمی کو مجبور ہونا ہی پڑتا ہے ، مگر اس کے باوجود قدرت کو جو کچھ

منظور ہوتا ہے ، وہ ہوکر ہی رہتا ہے ، محمد بن عبدہ قاضی کے زمانہ تک امام طحاوی کی

بڑے آرام سے گذری ، تقریبا یہہ چھہ سال کی مدت تھی ، کہ اچانک پھر ارض فرعون مین

بھونچال ہوگیا ، خمارویہ احمد بن طولون کا بیٹا جو قاضی محمد بن عبدہ اور انکے سکریٹری

کا قدر شناس تھا ، اپنے غلامون کے ہاتھون سے دمشق مین مارا گیا ، دمشق سے لاش مصر آئی

قاضی محمد بن عبدہ کو بہت رنج پہونچا ، خمارویہ کے جنازہ کی نماز قاضی ہی نے

پڑھی ، لوگون نے خمارویہ کے بیٹے جیش نامی کو امیر منتخب کیا ، اور قاضی بھی قاضی محمد

بن عبدہ ہی رہے ، لیکن یہہ حالت کل نو مہینہ دس دن تک باقی رہی ، جیش کو بھی

اس کے غلامون نے قتل کیا اور اسکے بھائی ہارون بن خمارویہ کے ہاتھہ پر لوگون نے بیعت

کی ، قاضی محمد بن عبدہ بھی حال دیکھنے کے لئے باہر نکلے ، ہارون کا نائب السلطنت

ایک شخص محمد بن اَبّا تھا ، اسنے جیش کہ زمانہ کے لوگون کو مجرم قرار دیا ، قاضی

محمد بن عبدہ تو گھر کا دروازہ بند کرکے گوشہ گیر ہوگئے ، باہر نکلنا پھرنا بالکلیہ ترک

toobaa-elibrary.blogspot.com
CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ

کردیا ، بڑے آدمی تھے ، انکی شمارہ نشی ہو غنیمت شمار کی گئی ، لیکن جن ماتحتون پر مصیبت آئي انھی مین ہمارے امام طحاوی بھی تھے ، مورخین لکھتے ھین کہ محمد بن ابا[1] نے قاضي محمد بن عبدہ کے ساتھیون کے ساتھہ

ضیق علیھم و اعتقل الطحاوی و طالبہ
بحساب الا وقاف (ملحقات کندی ص ۵۱۷)

افسوس کہ امام طحاوی کي زندگي کا یہہ ایسا اہم واقعہ ھے لیکن عام تاریخون مین اسکا ذکر ھي نہین ، ضمني طور پر یہہ دو لفظ تلاش کے سلسلہ مین مجھے مل گئے ، لیکن یہہ سوال کہ علم کا یہہ یوسف زندان مصر مین کتنے دن رہا اور اس پر کیا کیا گذری ، اسکا کچھہ پتہ نہین ، حتي کہ یہہ بھي معلوم نہین کہ قید کي مدت کیا تھی ، بظاہر یہہ ھي معلوم ھوتا ھے کہ ،، اوقاف ،، جنکے حساب و کتاب کي صفائي کا ان سے مطالبہ کیاگیاتھا ، صفائي پیش کردی گئی ، اور ان کو جیل سے نجات ملي کیونکہ اگر ھارون ابن خمارویہ کي پوری مدت حکومت جو تقریبا آٹھہ سال کے قریب ھے ، اگر وہ جیل مین رھجاتے تو یقیناً اسکا ذکر ذرا تفصیل سے مورخین کرتے ، معلوم یہہ ھي ھوتا ھے ، کہ اعتقال کي مدت تھوڑی تھي اسلئے عام طور پر اس کو اھمیت نہ دی گئی ،

جیسا کہ مین نے کہا کہ ھارون بن خمارویہ جسکے دور حکومت مین طحاوی اور انکے قاضي کي برطرفي عمل مین آئي ، اس شخص کی حکومت آٹھہ سال کے قریب رھي ، حکومت کے اس دور مین قاضي محمد بن عبدہ کے متوسلین کا زندہ سلامت رہ جانا ھي غنیمت تھا ، چہ جائیکہ انکو حکومت نے پھر کسي قسم کي نوکری کیا مل سکتي تھي ، اورشاید امام ابوجعفر طحاوی پر کوئي سخت زمانہ پھر واپس آجاتا ، لیکن ایک محمد بن عبدہ کي کتابت

[1] رفع الاصر کے حوالہ سے ملحقات الکندی مین یہہ عبارت درج ھے
،، و استتر ابوعبید اللہ (محمد بن عبدہ) عشر سنین رضي عنہ الامیر وغیرہ بذ الك فلم یطالبوہ ولا سالوا عنہ ،،

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

بلکه نیابت کے زمانه مین طحاوی نے بهت کچهه کمالیا تها ، ممکن هے که اس عرصه مین انهون نے کچهه جائداد بهی حاصل کرلی هو ، جیساکه اس زمانه کا دستور تها ، نیز ایک بڑا احسان امام طحاوی پر قاضی محمد بن عبده نے اپنے قضاء هی کے زمانه مین یهه کردیا تهاکه امام طحاوی کی موروثی جائداد جس پر ان کے چچا قابض تهے ، اورغالباً اسی وجه سے بیچارے کی مدت تک وه حالت رهی ، جس پر ایک گونه طنز کرتے هوئے قاضی ابن خلکان شافعی نے ان پر "صعلوکاً" کا فقره چُست کیا تها ، بهرحال حافظ بن حجر وغیره کی روایت هے که

اراد الطحاوی ان یقاسم عمه فی ربع کان
بینهم فحکم القاضی بالقسم

فیصله لکهکر قاضی صاحبؒ امام طحاوی کے حواله کیا اورکها

تستعین بهٖ علی ذالك (رفع الاصر وغیره ص ٥١٧ از ملحقات)

اورخداکی مهربانی تهی که قبل ان سیاسی اختلالات کے جوآنے والے تهے انکو ایک جائداد هاتهه لگ گئی ، ایسا معلوم هوتاتهاکه محمد بن آبا (هارون بن خمارویه) کے نائب کے هاتهه سے انکونجات ملی ، توجوکچهه ایام ملازمت کا کمایاکچایا باقی رهگیا ، وه اوراسی جائداد سے انکی اوقات بسری هوتی رهی ، اورجهان تك میرے معلومات کا تعلق هے ، که اس حادثه کے بعد (اف لکم و لما تعبدون) فرماتے رهے ، اس عجوزه هزار داماد (حکومت سے) انهون نے پهر ملازمت کے تعلقات کبهی نهین پیداکئے ، حالانکه اسکے مواقع انکو ملتے رهے ، سب سے پهلا موقعه تویه هی ملا که هارون بن خمارویه جب ماراگیا ، اور بغداد سے خلیفه المکتفی بالله کی طرف سے محمد بن سلیمان کاتب اسکی سرکوبی کے لئے جو بهیجا گیاتها ، وه مصرپر آکر قابض هوگیا ، مگر اسکی کتاب تواس نے پهر همارے امام طحاوی کے قاضی یعنی محمد بن عبده کا ولایت قضاء پر تقررکیا ، مگراس وقت انکے ساتهه امام طحاوی نظر نهین آتے ، اگرچه تهوڑے دنون کے بعد محمد بن سلیمان کاتب جب بغداد واپس هونے لگا ، تو مصرکے بهت سے ارباب فضل وجاه کو جهان وه اپنے ساتهه عراق واپس لے گیا ، ان مین محمد بن عبده بهی تهے ، اوراسی لئے عراق هی مین انکی وفات هوئی ،

CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ
toobaa-elibrary.blogspot.com

البتہ محمد بن سلیمان الکاتب نے مصر سے روانہ ہوتے ہوئے ، جہاں یہہ کیا کہ ابن طولون کی نسل کے ایک ایک آدمی طولونیون کے عہد کے امرا اور فوجی سپاہ سالارون کو چن چن کر اس نے مصر سے باہر کیا جیساکہ الکندی نے لکھا ہے ، اور بڑے دردناک لہجہ مین لکھا ہے کہ

ثم اخرج ولد احمد بن طولون و کانوا عشرون انسانا ... و اخرج منها قواد بني طولون و مواليهم وقتا بعد وقت فلم يبق بمصر منهم احد يذكر فخلت منهم الديار و عفت منهم الاقار و تعطلت منهم المنازل و حل الذل بعد العز و التطريد و التشريد بعد احتماع الشمل و نضره الملك ومساعدة الايام ص ۲۴۸

مصر کی انقلابی تاریخ کا یہہ نادرہ روزگار واقعہ ہے احمد بن محمد الجیشی نے اس سلسلہ مین جو قصیدہ لکھا تھا اسکا ایک شعر ہے ،

فاصبحوا لاترى الامساكنهم ،، ،، كانها من زمانی غابر ذهبا

آج بھی صدیون کے بعد طولونی آثار مصر مین بکثرت موجود ہین ، جامع ابن طولون تو تاریخی عمارت ہے ،

خیر محمد بن سلیمان نے اسی سلسلہ مین چلتے ہوئے یہان کا قاضی علی بن الحسین بن حرب کو مقرر کیا ، عام طور پر لوگ انکو قاضی حربویہ کہتے تھے ، ان کا بھی شمار عجائب القضاۃ مین تھا ، مصر کے مشہور محدث مورخ ابن یونس نے سچ لکھا ہے

كان شيئا عجيبا مارئيناقبله ولا بعده مثله

علم و فضل مین جتنے غیر معمولی تھے اس سے زیادہ عادات و اطور مین غرابت تھی ، مصر مین رہے ، نیل کے پل پر سے گذرے ، لیکن صرف پانی کی آواز سنی پانی نہین دیکھا ، کھاتے ہاتھہ دھوتے وضو کرتے انکو کسی نے نہین دیکھا

حالانکہ شافعی المذہب تھے ، امام شافعی کے بغدادی شاگرد ابوثور کی فقہ کے ابتدا مین پابند تھے ، اور اسکے مطابق فیصلہ کرتے تھے ، لیکن بعد کو خود اجتہاد کرنے لگے ،

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

یه هي قاضي علي بن الحسین هین ، جن سے اور امام طحاوی سے تقلید کے متعلق "لا یتقلد الاعصبي اوغبي " کا فقره مشهور هوا ، اور اِس سے معلوم هوتا هے ، که امام طحاوی اور قاضي علي بن الحسین مین اچهے مراسم تهے ، لیکن باوجود اسکے امام طحاوی نے ان کے زمانه مین کوئي نوکری نهین کي ، هان ابن خلکان نے ایك واقعه کا ذکر طحاوی کے ترجمه مین کیا هے ' لیکن وه ملازمت نهین بلکه اور چیز هے ، ابن خلکان نے تومختصر لکها هے ، میرے نزد یك تفصیل اسکي یهه هے که معاشي فراغبالي کا جب قاضي محمد بن عبده کے زمانه مین خدا نے انکے نظم کردیا ، اور حکومتي کاروبار سے یهه الگ تهلك هوگئے ، تو بالکلیه تصنیف و تالیف ، درس و تدریس مین یهه مستغرق هوگئے ، ابتك مصر پر انکي علمي حالت جیسي که چاهئے نهین کهلي تهي ، اورحکومت کے تعلقات نے اس پر پرده ڈال رکها تها ، اب جب ان کو آزادی میسر آئي ، تو بهت جلد ملك کے هر طبقه مین انکي علمي عظمت قایم هوگئي ، ظاهر هے که ایسي شخصیتون کا محسود هوجانا ایك قدرتي بات هے ، اس وقت تویهه آزاد تهے ، لیکن اسي زمانه مین جب قاضي محمد بن عبده کے عهد مین حکومت کي ملازمت کا داغ علم و فضل کے دامن پر لگا هوا تها ، اور ان کي هر خوبي " سرکاری ملازم " کے لفظ کے نیچے دبي هوئي تهي ، ایك حاسد قاضي محمد بن عبده کے اجلاس مین اپنے اس کمینه جذبه کو دبانه سکا ، ذهبي نے لکها هے که طحاوی قاضي محمد بن عبده کے اجلاس مین بیٹهے تهے که " رجل معتبر " قاضي کے اجلاس مین آئے ، اور معلوم نهین کس غرض سے یهه سوال کیا

ایش روی ابوعبیده بن عبد الله عن امه عن ابیه ؟

یهه فن حدیث کا ایك علمي سوال تها ، طحاوی یون هي قضائي سوالات کے جوابات قاضي کے طرف سے دیا کرتے تهے ، یهه تو علمي سوال تها ، برجسته امام طحاوی کهنے لگے

حدثنا بکار بن قطیبه انا احمد نا سفیان عن عبد الاعلي الثعلبي عن ابي عبیدة عن امه عن ابیه ان رسول الله صلي الله علیه وسلم ان الله لیغار للمومن فلیغر ـ وحدثنا به ابراهیم بن داود قال نا سفیان بن وکیع عن ابیه عن سفیان موقوفا

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

" رجل معتبر " امام طحاوی کی اس حاضر جوابی پر دنگ ہوگیا اور گھبراکر

تدری ما تقول ، تدری ماتتکلم به ؟

امام طحاوی کو اس سوال پر ذرا غصہ آگیا اور فرمانے لگے کہ ماالخبر (آخر کیا کہنا چاہتے ہو)

" رجل معتبر " سے بد بایانہ جاسکا ، اور اپنے جذبہ کا اظہار ان لفظون مین کرنے لگا ،

تأتیك العشیة مع الفقهاء في میدانهم وانت

الان في میدان اهل الحدیث وقلما یجمع ذالك

مطلب یہہ تھا کہ میان تم تو " فقہہ " کے میدان کے آدمی ہو ، یہہ دھڑا دھڑ حدثنا

اور اخبرنا جو تم نے شروع کردیا سمجھہ کے بھی کہہ رہے ہو ، یا بے بر کی اڑا رہے ہو ،

عموماً فقہہ وحدیث دونون علوم کے کمالات ایك آدمی مین جمع نہیں ہوتے ،

ظاہر ہے کہ ایك عالم کو بھرے مجمع مین " تدری ما تقول تدری ماتتکلم به " (جوکچھہ

کہہ رہے ہو سمجھتے بھی ہو ، جو بول رہے ہو ، اسے جان بھی رہے ہو ،) بڑا تلخ وتیز

جملہ تھا ، مگر طحاوی سب کے جواب مین صرف یہہ فرماکر خاموش ہوگئے

هذا من فضل الله وانعامه (تذکرة الحفاظ)

خلاصہ یہہ ہے کہ ملازمت کا داغ جس زمانہ مین لوگون کی تسلی کرتا تھا اس وقت تو یارون

یہہ حال تھا ، جب سے الگ ہوکر علم ہی پر وہ ٹوٹ پڑے ، اور اس کے نتائج وثمر

جو ظاہر ہونے لگے ، تو اس نے دلون کے حاسدانہ جذبات مین اور تیزی پیدا کردی ، اور

لوگ ان کا کیا بگاڑ سکتے تھے ، ایك موقعہ حریفون کو مل گیا ، قاضی العمری جو جیل کی

دیوار پھاندکر بھاگے تھے اور کچھہ انکا ذکر پہلے بھی آچکا ہے ، انھی نے ایك نئے دستور کی

بنیاد مصر مین ڈال دی تھی ، یعنی شہر کے ممتاز اور برگزیدہ ، تقوی وطہارت ،

علم وفضل والون کی ایك فہرست تیار کرائی تھی ، غالباً ہر ہر محلہ سے ایسے لوگون کا

انتخاب ہواتھا ، مقصد اسکا یہہ تھا کہ مختلف مقدمات مین ضرورت اسکی ہوتی ہے کہ

مدعی مدعی علیہ اور مقدمہ کے گواہون کے حالات کسی معتبر آدمی سے دریافت کیے جائین ،

CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ
toobaa-elibrary.blogspot.com

نیز اور بھی دوسری ضرورتون مین شناخت کنندگون کی حاجت پڑتی تھی ، یا کسی معاملہ کی تحقیق کے لئے جہان خود قاضی نہ جاسکے ، وہان ان معتبر آدمیون کو بھیج دیا جاتا تھا، تاکہ واقعہ کی صحیح حالت دریافت کرکے محکمہ مین رپورٹ کرین ، اور ان لوگون کا نام " الشہود " رکھا گیا ، العمری کے ترجمہ مین السیوطی نے لکھا ہے

هو اول من دون الشهود (حسن المحاضرہ ص ۸۹)

ابتداء مین تو شاید یہہ چند ان اہمیت کی چیز نہ سمجھی گئی ، لیکن جب ان لوگون کے بیانات پر ہزارون اور لاکھون کے مقدمات کا فیصلہ ہونے لگا، اور ہر ہر بات مین " الشہود " سے مشورہ محکمہ عدالت لینے لگا ، تو پھر بتدریج ان کی اہمیت ملک مین بڑھنے لگی ، تا اینکہ ایک وقت وہ بھی مصر مین آگیا ، کہ جس کا نام " دیوان الشہود " مین نہوتا ، وہ لوگون کی نگاہون مین بے وقعت ہوجاتا تھا ، گویا اسکے معنے یہہ ہوتے تھے ، کہ اپنے محلہ مین بھی اس کو علمی اور دینی امتیاز حاصل نہین ہے ، گویا وہ بیچارہ تھرڈ کلاس کا آدمی شمار ہوتا تھا ،

امام طحاوی کا جب علمی دور دورہ شروع ہوا، توجیسا کہ مین نے عرض کیا ، اب وہ حکومت کے ملازم تو تھے نہین ، جو کسی سازش کے شکار ہوتے ، پس اتنا موقعہ لوگون کے لئے رہ گیا کہ کسی طرح سے " دیوان الشہود " سے اسکا نام نکلوا دیا جائے ، اور اسکی صورت یہہ ہوتی تھی کہ کسی " مقدمہ " مین اظہار کا موقع جب آئے ، تو سارے " الشہود " یا ان کی اکثریت اسپر اتفاق کرلے ، کہ یہہ شخص گواہی کے لائق نہین ہے ، امام بیچارے کے ساتھ بھی یہ ہی ترکیب کی گئی ، ابن خلکان نے لکھا ہے کہ

كان الشهود يتعسفون عليه

اور اس " تعسف " اور ہٹ دھرمی " زیادتی " کی وجہ خود قاضی ابن خلکان باوجودیکہ طحاوی سے کدورت بھی رکھتے تھے ، خود ہی یہہ فرماتے ہین کہ

لئلا تجتمع له رياسة العلم و قبول الشهادة ص ۱۹

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

مطلب یہہ تہا کہ جنہین علم و فضل کي راہ سے اونچا ہونیکا موقعہ نہین ملتا تہاتو

تسبیح ومصلي ، درازی ریش وغیرہ کي آڑ مین نہین ہوکچہہ تو '' الشہود '' کي فہرست مین

نام ہي درج کرالیتے تہے ، اور اسي کو اپنے لئے بڑا کمال سمجہتے تہے ، حالانکہ آج ان

'' الشہود ''کے صدفی صد کا بہي کسي کو صحیح علم نہین ہے ، اور چاہتے تہے کہ

ہماری اس '' منقبت '' مین کوئي مولوی ملا شریک نہ ہو ، امام طحاوی مین دونون باتین

جمع ہوگئي تہین ، تقوی بہی اور علم بہي یہ ہی چیز ان لوگون کو ناگوار گذرتی تہي ،

چاہا کہ ایک رخ تو اسکا بگاڑ دو ، حکومت اور عام پبلک مین تو بے وقعت ہوجائیگا ، رہا علم

تو اپني کوٹہری مین ملا اپنے ہاتہہ مین قلم لئے گہسٹتا رہے ، یا معلم الصبیاني مین

دماغ چٹواتا رہے مگر ہمارے میدانون مین تو نہ آئے ،

ایسا معلوم ہوتا ہے ، کہ حریفون کي یہہ چال کامیاب ہوگئي ، اور امام طحاوی

جیسے '' امام '' کا ان عامیون نے '' الشہود '' کي فہرست سے نام نکلوا دیا ، بعض

مقدمات مین اکثریت نے انکي عدالت اور تقوی کو ناقابل اطمینان قرار دیدیا ، اور یہہ

حادثہ امام طحاوی کے ساتہہ اس وقت پیش آیا جب قاضي الحسین بن علي بن حرب کا

زمانہ تہا ، قاضي بیچارہ بہي مجبور تہا '' الشہود '' کي اکثریت جب ووٹ دیکر ایک عالم

کي بے عزتي پر اتر آئي تہي تو قانوناً وہ کیا کرسکتے تہے ، کیونکہ جہان تک میرا قیاس ہے ، الشہود -

قاضي حربویہ سے اسکي توقع نہین کہ وہ دل سے امام طحاوی کا نام انہون نے ،، دیوان

سے نکالا ہو ،

اب ابن خلکان کا بیان ہے کہ اس عرصہ مین منصور فقیہ جو قاضي حربویہ کے بڑے

مداحون مین تہے ، ان سے اور حربویہ کے درمیان ایک قصہ پیش آیا ، جسمین امام طحاوی

کي طرف سے قاضي حربویہ کو کوئي مدد ملي ، اور انکي ہمدردی طحاوی سے بڑہ گئي ،

آخر امام طحاوی سے قاضي حربویہ کے دل مین حنفي ہونے بلکہ شافعی مذہب

ترک کرکے حنفي مسلک اختیار کرلینے کي وجہ سے لاکہہ خلش اور کدورت ہو ، لیکن انکے

CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ
toobaa-elibrary.blogspot.com

علم و فضل ، تقوی و دیانت کا وہ محض ان فروعي اختلافون کی وجہہ سے جہان تك میراخیال ہے ، انکار نہین کرسکتے تہے ، خصوصاً جب ہمین یہہ بہی معلوم ہے ، کہ قاضی حربویہ کا مصر پہونچکر " شافعیت " مین جو تصلب اور تقشف تہا ، بہت کچہہ کم ہوگیا تہا ، اس ضرب المثلي فقرہ " انما یتقلد عصبي اوغبي " کے سوا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس قسم کے معاملات مین " عصبیت " کونا پسند کرتے اور غباوت کي دلیل سمجہتے تہے ۔ یون بہي عامہ مورخین لکہتے ہین ، خصوصاً مصر کا معتبر ترین قدیم مورخ ابن زولاق نے صراحتاً لکہدیا ہے کہ قاضي حربویہ

بجمیع احکامہ بمصر باختیارہ وکان قبل یذھب
الي قول ابي ثور (ص ٥٣١)

یعني مصر آنے کے بعد گویا وہ شافعي المذھب باقي ہي نہین رہے تہے ، مگر باوجود اسکے بہي " شواقع " کا انکو علماء کے سلسلہ مین شمار کرنا محل حیرت ہے ،

خیر میرا خیال ہے ، کہ "الشہود" کي "اکثریت" ہي سے وہ مجبور تہے ، اس لئے مصر مین جب ایک قصہ پیش آیا انہون نے اس سے نفع اٹہایا ، قصہ یہہ ہے کہ مصر کے جس زمانہ کا ہم ذکر کررہے ہین ، یہان کے حکومتي امرا مین ایک مشہور آدمي محمد بن علي الماذرائي بہي تہا ، اسي امیر پر کسي معمولي عورت نے شفعہ کا دعوی قاضي حربویہ کے اجلاس مین دائر کردیا ، قاضي صاحب جیسے سخت آدمي تہے ، امیر ہو یا غریب دونون انکي نگاہون مین برابر تہے ، انہون نے الماذرائي کے نام فوراً حاضر ہونے کا سمن جاری کردیا ، لیکن امرا دوسرے قاضیون کے بگاڑے ہوئے تہے ، اس نے

دافع ولم یحضر

یعني قاضي کے حکم کا مقابلہ کیا اور " حاضر نہ ہوا " مگر قاضي کي سخت مزاجي سے واقف تہا ، ترکیب یہہ کي فوراً حج کا اعلان کرکے حجاز روانہ ہوگیا ، مصر مین "الشہود" کا جو طبقہ رہتا تہا ، الماذرائي کا سفر حج ان لوگون کے لئے غنیمت تہا ، ان کي بڑی تعداد

CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ
toobaa-elibrary.blogspot.com

اسکے حشم اور بارگاہ کے ساتھ، حجاز روانہ ہوگئي ، الماذرائي نے توخیال کیاکہ معمولي عورت کا قصہ ھے ، اس عرصہ مین رفع دفع ہوگیا ہوگا ، حج سے فارغ ہونے کے بعد مصر واپس آگیا ، لیکن ارباب " تسبیح ومصلی " کو اپنے دیني وقار مین وزن پیدا کرنیکا یہہ اچھا موقعہ تھا ، کہ کچھہ دن کعبہ اورحرم مین اعتکاف کرکے اورعمرہ وغیرہ کي تعداد مین اضافہ کرکے مصر واپس ہون ، اسي لئے جیساکہ ابن خلکان نے لکھا ھے ،

وکان جماعته من الشهود قد جاوروا بمكة في هذا السنة (ص ۱۹ جلد ۱)

گویا مصر ،، دیوان الشهود " والون کي بڑي تعداد سے اس زمانہ مین خالي ہوگیا تھا، اب قاضي صاحب نے بغیر کسي جدید تاثر کے ، یا جیساکہ ابن خلکان نے لکھا ھے ایک واقعہ سے متاثر ہوکر اس موقعہ سے امام طحاوی کي صفائي کے لئے قائدہ اٹھاناچاہا، انہون نے اس سلسلہ مین کیاصورت اختیار کي اسکا ذکر تو بعد کو ائیگا ،

ہم پہلے چاہتے ہین کہ قاضي حربویہ کے متعلق جو یہہ کہاجاتاھے ، کہ کسي جدید واقعہ سے متاثر ہونے کےبعد انہون نے " الشهود " کي غیبوبیت سے نفع اٹھایا، اسپر پہلے بحث کرلین ،

ابن خلکان نے لکھا ھےکہ امام طحاوی سے قاضي حربویہ کو جو نئي ہمدردی پیدا ہوئي ، اسکي طرف اشارہ کرتے ہوئے گول مول الفاظ مین یہہ لکھا ھے ،

عقيب القضية اللتي جرت لمنصور الفقيه بالي عبيد

مین چاہتاہون ، قاضي حربویہ اور "منصور فقیہ " کے جس قصہ کي طرف انہون اشارہ کیا ھے پہلے اسکي تفصیل بیشر کرون پھر بتاؤن گا ، کہ اس واقعہ مین طحاوی پر چھپے چھپے طریقہ سے شافعیون کے دائرہ مین جو سرگوشیان ہوتي رہي ہین ، انکي حقیقت کیا ھے' آخر مین یہہ بھي بتاون گا کہ بالفرض قاضي حربویہ کے دل مین امام طحاوی کي ہمدردي کسي جدید واقعہ کا بھي نتیجہ اگر قرار دیاجائے ، تو بجائے قصہ منصورفقیہ کے قاضي حربویہ اور طحاوی کے درمیان جو ایک اور واقعہ پیش آیا ھے ، اگر اسکو اس جدید ہمدردی کي گونہ

CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ
toobaa-elibrary.blogspot.com

علت ٹھرائي جائے ، تو زیادہ مناسب ھے بہرحال منصور فقیہ اور حربویہ کے درمیان والے قصہ کا ذکر ابن خلکان نے اپنی کتاب مین دوسری جگہ کیا ھے ، اسکا خلاصہ یہہ ھے ، کہ قاضي حربویہ کے منجملہ اورعجیب معمولات کے ایک دوامي معمول یہہ تھا ، کہ جمعہ کے سوا ھفتہ کي کل راتون کوانہون نے مصر کہ مختلف علماء و فضلاء کي صحبت اور علمي بحث و تمحیص کے لئے مختص کررکھا تھا ، جسکی ایک باضابطہ فہرست بني ھوئي تھي ، ایک رات امام شافعي کے شاگرد ربیع جیزی کے لئے ، دوسری عفان بن سلیمان ، تیسری السجستاني چوتھي منصور فقیہ ، پانچوین امام ابوجعفر طحاوی ، اور یون ھي ایک رات کسي اورعالم کے لئے ، جمعہ کي رات صرف اس سے مستثنے تھي

فانہ کان یخلو بنفسہ فیھا (ابن خلکان ص ١٢٦ ج ٥)

اتفاق سے منصور فقیہ والي رات مین جہان اور مسائل کا ذکر ھورھا تھا اس مسئلہ کا ذکر بھي آیا کہ حاملہ عورت کو اگر طلاق دیجائے ، تو عدت کے ایام مین طلاق دینے والے شوھر پر اسکا نان و نفقہ واجب ھے ، قاضي حربویہ نے اسي سلسلہ مین یہہ بھي کہا کہ

زعم قوم ان لانفقۃ لھا في الثلاث و ان نفقتھا في
الطلاق غیرالثلاث

یہہ دراصل امام شافعي کے مشہور اختلافي نقطہ نظر پر تعریض تھي ، ان کا مسلک تھا ، کہ نفقہ صرف اس عورت کوملیگا ، جسے رجعي طلاق دی گئی ھو ، باقي تین طلاق جس سے عورت پھر رجعت کے قابل بجز حلالہ کے اور جدید نکاح کے نہین رھتي چونکہ اس کا تعلق شوھر سے بالکلیہ منقطع ھوجاتاھے ،، المبتوتۃ ،، ھوجاتي ھے ، اسلئے اب کس بات کا نفقہ جب وہ بي بي ھي نہین رھي ، لیکن اس مسئلہ مین امام شافعي نے صحابہ خصوصاً حضرت عمر کے فتوی کو اس لئے رد کردیا تھا کہ وہ ایک مشہور صحیح حدیث فاطمہ بنت قیس کے خلاف تھا ، یہہ عورت ابوعمر بن حفص کي بیوی تھي ، لیکن زبان بہت تیز تھي ، ان کے شوھر نے تنگ آکر انکو طلاق بائن دیدی تھي ، ان کا قصہ آنحضرت کي خدمت مین پیش ھوا ، تو فاطمہ بنت قیس کا بیان ھے ، کہ آپ نے فرمایا ،، لیس لک نفقہ ،، اب تیرا نفقہ تیرے شوھر پر واجب نہ رھا ،

CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ
toobaa-elibrary.blogspot.com

عدت گذرنے کے بعد چند آدمیون نے نسبت بھیجی ، جن مین معاویہ صاحب بھي تھے،
آنحضرت نے فاطمہ نے اس باب مین مشورہ کیا، آپ نے اس زمانہ مین حضرت معاویہ جو بعد
کو شام کے امیر بلکہ بادشاہ ہوئے یہہ کہا تھا کہ

صعلوك لا مال لہ ؎

اورحکم دیا کہ " انکحي اسامة " (یعني اسامة بن زید) سے نکاح کرلو ، خیر یہہ قصہ تو
طویل ھے ، حضرت عمر کے عہد مین اس مسئلہ نے بڑی اھمیت حاصل کرلي ، ایك طرف
قرآن کي آیت (مطلقہ) عورتون کے متعلق اطلاقي شکل مین موجود تھي ،

ولا یخرجوھن من بیوتکن ولا یخرجن الا
ان یاتین بفاحشة مبینہ (الطلاق)

نیز ھر قسم کي عورتون یعني آئسات، نابالغات، حاملات سب کي عدت کا ذکر فرمانے کے
بعد قرآن کا حکم ھے کہ

اسکنوا ھن من حیث سکنتم من وجدکم ولا
تضاروھن لتضیقوا علیھن (الطلاق)

جنس سے عام طور پر یہ ھي سمجھا جاتا ھے کہ مطلقہ خواہ بہ طلاق رجعي ھو یا مغلظة وبائن
سب ھي کے لئے یہہ قانون عام ھے ، اس پر عمل درآمد یہہ ھي تھا کہ اتنے مین فاطمہ بنت
قیس نے اپنا قصہ بیان کرکے اور آنحضرت کي طرف " لیس لك نفقہ " کے فتوی کو منسوخ کرکے
ایك ھنگامہ برپا کردیا ، فاطمہ کو اپنے فتوی اور اپني یاد اور سمجھہ پر اصرار تھا ، لیکن
صحابہ قرآن سے مجبور تھے ، بخاری مین ھے کہ حضرت عائشہ نے فاطمہ کو بلا کر فرمایا
الا تتقي اللہ ـــ بالاخر حضرت عمر نے اعلان فرمادیا کہ

لانترك کتاب ربنا ولا سنة نبینا لقول امراة لاندری
احفظت ام نسیت " لھا السکنیٰ والنفقہ "

اور اسی پر صحابہ کا تقریبا اجماع قایم ھوگیا، اگرچہ فاطمہ کي روایت کي بنیاد پر بیچ بیچ مین
کبھي کبھي یہہ قصہ پھر اٹھہ کھڑا ھوتا، مروان کے زمانہ مین بھي اسکا جھگڑا اٹھا، اسنے بھي

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

لم نسمع هذا الحديث الا من امراة سناخذ
بالعصمة اللتي وجدنا الناس عليها

مگر جب امام شافعي محدثين اور حديث كي قيادت كا جهنڈا ليكر اٹهے ،تو اس فتنه نے پهر سر اٹهايا، ايك طرف قرآن تها، صحابہؓ كا تقريبي اجماع تها ، حكومت كا فيصله تها ، ليكن امام شافعي نے تو طے كرليا تها كه حديث اگر سند كے روسے صحيح ثابت هوجائيگي ، اسپ عمل ترك نه كيا جائيگا، خواه اسكے مقابله مين "كائنامن كان " كوئي هو ، گويا حضرت عمر كي طرف بهي يهه اشاره تها ، نتيجه يهه هوا كه لوگون مين امام شافعي كي طرف سے جو بدگمانيان اور دوسرے مسائل كي جانب سے تهي ، ان مين ايك بڑا مسئله يهه بهي تها، انكو اصرار تها كه حديث صحيح سے جب ثابت هے كه مطلقه ثلاثه كو نفقه نهين هے تو اسكو هم كيسے چهوڑ سكتے هين ، قرآن كي آئيتون كے اطلاق كے دائره كو اسي فاطمه كي روايت سے وه محض رجعي طلاق والي عورتون تك محدود كرتے تهے اور بعض قرآني آيات سے اپني تائيد بهي پيش كرتے تهے ، جسكا اپنے محل مين ذكر موجود هے ،

اس مسئله نے درميان مين كيسي كيسي صورتين اختيار كي هين ، اس كا اندازه اس سے هوسكتا هے كه حديث كے مشهور امام شعبي كوفـــه كي مسجد مين اسي فاطمه كي روايت كو بيان كررهے تهے ، عبد الله بن مسعود كے خليفه اور شاگرد اسود بهي موجود تهے ، شعبي كے رجحان كو فاطمه كي روايت كي طرف پاكر بيان كيا جاتا هے كه اسود بے اختيار هوگئے اور

فاخذ الاسود كفا من حصي يحصبه به الشعبي

بعضون كا يهه بهي خيال تها كه قرآن كي آيت "الا ان ياتين بفاحشة مبينه " سے عملي بدكاری هي مقصود نهين هے بلكه اگر كسي كي زبان مين فحش گوئي كي عادت هو تو وه بهي اس مين داخل هوسكتي هے ، اور فاطمه بن قيس چونكه زبان كي سخت تهين ، اور يهه قاعده هے كه ايسي عورتين بے هوشي مين سب كچهه كهنے لگتي هين ، اس لئے آنحضرت نے خصوصي طور پر زجراً ان كو ،، لانفقه لك ،، كا حكم ديا تها ، سعيد بن المسيب مشهور

toobaa-elibrary.blogspot.com
CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ

تابعي نے ايك موقعه پر يهي فرمايا

تلك امراة فتنت الناس كانت لَسِنةً ۞

خود حضرت عايشه كا بهي يهه هي خيال تها انهون نے فاطمه كو ايك دن خطاب كركے فرمايا

انما اخرجك هذا اللسان يعني انها استطالت ۞
علي احمائها وكثر شربينهم ۞

ظاهر هے كه اس بنياد پر قرآن كي آيت اور روايت مين تطبيق پيدا هوجاتي هے ، يعني فاحشه كي صورت مين طلاق دينے والے شوهر كو حق هے كه نفقه سے اسكو محروم كردے

خلاصه يهه هے كه باوجود ان تمام باتون كے جو (معتبر سند) سے حديث بيان كي جاتي هے ، اس پر حضرت شافعي كو اتنا اصرار هوا ، كه انهون نے فاطمه هي كے بيان پر بهروسه كركے يه هي مذهب اختيار كيا ، قاضي حربويه جيسا كه گذر چكا تلمذاً بهي شافعي المكتب تهے نيز مدت تك وه مسلكاً و افتاءً بهي شافعي اسكول كي شاخ ابو ثور كي پيروي كرتے تهے ، ليكن مصر پهونچ كر ان كے خيالات مين تبديلي هوگئي تهي ، غالباً يهه قاضي بكار كے پيدا كئے هوئے ماحول اور ان كے بنائے هوئے عالم امام طحاوي كي صحبتون كا نتيجه تها ، قاضي حربويه جب اس مذكوره بالا فقره كا اضافه كيا ، تو گو امام شافعي كا يهه مسلك نه تها كيونكه تين طلاق والي حامله عورت كے باب مين وه بهي اسي كے قايل هين كه اسكو نفقه دلايا جائے ، اور اسلئے يهه امام شافعي پر طعن بهي نه تها ، ليكن منصور فقيه جو ايك نابينا سخت كٹر شافعي عالم تها ، انهون نے خدا جانے كيا سمجها اور حربويه كے جواب مين كها

هذا ليس من اهل القبلة ۞

يعني جو تين طلاق والي حامله كو نفقه نهين دلاتا وه تو اهل قبله سے نهين هے يعني وه مسلمان نهين هے ، منصور اور حربويه مين يهه گفتگو اسي نقطه پر ختم هوگئي ، منصور گهر چلے گئے ، دوسرے دن امام طحاوي سے كهين ملاقات هوئي اور قاضي حربويه اور اپني گفتگو كا ان سے تذكره كيا ، امام ابوجعفر اپني باري والي رات مين قاضي كے پاس آئے ، تو انهون نے

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

دریافت کیا کہ آپ نے یہہ بیان فرمایا ہے کہ علماء مین بعض لوگ اسکے بھی قائل ہین کہ تین طلاق والی عورت اگر حاملہ بھی ہو جب بھی اسکو نفقہ نہ ملیگا ،

چونکہ یہہ واقعہ مین نے کسی کا مذہب نہ تہا ، قاضی صاحب نے کہا کہ یہہ بات کس نے میری طرف منسوب کی ہے ، امام طحاوی نے منصور فقیہ جن سے سنا تہا نام لے دیا ، اب خدا ہی جانتا ہے کہ منصور کو غلط فہمی ہوئی تہی یا کیا ہوا تہا ، قاضی حربویہ نے شدت سے اس کا انکار کیا ، جو کسی کا مذہب ہی نہین ہے مین خوامخواہ کیون کہونگا کہ کسی کا مذہب ہے ، اور فرمایا کہ مین منصور سے اس کے منہہ پر پوچھکر اسکو جھٹلاؤنگا ،

دوسرے دن قاضی حربویہ شہر کے اہل علم کو جمع کیا ، جب سارا مجمع اکھٹا ہوگیا ، تب انتظار ہونے لگا ، کہ آخر قاضی نے لوگون کو کیون جمع کیا ہے ، قبل اسکے کہ کوئی کچھہ پوچھے ، قاضی حربویہ نے خود پیش قدمی کی اور بغیر کسی تمہید وغیرہ کے غصہ مین " منصور " فقیہ کے نام اور ان کی نابینائی کی طرف تعریض کرتے ہوئے بولنے لگے

مااريد ان احدا يدخل علي ما اريد منصورا
ولا نصارا ولا منتصرا

یہہ تو ان کے نام کی طرف ایما تہا ، نابینائی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولے اور اب کھلے

قوم عميت قلوبهم كما عميت ابصارهم
يحكون اعنا مالم نقله

منصور کو پہلے سے اس واقعہ کی خبر نہ تہی کہ طحاوی اور قاضی مین میرے متعلق یہہ باتین ہوئی ہین ، اپنے نام اور اپنی صفت کی طرف اشارہ پاتے ہوئے سمجھہ گئے ، کہ وہی رات والی بات ہے ، وہ بھی غصہ مین بھر گئے اور صرف اتنا کہہ کر

قد علم الله الكاذب

و " نہض " یعنی فوراً مجلس سے اٹھہ گئے ، مجمع پر سناٹا طاری تہا ہر شخص اپنی جگہ بیٹھا خاموش تہا ، قاضی حربویہ کے جبروت وجلال کا لوگون پر اتنا اثر تہا ، کہ بیچارے نابینا آدمی کو دروازہ تک پہونچانے کے لئے بھی کوئی نہ اٹھا ، اور ابن خلکان کا بیان ہے کہ

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

فلم یا خذ احد بیده ؎

ابو بکر بن الحداد جو مصر مین اپنے وقت کے بڑے زبر دست شافعی عالم گذرے ھین ، اور

کچھہ دن کے لئیے مصر کے قاضی بھی بعد کو رھے ھین ، ان سے نہ رھا گیا

فانه اخذ بیده وخرج معه حتی رکب (ابن خلکان ص ج ۲ ؎ ۱۲٦

عجیب بات ھے ، کہ ان ھی ابوبکر بن الحداد کا بیان ھے کہ جس زمانہ مین قاضی حربویہ شروع

شروع مصر مین آئے تھے ، اور مین اس وقت جوان تھا ، بشر بن نصر الفقیہ کے حلقہ مین

بیٹھا تھا کہ یہ ھی نا بینا شافعی عالم منصور فقیہ بھی قاضی حربویہ سے مل کر اس مجمع

مین پہنچے ، مین نے ان سے پوچھا کہ کہئیے نئے قاضی صاحب کو آپ نے کیسا پایا ؟

اس وقت ان ھی نے قاضی حربویہ کے متعلق کہا تھا

یا ابابکر رایت رجلا عالما بالقران والحدیث ؎
والفقه و الاختلاف وجوه المناظره عالما باللغة ؎
و العربیة عاقلا ورعا متمکنا ؎

مدح کے ان غیر معمولی الفاظ کو سنکر ابن حداد نے کہا

ھذا یحی بن اکثم ؎

یعنی پھر تو یہہ قاضی یحی بن اکثم ھین ، یحی بن اکثم کی ھستی اسلامی قضاۃ تاریخ

مین خاص اھمیت رکھتی ھے ، اسی کی طرف اشارہ تھا ، منصور فقیہ نے جواب مین کہا

قلت الذی عندی فیه ؎ بھائی میرے خیال مین وہ جیسے ھین اسکا مین نے اظہار کیا ،

مگر ایک معمولی بات کے سلسلہ مین دونون (یعنی حربویہ اورمنصور فقیہ) مین ایسی

کشیدگی پیدا ھوئی کہ پھر بجائے گھٹنے کے قصہ بڑھتا ھی چلا گیا ، یہان تک اشخاص سے

بڑھکر اس کشمکش نے جماعتون کو تیار کرنا شروع کیا ، منصور فقیہ کا مصری فوج اور فوجی

افسرون پر خاصا اثر تھا ، ابن خلکان کا بیان ھے کہ منصور فقیہ کی طرفداری مین

تعصب الامیر ذکا وجماعة من الجند وغیرھم ؎

پھر اس طرح شہر کے ارباب وجوہ و مناصب مین جو لوگ حربویہ کے عقیدت مندون مین تھے

toobaa-elibrary.blogspot.com
CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ

انهون نے قاضي کا پارٹ لینا شروع کیا ، اورچند دنون تک اس فتنه نے بعض مواقع پر نہایت نازك صورتین اختیار کرلین ، والله اعلم جهوٹي شہادت تهي ، یا سچي ، منصور فقیه کے خلاف امام شافعي کے تلامذه راشدین مین سے محمد بن الربیع الجیزی بهی تهے ' یه ربیع الموزن کے سوا هین ، ان کا بهي مصر مین اچها خاصا علمي وقار تها ، کہاجاتاهے که قاضي حربویه کے اجلاس مین

شهد علي منصور بکلام سمعه منه ؎

مجهے معلوم نه هوسکا که کیا بات هوئي اتنا ابن خلکان نے اشاره کیا هے که

یقال ان منصور حکاه عن النظام ؎

غالباً "النظام" مشہور معتزلي مراد هے ، غالباً کوئي عقیده وغیره کی بات تهی ، اتنی اهم تهي که قاضي حربویه نے کہا

ان شهد علي منصور آخر مثل ما شهد به علیه ؎
محمد بن الربیع ضربت عنقه ؎

وه تو خیر گذری که کوئي دوسرا گواه مل نه سکا ، مگر پهر بهي جیسا که ابن خلکان کا بیان هےکه

فخاف علي نفسه ومات في جمادی الاولي من السنة المذکورة ؎

یعني مارے دهشت کے بیچارے نابینافقیه کا دم نکل گیا ، ادهر منصور پر تو یه گذری ، اور ادهر قاضي حربوته بهي کچهه مطئن نه تهے ، فوج مین ایك بڑی تعداد خصوصاً منصور کي وجه سے اور یه باور کرکے که قاضي کي دهمکیون نے انکا هارٹ فیل کرادیا ، باوجود که اعیان شہر کے جنازه مین قاضي شہر کي شرکت گویا ضروری خیال کي جاتي تهي لیکن

خاف ابو عبید ان یصلي علیه لاجل الجند اللذین تعصبوا ؎
لمنصور فتاخر عن جنازته لهذا السبب ؎

منصور کا جنازه قاضي جي کے علي الرغم فوجیون نے بڑے دهوم دهام سے نکالا ، خود امیر نه کا اورحکومت عباسیه کا مصر مین جومالگذاری اور خراج کا وزیر تها ، یعني ابن بسطام یه سب جنازه مین ساتهه ساتهه تهے ، کہاجاتا هے که ان دونون کي وجه هے شہر کے لوگون اور فوجیون مین سے

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

اوعب الناس ولم يتخلف احد ؎

ابن خلکان نے یہہ بھی لکھا ھے کہ منصور فقیہ جو اپنے زمانہ کے بڑے شاعر بھی تھے

مرنے سے کچھہ دیر پہلے اپنے یہہ اشعار بڑھ رہے تھے

قضت نحبتي فسر قوم — حمقي بهم غفلة ونوم

كان يومي علي حتم — وليس للشامتين لوم

یہہ بھی ان ھی کا بیان ھے کہ قاضی حربویہ تک یہہ اشعار جب پہونچائے گئے تو

اطرق ابوعبيد ساعة ثم قال

تموت قبلي ولو بيوم — ونحن يوم النشورتوم

فقد فرحنا وقد شمتنا — وليس للشامتين لوم

الغرض یہہ سارا جھگڑا جیسا کہ ابن خلکان کا بیان ھے ، سب امام طحاوی کی وجہ سے کھڑا ھوا ، اگر منصور فقیہ کی بات کا ذکر حربویہ سے نہ کرتے تو دو دوستوں کی کشیدگی اس حد کو نہ پہونچتی ، لیکن میری سمجھہ مین نہین آتا کہ اس مین امام طحاوی بیچارے کا کیا قصور ھے ، کوئی دنیا کی بات ھوتی تو کہاجاتا ، کہ امام نے گویا نمامی (لگانے بجھانے) کا کام کیا ، ایک علمی مسئلہ تھا ، منصور نے اسکو قاضی حربویہ کی طرف منسوب کیا کہ وہ ایسا کہتے تھے ، امام طحاوی نے بھی اگر قاضی حربویہ سے براہ راست اس عجیب مذھب " یعنی حا ملہ مطلقہ ثلاثۃ کو بھی نفقہ نہین ملیگا "کی تصدیق پوچھی ھوگی ، دریافت کیاھوگا کہ جناب نے یہہ فرمایا ھے کہ یہہ علماء مین سے کسی کا مذھب ھے ، گویا بالکل ایک علمی تحقیق تھی ، اب یہہ قاضی حربویہ جانے کہ انھون نے کہنے کے بعد انکارکردیا یا منصورفقیہ اسکے ذمہ دار ھین کہ انھون نے قاضی کی طرف اسکو غلط منسوب کردیا ، خداھی جانتاھے کہ اصل واقعہ کیا تھا ، مگر بہرحال طحاوی کو اس فتنہ کا ذمہ دار ٹھیرانا خود فتنہ پردازی ھے

ابن خلکان کا بیان ھے کہ

عدله ابوعبيد علي بن الحسين بن حرب القاضي ؎

عقيب القضية التي جرت لمنصور الفقيه مع ابي عبيد ؎

ص ١٩ ج ١

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

گویا ادھر ایما ھے کہ امام طحاوی نے اس ھیزم کشی کے ذریعہ سے اپنا رسوخ قاضي حربویہ کے دل مین پیدا کیا، اور باوجود حنفي المسلك ھونے کے امر شافعي التلمذ و المکتب قاضي کے دوست بن گئے، اور بیچارے منصور فقیہ شافعي کو ان کي نگاھون سے گرادیا،

بالغرض اگر قاضي حربویہ ابو عبید نے الطحاوی کي تعدیل اسي واقعہ کے بعد یا اس واقعہ سے متاثر ھوکر کرائي، جب بھي الطحاوی پر یہہ الزام قطعاً بے بنیاد ھے، کہ انکا ارادہ منصور کو قاضي کي نگاہ سے اتروانا تھا، امام طحاوی کو یہہ کیا معلوم تھا کہ منصور فقیہ جو بات ان کي طرف منسوب کررھے ھین اس کے انتساب کا قاضي حربویہ انکار کرینگے، اگر وہ انکار نہ کرتے اور کہ دیتے ھان مین نے کہا تھا، تو پھر فتنہ کا ھے کو کھڑا ھوتا، اسلئے میرے خیال مین اس واقعہ کي ذمہ داری ان ھي دونون شافعیون (منصور اور قاضي حربویہ) پر ھے، طحاوی کا دامن بالکل پاك ھے۔

ماسوا اسکے قاضي حربویہ اور امام طحاوی کے تعلقات مین گوارائي میرے خیال مین بہ نسبت اس واقعہ کے ایك اور واقعہ سے پیدا ھوئي اور بڑھي ھو، تو یہہ زیادہ قرین قیاس ھے،

چونکہ امام طحاوی پر اس واقعہ کے ذریعہ سے شوافع نے گویہہ ایك طرح کا الزام لگانا چاھا ھے، اور اپنے ایك عالم کے خون کو ان ھي کے گردن پر ڈالنا چاھتے ھین، اسلئے مین چاھتا ھون کہ یہان ایك دوسرے واقعہ کا ذکر کردون، جو میرے نزدیك قاضي حربویہ کي ھمدردی کا امام طحاوی کے ساتھہ زیادہ تر مناسب ھوسکتا ھے،

حافظ ابن حجر اور دوسرے محدث مورخین کي کتابون مین یہہ واقعہ پایا جاتا ھے، مین ملحقات الکندی سے اسے نقل کرتا ھون، کہ ماذورائي محمد بن علي جسپر قاضي حربویہ کے اجلاس مین ایك عورت نے شفعہ کا مقدمہ دائر کیا تھا، حج سے جب واپس ھوئے تو پھر قاضي حربویہ نے اسپر یورش کي، اور کوئي صاحب اسحاق بن ابراھیم رازی تھے انکو قاضي جي نے ماذورائي کے پاس یہہ کہلاکر بھیجا کہ ،، فصل القضیۃ او الحضور ،، یعني یا

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

عورت کا حق ادا کرو ورنہ اجلاس مین آکر جواب دہی کرو، اب یہان سے قصہ شروع ہوتا ہے امام طحاوی اور ماذورائي مین رواسم تھے ، اسنے ان سے مشورہ لیا، آپ نے فرمایا کہ جواب مین قاضي جی کو کہلا بھیجو ، کہ میرے دووکیل قاضي کے اجلاس پر حاضری دینے کے تیار ھین (یعني اظہار بالوکالت بھي ہوسکتا ہے) یہہ ھي جواب دیا گیا، قاضي صاحب کو ضد تہي کہ ماذورائي کوخود اجلاس مین لانا چاھئیے ، انہون نے کہلا بھیجا کہ الوکیل لا یحلف (وکیل قسم نہین کھا سکتا) یعني مجھے تم سے قسم کھلواني ہے اور شریعت کا مسئلہ ہے کہ وکیل سے قسم نہین لي جاتي ، یا عالمانہ پیترا تہا ، جو قاضي حربویہ نے کیا ، مگر یہان بھي امام طحاوی جیسا مرد میدان موجود تہا ، انہون نے ماذورائي سے کہا کہ کہلا بھیجو ، کہ آپ میرے پاس دو گواہون کو بھیجد یجئے ، مین ان کے پاس قسم کہا لونگا ٭ قانوني جواب اسکا ممکن نہ تہا ، یہہ زبردستي کا جواب کہلا بھیجا ،

لا سبیل الي ارسال الیشاھدین ؟
ماذورائي نے امام طحاوی کے اشارہ سے اسکے جواب مین کہلایا کہ
ارسلت الي غیری بشاھدین ؟

قصہ یہہ تہا کہ اس سے پہلے زیادۃ اللہ بن اغلب مشہور افریقي انقلابي کے لئے قاضي حربویہ گواہ بھیج چکے تہے ، جواب کیا دیتے کہلا بھیجا کہ " اس وقت کچہہ سیاسي مجبوریان اور مصالح تہے " اسکي تفصیل بھي بیان کي جو طویل داستان ہے ، آخر مین قاضي نے یہہ بھي اضافہ کیا کہ تم بھي زیادۃ اللہ بن اغلب کا رنگ اختیار کرتے ہو ، اورتم سے بھي ملک کو ، حکومت کو وھي اندیشے پیدا ھوجائین جو اس سے تہے ، تو اس وقت تمہارے پاس بھي دو گواہون کو بھیجون گا ، آدھر تو قاضي صاحب نے ماذورائي کو یہہ جواب کہلا بھیجا ، اور چونکہ ان کو مسلسل خبرین پہنچائي جارھي تھین ، کہ ماذورائي بیچارہ شریعت کے مسائل کیا جانے درپردہ ابوجعفر طحاوی یہہ سارے جوابات سکہا رہے ھین ، جسوقت قاضي صاحب کا قاصد ماذورائي کے پاس جارہا تہا ، اسوقت بے ساختہ ان کي زبان سے یہہ نقرہ نکل گیا

تعس من لقنك ؟ تباہ و برباد ہو وہ جو تجھ کو سکہا پڑھا رہا ہے ۔

٭ قسم سے انکار کر دوں گا ۔ اب قاضی کا جو یہ ہزیمت ہوئی ،

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

امام طحاوی تک قاضي حربویہ کا یہہ فقرہ پہونچا دیاگیا، کہتے ہین کہ ان کے علم و فضل دین و تقوی کا وہ اتنا احترام کرتے تھے کہ ایک دفعہ قاضي کے جواب الجواب کیلئے ماذورائي نے امام طحاوی کے پاس آدمي بھیجا، تو انہون نے صاف انکار کردیا، ماذورائي کي جوحالت اس وقت مصر مین تھي ، اس کا صحیح اندازہ ہم نہین کرسکتے ،،ان ہی کتابون مین لکھا ہے کہ جس زمانہ کا یہہ ذکر ہے اس وقت مصر مین اصل حکومت ماذورائي ہی کي تھي[1] لیکن ایک عالم کے مقابلہ مین ایک امیر کي امام نے قطعاً پروا نہ کي ، اور پھر اس کا جواب انہون نے نہین بتلایا، اور ماذورائي کو آخر عورت[2] کے سامنے جھکنا پڑا ، امام طحاوی کے اس طرز عمل کي پہلي خبر قاضي حربویہ کو دی گئي ، میرے خیال مین اگر قاضي حربویہ کے دل مین امام طحاوی کے لئے نئي ہمدردی کا کوئي جدید سبب تلاش کرنا ضروری ہي ہے تو بجائے منصور فقیہ والے واقعہ کے جس مین قاضي حربویہ کے ساتھہ طحاوی کي طرف سے کوئي ایسي بات نہین ظاہر ہوئي تھي جس سے قاضي کو ان سے ہمدردی پیدا ہوتي، لیکن اگر اس واقعہ کو یعني ماذورائي کے قصہ کو ان کي ہمدردی کا سبب ٹھہرایا جائے تو یہہ زیادہ قرین قیاس ہے ،

بہرحال کچھہ بھي ہو ، قاضي حربویہ نے ''شہود'' کی غیبوبت سے نفع اٹھانا چاہا اور ان متعسفین گواہون نے طحاوی کو غیر عادل قرار دیکر انکا نام جو دیوان شہود سے کٹوادیا تھا، اس رسوائي کا ازالہ کیا جائے ،

---

[1] ابن زولاق کے لفظ ہین کہ کان محمد بن علي ہو امیر البلد في الحقیقة ص ۵۲۷

[2] کہتے ہین کہ جب ماذورائي سے جواب نہ ملا تو حربویہ کو غصہ مین اسنے پیغام بھیجدیا کہ ما احضر فلیصنع ما شاء ،، مین ان کے اجلاس مین نہین حاضر ہونگا ، ان کا جو جي چاہے کرین قاضي صاحب نے عورت کو حکم دیا کہ جس وقت بازار مین جارہا ہو، اسکی سواری کی لگام تھام کر کھڑی ہوجائے ، اسنے یہي کیا ، ماذورائي کي یہہ رسوائي تھي، بیچ مین کچھہ لوگون نے پڑکر معاملہ کو سمجھا دیا، عورت کو روپیے دلوادئے ۱۲

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

جیسا کہ ابن خلکان کے حوالہ سے مین نے نقل کیا ہے ، کہ اس سال " البشود "

کي بڑي جماعت مکہ معظمہ مین مجاور تھي ، ابن خلکان نے اسکے بعد لکھا ہے کہ

فاغتنم ابو عبید غیبتھم

اور مصر کے دو مشہور نامي آدمي ابوالقاسم المامون اور ابوبکر بن سقلاب جو وھان موجود تھے

ان دونون کو بلاکر

عدل اباجعفر المنذکور بشھادة ابي القاسم
المامون و ابي بکر بن سقلاب (ص ١٩)

اور یون رسوائي کا جو داغ امام کے دامن عزت پر حاسدون نے لگایا تھا ، قاضي حربویہ کي بزر

اورغالبًا اسکے بعد قدرتي طور پر امام طحاوی اور قاضي حربویہ کے تعلقات مین زیادہ گھرائي

پیدا ھوتي جلي گئي ، اورآخر مین اسکي انتہا یہہ تھي کہ جب قاضي حربویہ عہدہ قضاء

سے ھٹنے کے بعد درس و تدریس مین مشغول ھوئے اورمصرمین املاء کا حلقہ قایم کیا تو امام

ابوجعفر طحاوی جنکي عمر اس وقت ٧٥ سے زیادہ تھي ، انکے حلقہ مین بحیثیت شاگر

اور مستفید کے بیٹھنے لگے ، ابن یونس محدث کے حوالہ سے ملحقات کندی مین منقول ہے کہ

قاضي حربویہ

فلما صرف املي علي الناس وکتبوا عنہ مجالس و
روی عنہ ابوبشر الدولابي و ابوجعفر الطحاوی
و ابوحفص بن شاھین ص ٥٢٣

اگرچہ اس زمانہ مین خصوصًا حدیث کي روایت مین عمر کي زیادتي کا چندان خیال نہین کیا

جاتا تھا ، محدثین تو ایک باب بھي "روایۃ الاکابر عن الاصاغر" کا باندھتے ھین ، اور بھ

تو گو امام طحاوی بہت معمر ھوچکے تھے لیکن حربویہ سے تو عمر مین پھر بھي تقریبا ١٢

چھوٹے تھے ، نیز حربویہ کي ایک خصوصیت یہہ بھي تھي بعض سلسلہ انکي روایتون کے سند

بہت عالي تھے یعني آنحضرت اور ان مین وسائط نسبتاً کم تھے ، ظاھر ہے کہ محدثین کے

یہان سند عالي تو کیمیا کا حکم رکھتي ہے ، خود ابن یونس نے اپنے متعلق لکھا ہے کہ

و قال لي حدیثہ یعلو من جھتہ (ملحقات ص ٥٢٣)

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

اور صرف استاذی و شاگردی نہین بلکہ جہان تک واقعات سے معلوم ہوتا ہے ، امام طحاوی قاضی حربویہ کی جلالت شان اور خاص طبیعت کے باوجود ان سے بہت مانوس اور شوخ ہوگئے تھے ، جس کا ثبوت ایک تو اسی مذاکرہ " تقلید " سے ہوتا ہے ، نیز طحاوی خود ہی بیان کرتے ہین کہ حربویہ مجھ سے مین بہت کھلی کھلی کر باتین کرتا تھا ، اسی سلسلہ مین ایک دفعہ ذرا قاضی صاحب طحاوی پر جھلا بھی گئے ، قصہ یہہ ہے کہ جب دونون مین مراسم بے تکلفی کی حد تک پہونچ گئے ، تو مختلف مسائل کے سلسلہ مین امام طحاوی اپنے اساتذہ کے اقوال و آراء کو بھی بطور سند کے حربویہ کے سامنے پیش کیا کرتے تھے ، جیساکہ گذر چکا طحاوی کے استادون مین ایک عالم و محدث ابن ابی عمران بھی تھے ، چونکہ ان ہی سے امام مزنی کے یہان سے ہٹنے کے بعد طحاوی نے زیادہ نفع اٹھایا تھا اسلئے قدرتی طور پر مذاکرون مین وہ انکے حوالون سے زیادہ چیزین بیان کرتے تھے ، غالبا قاضی حربویہ کو اپنے نظریات کے مقابلہ مین ابن ابی عمران کے قول کا پیش کرنا کچھہ گران گذرتا تھا ، مگر طحاوی کے لحاظ سے اپنے اس جذبہ کا اظہار نہین کرتے تھے ، مگر آخر کب تک ایک دن جب گفتگو کی مجلس گرم تھی ، حسب دستور اسوقت بھی مسلسل طحاوی قال ابن ابی عمران و کذا قال ابن عمران کہتے جارہے تھے ، قاضی کے لئے آخر یہہ انکا طرز عمل ناقابل برداشت ہوگیا ، اور برہم ہوکر بولے

الی کم تقول ابن ابی عمران وقد رائت هذا الرجل بالعراق ؟

مطلب یہہ تھا کہ بھائی آپ کے استاد ابن عمران کو مین عراق مین دیکھہ چکا ہون ، بیچارہ وہان تو معمولی آدمی تھا ، اور اسکے بعد تو قاضی کے زبان سے ایک ڈھلا ہوا یہہ فقرہ نکل پڑا

ان البغاث بارضکم تستنسر ؟ تمہاری سرزمین مین تو ایسی چڑیا جسکا کوئی شکار نہین کرتا یہان پہونچ کر گدہ بن جاتی ہے ،

امام طحاوی کا بیان ہے کہ یہہ فقرہ قاضی حربویہ کی زبان سے کچھہ اسطرح بے ساختہ نکلا کہ

فصارت هذا الکلمة بمصر مثلا (ملحقات ص ۵۲۹) ؟

اور شاید اب بھی اسکا شمار عربی کی مثل السائر مین ہو ، گویا حربویہ کی بدولت ایک تو تقلید والا فقرہ اور دوسرے یہہ دونون ضرب المثل بن گئے ،

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

قاضي حربويه کا ابن عمران کے متعلق ایک مدت کے ضبط کے بعد اتني بات کهني کوئي معمولي

بات نه تهي ، جس شخص کے حیا اور شرم کي یهه حالت هو جیساکه بیان کرآیا هون ، که

کسي نے کهاتے پیتے وضو کرتے ان کو نهین دیکها ، حد یهه تهي که خادم کو بهي بلانے کا

ایک خاص طریقه تها ، ابن زولاق هي کي روایت هے ، که قاضي ابن الحداد مجهسے کهتے تهے

که مین نے قاضي حربویه کے گهر کے لوگون سے پوچها که جب کوئي انکو کهاتے نهین دیکهتا تو کیا

نوکر بهي نهین دیکهتے ، قاضي آخر کرتے کیا هین ، ان کے گهر کے لوگون نے بیان کیا که قاضي

کے پاس کوئي خاص برتن تها جو سرپوش سے چهپا رهتا تها اس مین قاضي صاحب کے کهانے پینے

کي چیزین رهتي تهین ، خادم کمرے مین اسکو رکهه آتا ، قاضي اندر چلے جاتے جب فارغ

هوتے تو آواز دیکر خادم کو نهین بلاتے بلکه

فاذا فرغ یاکل نقر المائدة با صبعه فیدخل الغلام ٥

فیرفع المائده ، و یاتي بالطشت و یخرج ٥

قاضي تنهائي مین جب اچهي طرح هاتهه منهه دهولیتے تو پهر وهي

ینقر الطشت فیدخل الغلام فیحمل الطشت ٥

یهه تو کهانے پینے کے آداب تهے ، وضو و غسل وغیره کے متعلق بهي کهتے هین که

وکذا یصنع في الوضوء ٥

یعني وهي آفتابه یا لوٹا جو برتن هو اسکو ٹهوکر سے بجاکر نوکر بلایا جاتا اور رخصت کیاجاتا ،

اندازه کیاجاسکتا هے که جس کے شرم کا یهه حال هو ، که خادم کے بلانے مین بهي حیا آتي هو

طحاوی سے اتني گفتگو بهي انهون نے گویا بهت زیاده تحمل اور ضبط کے بعد کي هوگي ،

اور اس سے امام طحاوی کي جو عظمت ان کے قلب مین تهي اسکا بهي پته چلتا هے

قاضي حربویه عهده قضاء سے جدا هونے کے بعد کچهه دن اور مصر مین رهے ، پهر

بغداد هي واپس هوگئے ، انکے چلے جانے کے بعد چونکه یون بهي امام طحاوی کي عمر زیاده

هوگئي تهي ، اور قاضي حربویه کي قدر افزئیون نے انکي عظمت و جلالت کو اور دو بالا کردیا

CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ
toobaa-elibrary.blogspot.com

تھا ایسا معلوم ہوتا ھے ، کہ قاضي حربویہ کے جانے کے بعد مصر مین امام طحاوی کے ہم پلہ شاید ھي گنتي کے دو تین آدمي رہ گئے ہون ، عام طور پر اب صرف عوام ہی مین نہین بلکہ خواص مین بھي انکی بڑی آو بھگت ہونے لگي ، اور رفتہ رفتہ مصر ھي نہین بلکہ بغداد دارالسلطنت مین بھي انکا شمار مصر کے ارباب حل وعقد اور چیدہ لوگون مین ہونے لگا، کہا جاتا ھے کہ قاضي حربویہ کي جگہ جب بغداد سے خاص اسباب کے تحت ابن مکرم نامي ایک نوجوان ناتجربہ کار عالم قاضي مصر بناکر بھیجا گیا ، تو اسي کے ساتھ خلیفہ وقت کے وزیر ابوالحسین ابن الفرات نے ایک مراسلہ بھي اسلئے جاری کیا کہ گو قاضي تو ابن مکرم ھي رہینگے لیکن چونکہ ابھي نوآموز ھین اسلئے نیابت مین کسي پختہ کار عالم کا بھي تقرر کیا جائے ، ابن الفرات نے اس مراسلہ کو مصر کے چار سر برآوردہ لوگون کے نام جاری کیا تھا، ان چارون مین بیان کیا جاتا ھے کہ

منهم ابو جعفر الطحاوی ان یختاروا لا بن مکرم
رجلا فیتسلم القضاء من ابي عبید و یحکم نیابة عن
ابن مکرم (ملحقات ص ۵۳۲)

خیر ان چارون نے مل کر نائب قاضي کے لئیے جسکا انتخاب کیا اور جس طریقہ سے کیا، یہہ ایک طویل قصہ ھے ، مجھے تو صرف امام طحاوی کے اس مقام اور منزلت کو بتانا ھے ، جو انکو مصر مین اب حاصل ہوگئي تھي ، کہ عباسي خلافت کا وزیر بغداد سے ان پر اعتماد کرتا تھا، اور یہ واقعہ تو اس وقت کا ھے جب قاضي حربویہ ابھي مصر مین ھي ھین ، جسکي یہہ معني ھین ، کہ ممالک محروسہ عباسیہ مین انکی شہرت قاضي حربویہ کے عہد ہی مین ہوچکي تھي ،

گذشتہ بالا واقعہ سے ایک نتیجہ یہہ بھي پیدا ہوتا ھے اور میرے خیال کي تائید ہوتي ھے کہ محمد بن عبدہ کي سکریٹری ہونے کي بعد پھر امام طحاوی نے حکومت سے ملازمت اور عہدہ داری کے تعلق نہ پیدا کرنے کا ارادہ قطعي طور پر طے کردیا تھا، ورنہ ابن الفرات وزیر خلافت عباسیہ نے جہان انکو نائب قاضي کے انتخاب کے لئے مراسلہ بھیجا تھا، یہ ھي کیون نہین کیا

CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ
toobaa-elibrary.blogspot.com

که خود ان هي کو نائب قاضي بناديتا، اسلئيے که بغداد تك طحاوی کي جو شهرت پهونچي
هوگي ظاهر هے که وه دولت و امارت تو هوگي نهين بيچارے ايسے کهان کے امير تهے' وهي
چند سال انکو محمد بن عبداه کے ساتهه کما نے کا موقعه ملا ، ورنه اپني جائيداد انکي بظاهر
وهي تهي جوچچا سے بٹواره کے بعد انکو قاضي محمد بن عبده نے دلواديا تها، اس زمانه مين
اور وه بهي ارض فروعون مين کسي معمولي تقسيم شده " ربع " کي بدولت آدمي کا شمار اميرون
مين کيسے هوسکتا تها ، لامحاله يه هي ماننا پڑيگا ، که علم و فضل نے انکے نام کو اونچا کيا
تها، اور جب علم و فضل انکا مسلم تها تو نائب قاضي هونے کي صلاحيت ان سے زياده اور
کس مين هوسکتي تهي ، خصوصا جب قاضي بکار اور قاضي محمد بن عبده دو دو زبردست قاضيو
کے سکريٹری کا کام ايك زمانه تك يهه انجام ديچکے تهے ، نيز اگر انکي خواهش ملازمت کي
هوتي تو جب انکو بهي بغداد سے نيابت کے انتخاب کا اختيار ديا گيا تها تو اپنے رفقاء کار کو
بآساني هموار کرکے خود اس عهده پر قبضه کرسکتے تهے ، بهرحال ميرا خيال يهه هي هے،
که اس ملازمت اور اسکے بعد جو تلخ تجربات حکومت کے عهده کا انکو دو دو دفعه هوچکا تها
اسنے پهر اس چکهي هوئي، چيز کے نگلنے پر آماده هونے نه ديا (ولا يلدغ المومن من
جحر واحد مرتين) اور يهه تو ايك سے زياده مرتبه سوراخ سے ڈسے جاچکے تهے "
اورغالبا منجمله اور وجوه کے ان کي شان استغنا بهي آينده انکي عظمت پر اثرانداز هوئي
ايك بات البته اس سلسله مين قابل ذکر هے ، که جن چار آدميون کي کميٹي کے سپرد
ابن مکرم قاضي کي نيابت کا مسئله کيا گيا تها ، توجيساکه ابن يونس نے لکها هے ، که

فارسل الي اربعة من اهل مصر ان يختاروا من اهل مصر
من ينوب عنه فاختاروا ابا الذکر (ص ۵۳۳)

يهه ابو الذکر حالانکه مالکي المذهب تهے ، اور ابن مکرم اگرچه جوان تها ليکن حنفي مذهب
رکهتا تها، علامه طحاوی اگر متعصب آدمي هوتے تو اتنا ضرور کرسکتے تهے ، که بجائے مالکي
کے کسي حنفي کے تقرر کرانے کي کوشش کرتے ، خصوصا ايك بڑا پوائنٹ انکا يهه هوسکتا تها که

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

جب اصل قاضي کا مذهب حنفي هے ، تو نائب کو بهي حنفي هي هونا چاهئے ، مگر انهون نے ایسا نهین کیا ، اور باوجود مالکي هونے کے ابوالذکر محمد بن یحي المالکي کا هي انتخاب کیا ، مگر اس رواداری کا اثر یهه هوا ، که ابوالذکر کو بهي امام طحاوی کے اس سلوک کرنا پڑا ، خصوصا اسي مشهور مسئله مین جسکا ذکر منصور فقیه کے سلسله مین گذر چکا ، یعنی تین طلاق والي عورت کو نان نفقه ملنا چاهئے ، چونکه یهه بڑا اهم تاریخي " خلافیه " تها ، اور احناف اسکو قران و سنت و اجماع سب هي کے مخالف خیال کرتے تهے ، اسلئے ابوالذکر باوجود مالکي هونے کے اس مسئله مین حنفیون کے مسلک کے مطابق فیصله کیا کرتے تهے ، مورخین نے انکے اس طرز عمل کو لکهتے هوئے اگرچه وجهه یهه لکهي هے که

کان یحکم للمطلقة ثلاثا بالسکني و النفقه عملا بمذهب مستتیبه تارکا لمذهبه في ذالك (ص ٥٣٣)

یعني ابوالذکر اس مین ابن مکرم کي وجه سے ایسا کرتے تهے ، مگر مین سمجهتا هون که اس باب مین امام طحاوی کي رواداری اور انکے علمي اثر کو بهي دخل تها ،

بهرحال اب واقعي ابو جعفر طحاوی مصر مین امام طحاوی کے منصب پر پهونچ گئے تهے ، یا ایك دن مصر مین ان کا هي یهه تها که قاضیون کي ماتحتي مین کتابت کا کام کرتے تهے محمد بن عبده قاضي انکو ایك خشك لکڑی ، اور بانس سے کم مرتبه قرار دیتے هوئے ڈانٹتا هے ، اور بیچارے خاموش هوجاتے هین ، اور اب اسي مصر مین ان کے سامنے حق تعالے کي شان دیکهئے که وه دن آیا که ابن مکرم کے بعد جب مصر کے قاضي عبدالرحمن بن اسحاق الجوهری بغداد سے مقرر هوکر آئے ، یهه شخص علاوه فقیه و محدث هونے اور کیسا محدث که مشهور طبراني صاحب معاجم في الحدیث بهي ان کے تلامذه مین تهے ، بهرحال علاوه محدث هونے کے فن حساب مین بهي جس سے علماء کو کم لگاؤ هوتا هے یهه ماهرانه واقفیت رکهتے تهے ، بلکه اس فن مین ایسا معلوم هوتا هے ، که انکي متعدد تصنیفین بهي هین ، ابن زولاق نے لکها هے

کان عبدالرحمن بن اسحاق عاقلا فقیها حاسبا فهما له في الحساب تصنیف وافر (ص ٥٣٦)

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

مگر باوجود اس جلالت قدر اور مصر کے قاضي هونے کے لکھا هے که

کان عبد الرحمن یتاء دب مع الطحاوی جدا ﴿

" جدا " خود اپنے اندر جو قوت رکھتا هے ، ظاهر هے ، انتها یهه تهي که مصر کے قضاۃ کا دستور تها که سواری پر جب وه سوار هولیے تے تهے ، تب انکے سامنے کوئي دوسرا سوار هوسکتا تها ، یه هي قاضیون کا پرانا دستور چلا آتا تها ، لیکن لکهتے هین که عبد الرحمن بن اسحاق القاضي کا یهه حال تها که

لا یرکب حتي یرکب الطحاوی ﴿

اور اسي پر اکتفا نهین ، کرتا بلکه اپنے اجلاس مین جب هر طرح کے لوگون سے بهرا هوتا، علانیه عبد الرحمن بن اسحاق طحاوی کے متعلق یهه الفاظ کهتا ،

هو عالمنا هو قدوتنا ﴿

اور اسي کے ساتهه لوگون کے اس تعجب کے ازاله کے لئے که قاضي مصر هوکر ایک غیر سرکاری آدمي کے متعلق اس قسم کے الفاظ کیون استعمال کرتے هین ، قاضي عبد الرحمن کهتے

ما القضاء واقل من ان افتخر به علي ابي جعفر (ملحقات ص ٥٣٦)

اور عبد الرحمن بن اسحاق کے متعلق تو شاید یهه بهي کها جاسکتا هے که یهه مسلکا چونکه حنفي تهے ، اور امام طحاوی کي ساری عمر جو اب قریب ۸۰ کے پهونچ چکي تهي ، حنفي مذهب کي تائید مین هي گذری تهي ، بیسیون کتابین جنکا ذکر آگے آتا هے وه اس وقت لکهه چکے تهے اور اسلامي ممالک کے شرق سے غرب تک پهیل چکي تهین ، ایسي صورت مین ایک حنفي عالم جو عمر مین ان سے چهوٹا هو ، اگر ان کي عزت کرتا تها ، تو چندان محل تعجب نهین ، خود عبد الرحمن بن اسحاق کبهي کبهي اسکا اظهار بهي کیا کرتے تهے که مین انکي عزت اسلئے بهي کرتا هون که ﴿

هو اسن مني باحدی عشرة سنة (ملحقات ص ٥٣٦) ﴿

لیکن جب عبد الرحمن بن اسحاق کا دور ختم هوگیا ، اور ایک مالکي قاضي احمد بن ابراهیم

CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ
toobaa-elibrary.blogspot.com

کا مصر کی قضاۃ پر تقرر ہوا تو خیال ہوسکتا تھا کہ اب شاید طحاوی کی اتنی عظمت وہ نہ کرینگے ، مگر مصر والوں کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب انہوں دیکھا کہ احمد بن ابراہیم نے تو عبدالرحمن قاضی سے بھی دو قدم طحاوی کے احترام مین آگے بڑھا دیا ، یعنی علاوہ معمولی تعظیم و تکریم کے وہ امام طحاوی کے باضابطہ شاگرد بن گئے اور باوجود قضاء مصر کے جلیل عہدہ پر ہونے کے ان کے علم سے جسکی واقعی نظیر اس وقت اگر دنیامین نہین تو مصر مین بھی موجود نہ تھی ، وہ استفادہ کرنے سے نہین شرماتے تھے ، حالانکہ وہ جس قسم کے شرمیلے آدمی تھے اس کا حال آگے آتا ہے ، اور صرف چند دنون کے لئے شاگرد نہین بلکہ جیسا کہ ابن زولاق کا بیان ہے ، جب تک احمد بن ابراہیم مصر کے قاضی رہے ، امام طحاوی سے پڑھتے رہے ، ابن زولاق کے الفاظ یہہ ہین ،

وكان احمد بن ابراهيم في طول ولايته يتردد
الي ابي جعفر الطحاوي يسمع عليه تصانيفه
بقراة الحسن بن عبد الرحمن وهوا يومئذ قاضي مصر
ص ٥٣٨

اس سے یہہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ امام طحاوی اپنی کتابون کا درس خود اپنے زمانہ مین دینے لگے تھے ، اور صرف حنفی مذہب کے علماء نہین ، بلکہ دوسرے مسالک کے اہل علم بھی ان کی کتابون سے علما استفادہ اپنے لئے ضروری سمجھتے تھے ، یہہ نہ سمجھنا چاہئے کہ قاضی احمد بن ابراہیم کوئی معمولی آدمی تھے ، اپنے عہد کے جلیل القدر محدثین مین ان کا شمار ہے ، ابراہیم الحربی جیسے محدثین سے روایت کرتے تھے ، ابن یونس نے اپنی تاریخ مین لکھا ہے کہ

حدث عن اسمعيل بن اسحاق و خلق كثير من
اهل بغداد ، وكان ثقة كثير الحديث ص ٥٣٨

مگر باوجود اس عظمت و اقتدار کے امام طحاوی کے علم صادق نے نہ پہلے نہ درمیان مین نہ اس زمانہ مین ان کے اندر کسی "علمی خودی" یا "کبر" کو پیدا ہونے دیا ، دوسرے انکی جتنی بھی عظمت و عزت کرتے ہون ، لیکن اپنے کو وہ ہمیشہ مصر کے دیہات کا ایک دیہاتی

CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ
toobaa-elibrary.blogspot.com

ہی سمجھتے رہے ، یہ ہی احمد بن ابراہیم جیساکہ گذر چکا کہ ان کے شاگرد تھے اور کیسے شاگرد کہ گھر پر بلاکر ان سے نہیں پڑھتے ، بلکہ روزانہ خود طحاوی کے حلقہ مین عام لوگون کے ساتھ بیٹھکر ان کے درس کو سنتے تھے ، لیکن باوجود اسکے خود امام طحاوی کا حال یہ تھا کہ ایک دن حسب معمول حلقہ درس مین بیٹھے تھے ، احمد بن ابراہیم بھی شاگرد ون کی صف مین آکر بیٹھ گئے ، درس ہورہا تھا کہ اتنے مین اسوان جو مصر کا مشہور مقام ہے ، وہان کا کوئی آمدی آیا اور اس نے کوئی سوال کیا ، ظاہر ہے کہ سوال امام طحاوی سے تھا ، لیکن جس نے اپنے کو کبھی کچھ نہین سمجھا اپنی اسی ۸۰ سال کی عمر تک بھی اپنے کو وہ وہی سمجھتا رہا ، امام طحاوی نے یہ دیکھکر کسی حیثیت سے ہار، مجلس مین بہرحال مصر کا قاضی اعظم بیٹھا ہوا ہے ، مفتی الدیار المصریہ کا عہدہ اسی کا ہے ، اس لئے سایل کا جواب تو دینے لگے ، مگر الفاظ یہ تھے ،

مذہب القاضی ایدہ اللہ کذا وکذا

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا محمد بن عبدہ قاضی کے سکریٹری ہونے کے وقت مین ایک معمولی کاتب ہونے کی حیثیت سے جس طرح جواب دیا کرتے تھے آج بھی ان کے نفس کا شعور یہ ہی ہے ، مگر سایل بھی مفصلات کا ایک دہقانی آدمی تھا ، بوڑھے عالم کے اس کسر نفسی و تواضع کو دیکھ کر اس سے صبر نہ آسکا ، اور جھلا کر بولا ،

ماجئت الی القاضی انما جئت الیک

اس پر احمد بن ابراہیم قاضی جو بیچارے کم سخن اور حیا پرور آدمی تھے ، حتی کہ ابن زولاق نے لکھا ہے ،

لشدة حیائہ لا یفہم اکثر کلامہ فجرت بذالک امور

یہ بھی ان ہی کا بیان ہے کہ احمد جب حج کے لئے گئے ، تو لبیک اتنی پست آواز سے کہتے تھے کہ

کان النساء یرفعن اصواتہن بالتلبیة

اجہر منہ لشدة خجلہ

مگر باوجود اس کم سخنی کے ان سے بھی ضبط نہ ہوسکا ، اور امام کے اس از حد گذشتہ تواضع کو دیکھ کر اسوانی کو مخاطب کرکے بولے (یاہذا ہو کما قلت)

CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ
toobaa-elibrary.blogspot.com

اورحکم دیا کہ پھر اپنے سوال کو دھراؤ اسنے دھرایا تب امام کي طرف احمد بن ابراھیم مخاطب ھوئے اوران کي "ایدك الله" کاجواب دیتے ھوئے انھون نے کھا

افته ایدك الله برائك ؟

مگر اس پر بھي امام طحاوی کي فطری افتاد کا تقاضا نہ گیا، اور پھر قاضي صاحب کي طرف متوجہ ھوکر بولے

ازاالذن القاضي ایده الله افتیته ؟

اس تمھید ، اور اظھار ادب کے بعد تب انھون نے اس بیچارے اسواني سائل کاجواب دیا،

ابن زولاق نے اس واقعہ کو درج کرنے کے بعد لکھا ھے، اور صحیح لکھا ھے کہ

کان ذالك یُعَد من ادب الطحاوی و فضله (ص ۵۳۸) ؟

امام طحاوی کے ادب شناس، قدر فرما شاگرد احمد بن ابراھیم مالکي مصر کے قاضي سنہ ۳۱۷ تك رھے، کہ زمانہ نے پھر پلٹاکھایا ، اوراب جبکہ امام کي عمر اسي ۸۰ سے بھي متجاوز ھوچکي ھے، مصر کي ولایت قضاء پر پھر مصیبت آئي، ایك شخص عبدالله نامي جو ابن زبر کے نام سے مشھور تھا، اپني جالاکیون اور خلیفه وقت مقتدر بالله کے سادگي سے نفع اٹھاکر مصر کا قاضي ھوگیا، داستان تو اسکي لمبي ھے مختصر یھہ ھے، کہ مقتدر بالله کا وزیر علي بن عیسي اسکي حماقت سے واقف تھا ، اسکو خود جب دمشق کے دورہ پرگیاھواتھا ، اس شخص کا تجربہ ھوچکا تھا، دمشق کا اس زمانہ مین ابن زبر قاضي تھا ، پبلك اس سے تنگ تھي، لوگون کا وفد وزیر کے پاس اسکي شکایت کرتا ھوا پھونچا، علي بن عیسي نے قاضي ابن زبر سے پوچھا لوگ کیاکھہ رھے ھین، بولا کہ گراني کي شکایت کر رھے ھین ، علي بن عیسي کو اسکي کھلي شرارت پر سخت غصہ تھا، اس وقت کچھہ نھین بولا اور بغداد پھونچ کر اسکي موقوفي کا حکم بھیجدیا، ابن زبر آنے کو تو بغداد آگیا ، مگر ایك ایسي چال کرگیا، کہ علي بن عیسي کي وزارت ھي ختم ھوگئي، ایك خاص ذریعہ سے مقتدر تك ایك تحریر ابن زبر نے پھونچائي، جو ایك خراساني مسافر کي طرف سے تھي، جس مین اس خراساني مسافر کي طرف سے ظاھر کیاگیاتھاکہ تین دن سے مین مسلسل

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

خواب مین حضرت عباس رضي الله تعالے عنه کو دیکھه رها هون ، وه ایك عمارت بناتے هین لیکن

ایك شخص اٹھکر اسےکوڈها دیتا هے ، مین نے حضرت عباس سے عرض کیا که یا عم رسول الله

یهه آپ کو کون ستارها هے ، فرمایا که علي بن عیسي وزیر ، مین اپنے لڑکے کے لئے عمارت

بناتا هون اوروه گرادیتا هے ، ایك ایسي بے لاگ ترکیب سے یهه تحریر ساده لوح مقتدر تك

پهونچي که مقتدر چیخ اٹها

ان هذا لرویا صحیحة یصرف علي بن عیسي و یقبض علیه ٭

وزیر علي بن عیسي حیران تها ، مگر کیا کرتا اور خواب کا جواب کیا دیتا ، علي بن عیسي بهي

ابن زبر کي راه کا کانٹا تها ، اس کا هٹنا تها که

فما جاء آخر النهار حتي وافي و معه عهدة قضاء مصر و دمشق (ملحقات ص ٥٤١) ٭

امام طحاوی کي یهه بدقسمتي تهي که زندگي کي آخری گهڑیون مین مصر کا قاضي ابن زبر جیسا

چال باز ، مکار آدمي مقرر هوکر آیا ، آنے کے ساتهه ملك مین رشوتون اور مظالم کا بازار گرم هوگیا

ابن زولاق نے لکها هے که

کان عارفا باخذ الدراهم و الدنانیر و الهدایا ٭

اگرچه اسي کے ساتهه اتني تعریف بهي کي هے که

وکان مع ذالك لا یقبض درهما ولا یضم هدیة ٭
حتي یقضي حاجة صاحبها ٭

گویا یهه بهي ابن زبر کي سب سے بڑی منقبت تهي که کام تو لوگون کے چلا دیتا تها ، خواه رشوت

لیکر هي کیون نه هو ، چه خوش ؟

ایسا معلوم هوتا هے ، که اس نجس سیاه سینه قاضي کے عهد مین امام طحاوی گوشه گیر

هوگئے ، اور حکومت سے اتنے کناره کناره رهنے لگے ، که پهلے قضاة سے کچهه مراسم سوال و جواب

علمی مذاکرات کےجو رهتے تهے ، اس سے بهي دست بردار هوگئے ، غالبا یه هي وجه هے

که ایك دفعه ابن زبر نے شهر کے سب سے بڑے عالم خیال کرکے کوئي استفتاء امام کے پاس

toobaa-elibrary.blogspot.com
CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ

بهیجا، لیکن لکھتے هین که

فلم یجب فیها جوابا شافیا ؎

ایسا معلوم هوتا هے که یهه جواب که مین تم سے تعلقات رکھنا نهین چاهتا، مصلحت کے خلاف تها، اسي لئیے کوئي ٹالنے کي بات کرکے قاصد کو آپ نے واپس کردیا، ابن زولاق کي ایک مبهم سي عبارت اسکے بعد هے، بظاهر اسکا مطلب یه هي معلوم هوتا هے که امام سے ابن زبر نے دوباره دریافت کرایا اور جواب پر مصر هوا، لیکن اس وقت بهي امام نے اعراض هي کیا، ابن زولاق کے الفاظ یهه هین

ان الشیخ یتقی هذا القاضي والا لبادره ؎ یعني الشیخ (امام طحاوی) اس قاضي سے بچتے تهے اگر ایسا نه هوتا تو جواب مین ضرور سبقت کرتے (علم کو آخر کیون چهپاتے) مگر "الا" کے لفظ کو بڑهاکر مجهے عبارت کي تصحیح کرني پڑی هے، قیاس هے، که نسخه غلط هے، یا کوئي اور مطلب هو، جو بالفعل میری سمجهه مین نهین آیا،

اسي ابن زبر کے زمانه مین ایک اور واقعه بهي پیش آیا یعني قاضي محمد بن عبده جن کے امام طحاوی سکریٹری تهے، ان کے زمانه کا کوئي طے شده مقدمه تها، اسي کے متعلق ابن زبر کے زمانه مین بهي کوئي معامله چهڑا، ضرورت اسکي هوئي که امام طحاوی اس مقدمه مین خود محکمه قضاء مین حاضر هوکر اپنا بیان دین، ابن زبر نے انکو بلا بهیجا،

فرکب الیه وتشهد عنده ؎

آگے جس واقعه کا ذکر کیاجاتا هے اس سے معلوم هوتا هے که ابن زبر کي امام طحاوی سے یهه پهلي ملاقات تهي، اور فتوی جو اس نے دریافت کرایاتها وه محض انکی علمی شهرت و جلالت کي بنیاد پر تها، خود براه راست نه قاضي ان سے ملا، اور امام تو ایسوں سے خود کیا ملتے، بهرحال جب اظهار هوا تو قاضي ابن زبر امام کي طرف متوجه هوا، اور جیسا که چاهئیے، انکے ساتهه ملاطفت اور تکریمي برتاؤ کیا، اسي سلسله مین امام کو خوش کرنے کے لئے اور کچهه اپني حدیث داني کا اثر قایم کرنے کے لئے بولا که

حدیث کنت کتبته عن رجل عنك منذ ثلاثین سنة ؎

toobaa-elibrary.blogspot.com
CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ

مطلب یہہ تھا کہ جناب والا سے نیاز تو آج حاصل ہوا، لیکن میری عقیدت آپ سے پرانی ہے،

بلکہ گونہ آپ کا شاگرد ہوں ، یعنی آپ کے کسی شاگرد کے ذریعہ سے میں فلان حدیث روایت

کرتا ہوں ، خدا جانے ابن زبرکا یہہ دعوی صحیح بھی تھا، یا صرف امام کو مسرور اورکچھہ

اپنےعلمي و دیني شوق کے ثبوت میں یہہ لطیفہ اسنے گھڑ لیا تھا، کیونکہ محدثین ابن زبر کے

متعلق لکھتے ھیں کہ اسکي یہہ عام عادت تھي، کہ کسي ایك حدیث کے متن کو کاٹکر اس

میں دوسری سند لگا دیا کرتا تھا اور یوں حدیثوں میں جعل بنایا کرتا تھا، امام الدارقطني نے

اپنا چشم دید واقعہ اس شخص کے متعلق یہہ درج کیا ھے کہ میں ابن زبر کے پاس حاضر

ھوا، مگر اس وقت میری عمر کم تھي یعني

وانا اذ ذاك حدث ؎

فرماتے ھیں ، کہ میں نے دیکھا کہ اسکے سامنے ایك کاتب بیٹھا ھوا ھے ، اور ابن زبر اسکو

حدیث املا کرارھا ھے ، مگر طریقہ لکھانے کا عجب تھا

یملي الحدیث من جزء و المتن من جزء آخر ؎

امام دار قطني فرماتے ھیں ، کہ چونکہ میں نو عمر تھا

فظن اني لا انتبہ لذالك ؎

ایسي صورت میں کیا عجب ھے کہ امام طحاوی کو دیکھکر اسنے ان کے کسي شاگرد کي طرف اس

حدیث کو منسوب کرکے روایت کردیا ھو، ایسا معلوم ھوتا ھے کہ امام سے ابن زبر نے پھر اسکے

بھي درخواست کي کہ یوں تو حضور کا میں بالواسطہ شاگرد ھي ھوں، لیکن اگر جناب والا براہ

راست تلمذ کے شرف سے سرفراز فرماتے تو بندہ نوازی ھوگي ، بوڑھے امام کا دل حالانکہ اس

کمینہ فطرت بدنام کنندۂ اسلام و امت اسلامیہ سے جڑھا ھوا تھا ، حالات سب معلوم تھے ،

لیکن مروۃً کہا جاتا ھے کہ امام نے (فحدثہ بہ)

اور یہہ تو اس وقت ھے ، جب ابن زولاق کے الفاظ ،، فحدثہ بہ ،، میں ،، حدث ،، کا فاعل امام

طحاوی کو قرار دیا جائے جو متبادر ھے لیکن اگر اسکا فاعل ابن زبر ھي ھو، اور مطلب یہہ لیا جائے

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

که جس حدیث کے متعلق اس نے باور کرایا تھا که بالواسطہ آج سے تیس سال پہلے مین نے اسکو لکھا ھے، یہہ بتانے کے لئے مین اسکو بھولا نہین ہون، یعنی آپ کا بڑا قدردان ہون، اسکے ثبوت مین اس حدیث کو زبانی امام کے سامنے اسنے پڑھ دیا ہو، تواس مطلب کی بھی گنجائش ہے، بلکه اگر بلاواسطہ شاگرد بننے کی بھی خواہش ہو، توعرض علی الشیخ کے طور پر اس کی سند بجائے بالواسطہ کے امام طحاوی کے ساتھہ بلاواسطہ متصل ہوجاتی ہے،

قاضی ابن زبر کے متعلق ایک بات یاد رکھنے کی ہے که جناب کی تصنیفات عالیہ مین ایک کتاب "تشریف الفقر علی الغناء" بھی ہے، الذہبی نے جہان انکی کتابون کی فہرست دی ہے، اس کتاب کا خاص طور سے ذکر کیا ہے،

عجیب بات ہے، که ٹھیک جس سال امیر تکین جو ابن زبر کے پشت پناہ مین تھا، اور مصر کا اس زمانه مین والی (گورنر) تھا، اتفاق سے مسلول ہوگیا، حالت روز بروز بد سے بدتر ہونے لگی، ابن زبر کو اندیشہ ہوا، که امیر اگر کہین لڑھک گیا، تو مصر کی عام پبلک میری تکا بوٹی کرکے رکھہ دیگی، بڑا پریشان ہوا، اس زمانه مین ایک شافعی عالم اسمعیل بن عبد الواحد پر امیر تکین بہت اعتماد کرتا تھا مصر مین موجود تھے، ان کی خوشامد برآمد کرکے اسنے راضی کیا که امیر سے میری رخصت منظور کرالو، مین گھر دمشق جانا چاہتا ہون، وہان سخت ضرورت ہے، اور یہہ بھی کہا که میری جگہ منصرمانه طور پر آپ ہی کام بھی کیجئے، اسمعیل راضی ہوئے، لیکن امیر تکین راضی نہین ہوتا تھا،

فلم یزل ابو ہاشم یکلم الا میر حتی اذن له فی ذالك	ابو ہاشم (اسمعیل بن عبد الواحد) بار بار امیر تکین سے ابن زبر کی چھٹی کے متعلق اصرار کرتے رہے، تا اینکه اسکو رخصت مل گئی،

رخصت کی منظوری جونہی ملی، ابوہاشم اسمعیل کو چارج دیکر سیدھے دمشق بھاگا، یہه سنه ۳۲۱ کا واقعه ہے، اورخدا کی شان دیکھئے، که اسی سال حضرت امام ابوجعفر الطحاوی کی وفات ہوتی ہے، ابن خلکان اور دوسرے مورخون کا اتفاق ہے، که

وتوفی سنه احدی وعشرین و ثلمائة (ص ۱۱۹ ج ۱)

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

یعنی امام کی وفات سنه ۳۲۱ مین هوئي ، البته ابن زبر مصر سے جان بچاکر اسی سال کے جمادی الاول مین بھاگا هے ، اور همارے امام کی وفات چونکه ذیقعده کی پہلی تاریخ کو هوئي ، جیساکه ابن خلکان نے تصریح کی هے که

لیلة الخمیس مستهل ذالقعده

کی تاریخ تهی ، گویا اس کے معنی یهه هوئے که ابن زبر کي روانگي کے سات مهینه بعد امام طحاوی نے رحلت فرمائي ،

ایسا معلوم هوتا هے ، که یهه چند مهینه امام پر مرض الموت کے گذرے ، کیونکه ابن زبر کے بعد جمادی الثاني سنه ۳۲۱ مین مشهور اسلامي مصنف عبدالله بن مسلم بن قتیبة الدینوری المعروف بابن قتیبة کے صاحب زادے احمد بن عبدالله بن مسلم بن قتیبة کو هم مصر کا قاضي پاتے هین ، ابن خلکان نے ان هي ابن قتیبة قاضي کے متعلق لکھا هے که

تولي القضاء بمصر وقد مها في ثامن عشر من جمادی الاخرة
سنه احدی وعشرون وثلثمائة (ص ۲٥۱ ج ۱)

قاضي ابن قتیبة قطع نظر اسکے که بڑے باپ کے بیٹے تهے خود بهي اپنے وقت کے مسلم الثبوت علماء اور مصنفین مین شمار هوتے هین ، انکي کتابین " ادب الکاتب " اور " اصلاح المنطق " اب بهي عزت کي نگاه سے دیکھی جاتي هین ، ایسے علم دوست اور علمي گهرانے کے قاضي سے یهه بعید معلوم هوتا هے که امام طحاوی کا جو مقام اس وقت مصر مین قایم هوچکا تها ، ان سے وه باوجود موانع نه هونے کے ملاقات نه کرتے ، غالب قرینه هے که امام کي حالت سقیم هوچکي هوگي ، اور خود بیچارے قاضي ابن قتیبة کچهه مطمئن بهي نه تهے ، رفع الاصر کے حواله سے تو یهه نقل کیاگیا هے که مصری جن پر مردانیت کهئے ، یا جیسا وه کهتے تهے عثمانیت کا زیاده غلبه تها ، قاضي ابن قتیبة جب قضاء کا چارج لینے کے لئے جامع مسجد کي طرف عباسیون کے مشهور سیاه رنگ کے لباس مین روانه هوئے ، تو

فثارعلیه العامه فرجموه و مزقواسَوَادَهٗ

ص ۸٦

اوراس فرعوني سلوك كے ساتهه ساتهه يهه بهي هواكه پانچ مهينه سے زيادہ قاضي رہ بهي نه سكے ، غالبا ان هي پريشانيون مين وه الطحاوى كي عيادت كو بهي نه گئے يا شايد اهل تاريخ نے اس كا تذكره نهين كيا ، كچهه بهي هو عجيب اتفاق هے كه ٹهيك ذيقعده سنه ۳۲۱ كي پهلي تاريخ كو امام كا انتقال هوتا هے اور الكندى كے ملحقات مين غالبا معجم الادباء كے حواله سے يهه فقره منقول هے كه قاضي ابن قتيبة

صرف عن القضاء في آخري ذالقعده سنه ۳۲۱ ؎

گويا امام طحاوى كي وفات كے پندره بيس دن بعد ابن قتيبة كا بهي عهده قضاء سے انتقال هوگيا، اور چند هي دن بعد يعني سنه ۲۲ كي ربيع الاول مين دنيا سے بهي چل بسے

خلاصه يهه هے كه عرب كے چند قبائل جن كي طرف الازدى كي نسبت كي جاتي هے ، ان مين سے ازوحجر كا ايك خاندان مصر كے طحايا طحية يا جيسا كه جلال الدين سيوطي نے اپني كتاب لباب في تصحيح الانساب مين لكها هے ، كه طحا نهين ، بلكه طحا كے قريب ايك اور گاؤن طحطوطه هے ، وهان يهه خاندان آكر آباد هوگيا تها ، مجهے اسكا پته نه چل سكا ، كه عرب سے منتقل هوكر شروع شروع مين اس خاندان كے كون آدمي طحا مين آكر سكونت پذير هوئے ، سلمة بن القاسم الاندلسي نے اپني تاريخ كے صله مين يهه جونسب نامه امام طحاوى كا ديا هے يعني

احمد بن محمد بن سلمه بن عبدالملك ؎
بن سليم بن سليمان بن حباب ؎

اس سے غالب قرينه يهه هے كه ان مين ساتوين آدمي حباب يه هي ،، البدو ،، سے نكل كر ،، مصر ،، پهونچے ، دو سوا دو صديون مين سات پشتون كا گذر جانا محل تعجب نهين هے ، بلكه زياده تر يه هي هوتا هے ، كه ايك ايك صدى مين تين پشتين گذرتي هين ،

بهرحال اسي خاندان كے همارے امام ابوجعفر طحاوى سنه ۲۳۸ يا جيساكه السمعاني

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

نے ،، ھوا لصحیح ،، کھتے ھوئے سنہ ۲۳۹ کو ترجیح دی ھے ، ۱۱ / ربیع الاول کو

پیدا ھوئے ، اور تقریبا ۸۲ سال تک اس دنیا کے مختلف نشیب و فراز سے گذرتے ھوئے سنہ ۳۲۱

ھجری یکم ذیقعدہ ، کو جان جھان آفرین کے سپرد کی ، ابن خلکان نے لکھا ھے

دفن بالقرافة و قبره مشهور بها (ص ۱۹ ج ۱) ((

اولاد کی پوری تفصیل اب تک مجھے نھین مل سکی صرف ان کے ایک صاحب زادے ابوالحسن

علی بن احمد اور علی بن احمد کے صاحب زادے یعنی امام طحاوی کے پوتے ابوعلی الحسن

بن علی ، کا کتابون مین لوگ تذکرہ کرتے ھین ، السمعانی نے لکھا ھے

ان ابنه ابن (ابوجعفر الطحاوی) ابوالحسن
علی بن احمد الطحاوی یروی عن ابی عبد الرحمن
احمد بن شعیب النسائی وغیره توفی سنه ۳۵۱
وحفیده ابوعلی الحسن ابن علی بن احمد الطحاوی
توفی فی الربیع الاخر سنه ۳٦۰

خیر، یہ تو رسمی عام حالات ھین ، ھر شخص جو پیدا ھوتا ھے وہ کھین پیدا ھوتا ھے کسی

سنہ مین پیدا ھوتا ھے ، کسی سنہ ھی مین مرتا ھے اور کسی مقام ھی مین دفن ھوتا ھے ، کچھ

لوگ اولاد بھی چھوڑتے ھین ، اسی طرح غربت سے امارت، جھل کے بعد علم یہ بھی

چند ان خصوصیت کی بات نھین اور گو عام کتابون مین امام کے حالات ایک صفحہ دو صفحہ

سے زاید نھین ھین لیکن خدا کا شکر ھے کہ اس سلسلہ مین ھزارھا صفحات کے پڑھنے سے

جو متفرق اجزاء مجھے ملتے چلے گئے ، ان کو ایک خاص ترتیب سے جمع کرنے کی غالبا مجھے

پھلی دفعہ سعادت نصیب ھوئی ، ورنہ جھان تک میرا مطالعہ ھے ، اس وقت تک امام

کے حالات پر مستقلاً کوئی کتاب نھین پائی جاتی ، عامہ اھل تراجم و تذکرات ان کے ترجمہ

کو صفحہ دو صفحہ پر ختم کردیتے ھین ، اور یہ پھلی دفعہ امام کے حالات کا اتنا ذخیرہ

ایک جگہ بحمداللہ جمع ھوگیا ،

لیکن اب وقت آگیا ھے کہ پھر اس مسئلہ کی طرف رجوع کرون جسکی طرف شروع

سے مین اشارہ کرتا چلا آیا ھون ، مصر کا آئمہ ثلاثہ امام مالک و شافعی و ابوحنیفہ کے فقہ سے

CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ
toobaa-elibrary.blogspot.com

ابتدائي صديون مين جو تعلق رہا ہے ، اسے تفصيلا بتا چکا ہون ، پھر امام طحاوی کے ماموں اور امام شافعی کے شاگرد ابوابراہیم اسمعيل المزني الامام اور قاضي بکار کے تعلقات پر مین نے روشني ڈالي تھي ، بتايا تھا کہ امام مزني سے جدا ہوکر امام طحاوی قاضي بکار کے سکریٹری بھي رہے ، اور ان سے پڑھتے بھي رہے ، اسي زمانہ مین قاضي بکار کا مزني کي کتاب مختصر کو دیکھکر حنفي مذہب کي تائید ، اور امام شافعي کي تردید مین ایک ،، کتاب جلیل ،، کي تصنیف مین مشغول ہونا ، اور اسي کو مین نے امام طحاوی اور امام مزني کے تعلقات کے خراب ہونے کا سبب قرار دیا تھا ، عجیب بات ہے ، کہ سلف کي جتني کتابین اس باب مین اب تک میری نظر سے گذری ہین ، ان مین مزني اور طحاوی کے درمیان کس مسئلہ پر اختلاف ہوا ، اس کي تصریح نہین ملي ، صرف بعد کو ابن عساکر ابوسلیمان بن ترب کے حوالہ سے تاریخ دمشق مین اتنا اضافہ ملا کہ جھگڑے کا سبب یہ ہوا کہ

تكلم الطحاوی يوما بحضرة المزني في مسئلة فقال
له المزني الخ (تلخيص ابن عساکر ص ۲۴)

چونکہ مسئلہ ،، کا لفظ عموما جب بولا جاتا ہے تو اس سے علمي مسئلہ ہی مراد لیا جاتا ہے ، اسلئے اس سے اتنا تو معلوم ہوا کہ گفتگو علمي مسئلہ مین ہورہي تھي ، لیکن حیرت ہے ، کہ مولانا عبدالحي فرنگي محلي جنکے ماخذ تقریبا وہي کتابین ہین ، جن سے مین نے مواد فراہم کیا ہے ، لیکن انہون نے خدا جانے کس سند کي بنیاد پر اپني کتاب ،، الفوائد البہیة ،، مین اس جھگڑے کا ذکر کرتے ہوئے ارقام فرمایا ہے کہ

---

۱ السیوطي کي اصل عبارت یہ ہے ، کہ "انہ (ای ابوجعفر الطحاوی) لیس من طحا بل من طحطوطہ قرب بقریة طحا فکرہ ان یقال لہ طحطوطي ،، یعني طحطوطي کا لفظ چونکہ ذرا بھونڈا تھا اسلئے امام طحاوی اپنے کو ،، طحاوی ،، لکھنے لگے ، لیکن میرے خیال مین ایک ایسے جلیل امام کي طرف غلط بیاني کا انتساب اور وہ بھي ایک لفظي وجہ سے مشکل ہے ، کون کہ سکتا ہے کہ برادران شوافع کي طرف سے یہ بھي ایک لطیفہ ہے ، ورنہ شامي کے مشہور محشي علامہ طحطحاوی نے تو ان انتساب کو باقي رکھا " ۲۴۲

كان الطحاوي يكثر النظر في كتب ابي حنيفه فقال له المزني لا يجيء منك (مطبوعه هند ص ۱۸)

اگر مولانا مرحوم کا یہہ بیان قیاسی نہیں ہے، بلکہ کسی تاریخی حوالہ پر مبنی ہے، تو پہر جس نتیجہ تک میں عقلی اور قیاسی قرائن کی روشنی میں پہونچا ہوں، اسکی گونہ تاریخی تائید بہی مہیا ہوجاتی ہے، لیکن جہاں تک میرا خیال ہے، کچہہ اس میں زلت قلم ہوئی ہے، کیونکہ اب تک کسی کتاب میں اتنی صاف صراحت اس مسئلہ کی مجہے نہیں ملی، میرا گمان ہے خدا کرے کہ غلط ہو، کہ ابن خلکان نے المزنی کے متعلق جو امام طحاوی کے واسطے سے یہہ نقل کیا ہے کہ جب مذہب بدلنے کے متعلق ان سے سوال کیا گیا، تو انہوں نے فرمایا کہ میں اپنے ماموں مزنی کو دیکہتا تہا کہ (کان یدیم النظر الی کتب ابی حنیفه ص ۹) شاید کچہہ اسی سے خلط مبحث ہوا ہے، اور اسی وجہہ سے شروع میں مولانا کے اس قول کو میں نے پیش نہیں کیا، قریب قریب شاہ عبد العزیز صاحب نے بہی یہہ ہی کیا ہے، (که المزنی طحاوی را تعبیر به بلادت کرد ص ۸۰) حالانکہ یہہ قیاسا تو کہا جاسکتا ہے لیکن مورخین نے اس کی تصریح نہیں کی ہے، بہرحال اگر ان حضرات نے ان فقروں کو کسی معتبر مورخ کی کتاب سے نقل فرمایا ہے تو مسئلہ اور زیادہ صاف ہوجاتا ہے،

اب میں پہر اس سلسلہ کے آیندہ واقعات پر بحث کرنا چاہتا ہوں، میرا خیال ہے، کہ قاضی بکار نے اس وقت جب طحاوی ان کے ساتہہ تہے المزنی کی مختصر کے مقابلہ میں اپنی "کتاب جلیل" جو تصنیف کی، چونکہ اس کتاب کی تصنیف میں بطور مددگار کے امام طحاوی کی شرکت یقینی ہے، آخر وہ اسی شافعیت اور حنفیت کے قصہ میں تو اپنے ماموں کے یہاں سے الگ ہوئے تہے، اور جیسا کہ میرا خیال ہے جہگڑے میں شدت قاضی بکار کی اسی تصنیف جلیل کی کے بدولت پیدا ہوئی، ایسی صورت میں ظاہر ہے کہ طحاوی سے زیادہ اس کتاب سے اور کس کو دلچسپی ہوسکتی تہی، مگر جب قاضی بکار عہدہ قضاء سے الگ ہوگئے، اور انکی وجہہ سے طحاوی بہی معاشی مشکلات میں مبتلا ہوئے، میں نے بتایا تہا، امام پر جس وقت یہ افتاد پڑی

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com
CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقالہ درحالات

"الطحاوی الامام"

اور ان کے خصوصی مجاھدات ونظریات درحدیث سید الانام

علیہ الصلوٰۃ والسلام

از

السید قطب الدین حسینی صابری بی۔اے (عثمانیہ)

متعلم ام۔اے

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

ابتدائي صديون مين جو تعلق رها هے ، اسے تفصيلا بتاچکا هون ، پهر امام طحاوی کے ماموں اور امام شافعی کے شاگرد ابوابراهيم اسمعيل المزني الامام اور قاضي بکار کے تعلقات پر مين نے روشني ڈالي تهي ، بتايا تها که امام مزني سے جدا هوکر امام طحاوی قاضي بکار کے سکريٹری بهي رهے ، اور ان سے پڑهتے بهي رهے ، اسي زمانه مين قاضي بکار کا مزني کي کتاب مختصر کو ديکهکر حنفي مذهب کي تائيد ، اور امام شافعي کي ترديد مين ايك ،، کتاب جليل ،، کي تصنيف مين مشغول هونا ، اور اسي کو مين نے امام طحاوی اور امام مزني کے تعلقات کے خراب هونے کا سبب قرار ديا تها ، عجيب بات هے ، که سلف کي جتني کتابين اس باب مين اب تك ميری نظر سے گذری هين ، ان مين مزنی اور طحاوی کے درميان کس مسئله پر اختلاف هوا ، اس کي تصريح نهين ملي ، صرف بعد کو ابن عساکر ابوسليمان بن ترب کے حواله سے تاريخ دمشق مين اتنا اضافه ملا که جهگڑے کا سبب يه هوا که

تكلم الطحاوی يوما بحضرة المزني في مسئلة فقال
له المزني الخ (تلخيص ابن عساکر ص ٢٣)

چونکه مسئله ،، کا لفظ عموما جب بولا جاتا هے تو اس سے علمی مسئله هی مراد ليا جاتا هے ، اسلئے اس سے اتنا تو معلوم هوا که گفتگو علمي مسئله مين هورهي تهي ، ليکن حيرت هے ، که مولانا عبدالحي فرنگي محلي جنکے ماخذ تقريبا وهي کتابين هين ، جن سے من نے مواد فراهم کيا هے ، ليکن انهون نے خدا جانے کس سند کي بنياد پر اپني کتاب ،، الفوائد البهية ،، مين اس جهگڑے کا ذکر کرتے هوئے ارقام فرمايا هے که

---

1 السيوطي کي اصل عبارت يه هے ، که "انه (ای ابوجعفر الطحاوی) ليس من طحا بل من طحطوطه قرب بقرية طحا فکره ان يقال له طحطوطي ،، يعني طحطوطي کا لفظ چونکه ذرا بهونڈا تها اسلئے امام طحاوی اپنے کو ،، طحاوی ،، لکهنے لگے ، ليکن ميرے خيال مين ايك ايسے جليل امام کي طرف غلط بياني کا انتساب اور وه بهي ايك لفظي وجه سے مشکل هے ، کون که سکتا هے که برادران شوافع کي طرف سے يه بهي ايك لطيفه هے ، ورنه شامي کے مشهور محشي علامه طحطاوی نے تو ان انتساب کو باقي رکها " ٤٢

كان الطحاوي يكثر النظر في كتب ابي حنيفه فقال

له المزني لايجئ منك (مطبوعه هند ص ١٨)

اگر مولانا مرحوم کا یهه بیان قیاسي نهین هے ، بلکه کسي تاریخي حواله پر مبني هے ، تو پهر جس نتیجه تك مین عقلي اور قیاسي قرائن کي روشني مین پهونچا هون ، اسکي گونه تاریخي تائید بهي مهیا هوجاتي هے ، لیکن جهان تك میرا خیال هے ، کچهه اس مین زلت قلم هوئي هے ، کیونکه اب تك کسي کتاب مین اتني صاف صراحت اس مسئله کي مجهے نهین ملي ، میرا گمان هے خدا کرے که غلط هو ، که ابن خلکان نے المزني کے متعلق جو امام طحاوي کے واسطے سے بیان نقل کیا هے که جب مذهب بدلنے کے متعلق ان سے سوال کیا گیا ، تو انهون نے فرمایا که مین اپنے مامون مزني کو دیکهتا تها که (كان يديم النظر الي كتب ابي حنيفه ص ٩) شاید کچهه اسي سے خلط مبحث هوا هے ، اور اسي وجهه سے شروع مین مولانا کے اس قول کو مین نے پیش نهین کیا ، قریب قریب شاه عبد العزیز صاحب نے بهي یهه هي کیا هے ، (که المزني طحاوي را تعيير به بلاد تكرد ص ٨٠) حالانکه یهه قیاسا تو کها جاسکتا هے لیکن مورخین نے اس کي تصریح نهین کي هے ، بهرحال اگر ان حضرات نے ان فقرون کو کسي معتبر مورخ کي کتاب سے نقل فرمایا هے تو مسئله اور زیاده صاف هوجاتا هے ،

اب مین پهر اس سلسله کے آینده واقعات پر بحث کرنا چاهتا هون ، میرا خیال هے ، که قاضي بکار نے اس وقت جب طحاوي ان کے ساتهه تهے المزني کي مختصر کے مقابله مین اپني "کتاب جلیل" جو تصنیف کي ، چونکه اس کتاب کي تصنیف مین بطور مددگار کے امام طحاوي کي شرکت یقیني هے ، آخر وه اسي شافعیت اور حنفیت کے قصه مین تو اپنے مامون کے یهان سے الگ هوئے تهے ، اور جیسا که میرا خیال هے جهگڑے مین شدت قاضي بکار کي اسي تصنیف جلیل کے بدولت پیدا هوئي ، ایسي صورت مین ظاهر هے که طحاوي سے زیاده اس کتاب سے اور کس کو دلچسپي هوسکتي تهي ، مگر جب قاضي بکار عهده قضاء سے الگ هوگئے ، اور انکي وجهه سے طحاوي بهي معاشي مشکلات مین مبتلا هوئے ، مین نے بتایا تها ، امام پر جس وقت یه افتاد پڑی

اس وقت تک مزنی زندہ تھے ، اس مصیبت میں ھوسکتا تھا کہ اپنے سرپرست قاضی بکار کو

حکومت کے عتاب اور ایسے سخت عتاب میں پاکر وہ اپنے ماموں کی پناہ ڈھونڈتے ، لیکن

جہاں تک واقعات سے معلوم ھوتا ھے کہ غیرت مند بھانجے کو ماموں کے الفاظ سے اتنا صدمہ

پہونچا تھا ، کہ اس حال میں بھی وہ ان کی طرف رجوع نہ ھوئے ، حالانکہ اس حال میں وہ

برسوں مبتلا رہے ، خدا ھی جانتا ھے کہ اس زمانہ میں انکے بسر اوقات کی کیا صورت تھی ،

حکومت بگڑی ھوئی ، موروثی جائداد پر چچا کا قبضہ ، اسی لئے جہاں تک میرا قیاس ھے کہ

مزنی کی زندگی میں براہ راست تصنیف و تالیف میں مشغول ھونے کا طحاوی کو موقعہ نہ ملا ،

ماموں نے انکے متعلق جو پیشر گوئی ناکامی نامرادی کی کی تھی ، ایک طرح سے انکی زندگی

تک گویا پوری ھی ھورھی تھی ، طحاوی چاھتے ھونگے ، کہ کاش ! کچھ بھی فرصت

میسر ھو تو میں ان کو اپنا جوھر دکھاؤں ، لیکن بیچارے کو زمانہ کے سخت ھاتھوں نے اس کا

موقعہ نہ دیا ، تااینکہ طحاوی کو اسی حال میں چھوڑکر سنہ ۲٦۴ ھ میں امام مزنی کا انتقال

ھوگیا ، مگر طحاوی کی مصیبت پھر بھی ختم نہ ھوئی ، بالاخر خدا خدا کرکے المزنی کی

وفات کے بارہ تیرہ برس بعد قاضی محمد بن عبدہ کے زمانہ میں انکا "عسر" ،، یسر ،،

سے بدلا ، بجز چند دنوں کے جب خلیفہ ابن ابا نے آپ کو جیل دیدیا تھا لیکن یہ ایک

فوری مصیبت تھی ، جو ٹل گئی ، پھر ان کو اس قسم کی پریشانیوں سے سابقہ نہ پڑا ، حساب

سے معلوم ھوتا ھے کہ امام طحاوی کو قاضی محمد بن عبدہ کی سکریٹری ھونے کے بعد چوالیس

سال کی طویل مدت ایسی ملی ، جس میں وہ اطمینان سے جس حد تک دنیا میں آدمی کو

یہ لفظ ناشرمندہ معنی ملسکتا ھے ، کام کرنے کا ، اور اپنی زندگی کے نصب العینوں کی تکمیل کا

موقعہ ملا ، یوں تو عام طور پر لوگ ملا علی قاری کے طبقات کے حوالہ سے طحاوی کی تالیفات

کے متعلق یہ فقرہ نقل کرتے ھیں کہ

ان معانی الا ثار اول تصانیفہ و مشکل الاثار آخر تصانیفہ

الدرۃ البھیہ ص ۱۸

ممکن ھے کہ ملا علي قاری نے یہہ حوالہ کسي معتبر کتاب سے اخذ کیا ھو ، لیکن باوجود تلاش کے متقدمین کي کتابون مین اب تک مجھے یہہ چیز نہین ملي ،

جہان تک میرا خیال ھے ، معاني الاثار اگر اس مقصد کو پیش نظر رکھکر واقع مین لکھي گئي ھے ، جسکا اظہار امام نے اس کتاب کے دیباچہ مین فرمایا ھے ، کہ

سالني بعض اصحابنا من اھل العلم ان اضع له کتابا اذکر فیه الاثار الماثورة عن رسول الله صلي الله علیه وسلم في الاحکام اللتي یتوھم اھل الالحاد والضعفة من اھل الاسلام ان بعضھا ینقض بعضھا (ص ۱)

جس سے معلوم ھوتا ھے ، " معاني الاثار " انہون نے گویا ان لوگون کو پیش نظر رکھکر لکھا ھے ، جو ایماني کمزوری اور جہالت کی وجہہ سے حدیثون کي صحت کے سرے سے منکر تھے ، گویا اس کتاب کا تعلق حنفی اور شافعي اختلاف سے نہین ھے ، کیونکہ خدانخواستہ امت شوافع کو اھل الالحاد اور " ضعیفة اھل الاسلام " کیسے کہہ سکتے ھین ، جو حدیثون کے علمبردار ھین ، بلکہ بہ نسبت اور آئمہ کے حدیثون کے مسئلہ مین گویا زیادہ بدنام ھین جسکي طرف مین نے تمہید مین کچھہ اشارہ بھي کیا ھے ،

جہان تک مین سمجھتا ھون کہ اس نقطۂ نظر سے امام طحاوی کو سب سے پہلے کتاب لکھنے کي کوئي وجہ نہین معلوم ھوتي ، بلکہ جن واقعات و حالات کا مین ذکر مین کرچکا ھون اگر انکو سامنے رکھا جائے ، تو یہہ ھي سمجھہ مین آتا ھے کہ سب سے پہلے جس تصنیفي کام کي ان مین صلاحیت اور جس کا سلیقہ پیدا ھوسکتا تھا ، وہ وھي چیز ھوسکتي ھے ، جسکی مشق انہون نے قاضي بکار کي صحبت مین بہم پہونچائي تھي ، اور جس کی لو ان کو شروع سے لگي ھوئي تھي ، اس لحاظ سے مین اگر دعوی کرون کہ امام نے سب سے پہلے جو کتاب لکھي ھے وہ انکي وھي کتاب ھوسکتي ھے ، جسکا نام مختصر الطحاوی ھے ، اور جو آپ کے مامون المزني کي کتاب مختصر المزني کے ٹکر پر لکھي گئي ھے ، کیونکہ اس کتاب مین تقریبا وھي مضامین بیان کئے گئے ھین ، جن پر قاضي " بکار " کي کتاب مشتمل تھي ، اپني مختصر کے دیباچہ مین طحاوی

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

خود هي ارقام فرماتے هين

جمعت كتابي هذا اصناف الفقه اللتي لايسع الانسان
جهلها و بنيت الجوابات عنها من قول ابي حنيفه و
ابي يوسف و محمد

يهه " ديباچه " حاجي خليفه نے كشف الظنون مين نقل كيا هے پهر اسكے شارح احمد بن علي الوراق كے حواله سے اس كتاب كے متعلق اتنا اور اضافه كيا هے ،

اذ كان هذا الكتاب يشتمل علي عامة مسائل
الخلاف و كثيره من الفروع (ص ۲۴ جلد ۱

جس سے معلوم هوتا هے ، كه اس مين " قاضي بكار " كي طرح زياده تر خلافياتي فروع پر امام ابي حنيفه اور قاضي ابويوسف امام محمد كے نقاط نظر سے بحث كي گئي هے ، اور سچ پوچهئے تو يهه دراصل " المزني " كي مختصر كا جواب " قاضي بكار " كي كتاب كے بعد دوسرا جواب هے ، صرف اسلئے نهين كه اس كا بهي نام مختصر هے بلكه حاجي خليفه نے لكها هے ، كه امام طحاوي نے اپني اس مختصر كو

الفقه صغيرا و كبيرا و رتبه كترتيب المزني (ص ۲۴۱)

گويا يون سمجهنا چاهئے ، كه " قاضي بكار " كي كتاب كا " مختصر الطحاوي " نقش ثاني هے ، اسي كي مشق اپنے استاد اور قاضي سے كي تهي ، اسي لئے اصغر سب سے پهلے قلم اٹهايا ، بلكه اس كتاب كا لكهنا تو انكي زندگي كا ايك بڑا نصب العين تها ، مامون كو چهوڑ كر بهاگے تهے ، انهون نے نامرادي كي بد دعا دي تهي ، وه دكهلانا چاهتے تهے كه جو كمال آپ نے شافعي مذهب مين حاصل كيا هے ، اگر حنفي مذهب جسكي تائيد كے جرم مين من سراپا گناه هون ، وهي كمال حاصل كركے نه دكهايا ، تو بات هي كيا هوئي ، مورخين باتفاق لكهتے هين كه

لما صنف مختصره قال رحم الله ابا ابراهيم لو كان
حيا لكفر عن يمينه (ص ۱۸

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اپنے مامون کے دعوی اور پیش گوئی کے مقابلہ میں انہوں نے بھی کتاب لکھکر بتائی تھی ، ایسی صورت میں غور کیا جاسکتا ہے کہ موقعہ ملنے کے باوجود وہ بجائے مختصر جس سے انکے مامون صاحب کی پیش گوئی غلط ہوسکتی تھی تو وہ کوئی دوسری کتاب کیوں لکھتے ، انکا شروع سے نشانہ مزنی اور مزنی کی پیش گوئی ہی تھی ، بیچارے کو جب تک زمانہ نے موقعہ نہ دیا ، اور یہہ اتفاق تھا کہ جب تک امام مزنی زندہ رہے ، طحاوی انکی قسم توڑنے کا سامان فراہم نہ کرسکے ، لیکن جون ہی انکو پہلا موقعہ ملا انہوں نے سب سے پہلے شافعی مذہب کے مختصر کے مقابلہ میں ٹھیک انہی ابواب و فصول کے ساتھہ جو مزنی نے اختیار کی تھی ، اپنی مختصر مرتب کی ، یہہ ہوسکتا ہے کہ پھر عمر بھر اس میں ردو بدل کا پیٹ کا سلسلہ انہوں نے جاری رکھا ہو ، بلکہ یہہ بات کہ طحاوی نے دو مختصر ایک کبیر اور ایک صغیر لکھا ہے ، میرا خیال ہے کہ " کبیر " تو انکی اصلی کتاب ہے جو اغلب قرینہ ہے کہ قاضی " بکار " کے قدم بقدم ہوگی ، پھر بعد کو انہوں نے اسی کو جب سمیٹا ہوگا ، اسی کا نام " مختصر صغیر " رکھدیا ہوگا ،

حضرت مولانا شاہ عبد العزیز رح دہلوی نے اپنے کتاب بستان المحدثین میں امام طحاوی کے انتقال مذہب کے قصہ کو بیان فرمانے کے بعد جو یہہ لکھا ہے ، کہ مزنی کے حلقہ کو چھوڑنے کے بعد ابوجعفر طحاوی نے

سعی بسیار کرد تا انکہ در فقہ مہارت پیدا کرد و مختصر تصنیف نمود کہ اورا مختصر طحاوی گویند

بستان المحدثین (ص ۸۷)

اس سے بھی یہی حال معلوم ہوتا ہے کہ شاہ صاحب بھی " مختصر " ہی کو امام طحاوی کی اس تعلیمی جد وجہد کا سب سے بڑا نصب العین سمجھتے ہیں ، جس میں وہ اپنے مامون کے یہاں سے الگ ہونے کے بعد مصروف ہوئے ،

حافظ ابن عساکر نے اپنی تاریخ دمشق میں طحاوی ہی کے حوالہ سے یہہ روایت نقل کی ہے ، جس کے الفاظ یہہ ہیں کہ طحاوی کہتے تھے ،

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

قرئت قولي الاول قرئت المزني في المنام وهو يقول يا
اباجعفر غضبتك وكررها مرتين (ص ٥٦ ج ٢)

بظاهر اس روایت مین بیان کرنے والے نے کچھہ اجزاء چھوڑ دئے ہین ، میراخیال ہے ، کہ جب مختصر کي تصنیف سے طحاوی فارغ ہوئے ہین ، کیونکہ اس واقعہ کا ذکر اسي کے بعد کیاگیاہے تواونہون نے اپني مختصر مین اپنے اس دعوی کو جو انکے اور مزني کے درمیان بناء مخاصمت تھي ، جب اپني کتاب مین پڑھا ، اور مامون کا قدرتي طور پر خیال آیاہوگا کہ اس مسئلہ مین ان سے جھگڑا ہواتھا ، رات کو جب سوئے تو مزني کو خواب مین دیکھا کہ وہ فرمارہے ہین کہ "ابوجعفر! مینے تمھین غصہ دلایا ابوجعفر مین نے تمھین غصہ دلایا "

کنیت کے ساتھہ کسي کو مخاطب کرنا عربي زبان کے محاورہ کے رو سے عزت یا محبت پرھي دلالت کرتاہے ، گویا ایك طرح سے معذرت اور دل کي صفائي دونون کا اس سے اظہار ہوتا ہے ، ظاہر ہے کہ طبعا جب امام طحاوی صبح کو اٹھے ہونگے ، خواب کا خیال آیاہوگا پرانا قصہ یاد آیاہوگا ، دونون مین خون کا رشتہ تھا ایسے موقعہ پر اس کا جوش مین آجانا محل تعجب نہین ہے ، ابن عساکر والي روایت مین اسي کے بعد جو یہہ اضافہ ہے کہ

فاجتاز الطحاوي بعد ذالك بقبر المزني فقال رحمك
الله يا اباابراهيم امالو كنت حيا لكفرت عن يمينك

کچھہ تعجب نہین کہ خواب سے متاثر ہوکر امام طحاوی اسي دن غالبا مامون کي قبر پر پہونچے ہونگے اور اب اسي قسم کے کفارہ کا دوبارہ ذکر انہون نے قبر پر کیا ، میرے خیال مین بجائے تعریض کے اگر اسکا یہہ مطلب لیاجائے کہ اپنے مامون کا امام شکریہ ادا کرتے تھے ، کہ آپ سے اس دن جھگڑنے کا نتیجہ یہہ ہوا کہ اس شر سے ایك "خیر" پیدا ہوگیا ، اگر آپ آج زندہ ہوتے اور میری علمي عظمت و شہرت اور میری فني قابلیت و لیاقت کو دیکھتے ، تو خوشی سے آپ اپني قسم کا کفارہ ادا کردیتے ، واقعہ یہہ ہے کہ اگر یہہ قصہ پیش نہ آتا تو شاید امام طحاوی مین وہ کد نہ پیدا ہوتي جس نے انکو بالاخر امامت کے مرتبہ پر پہونچادیا

بہرحال یہہ تو ایك نکتہ بعد الوقوع ہے ، کہتے ہین یون بھي امام طحاوی کي ایك گوشہ

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

عادت سي هوگئي تهي، که جب طالبه کو درس دیتے هوئے کسی پیچیده مسئله کے حل کو پیش کرتے جو خود انکي ذاتي غوروفکر کا نتیجه هوتا تو بیان کرتے کئے بعد عموما، اسي رحم الله کے فقره کو دهراتے "فوائد بهیه" اور "جواهر مضیه" مین یهه هے که

فکان (الطحاوی) اذا درس و اجاب في شئي من المشکلات يقول رحم الله خالي لوکان حیا لکفرعن یمینه (ص ۱۸ الفوائد للفکر نکي المحلي)

یهان مدرسه کا ایک دلچسپ لطیفه قابل ذکر هے، وهی پرانی مثل که " خسرمرا بمدرسه کر برد " که ایک پرلطف مثال هے، مطلب یهه هے، که طحاوی کا یهه قول که " میرے مامون کو اپني قسم کا کفاره دینا پڑتا اگر زنده رهتے " اس پر مدرسه کے مولویون نے ایک اعتراض جڑدیا که امام مزنی نے تو " والله ما جاء منك شے " کها تها، یعني قسم مین صیغه ماضي کا تها اور والله بهي ایسے مواقع مین جب بغیر نیت کے سبقت لساني کے طور پر نکل جاتا هے تو ایسي صورت مین طحاوی کا جو مذهب هے یعني حنفي فقه کی رو سے کفاره هی کیسا کے واجب هوتا هے، غالبا کسی "ملا" نے شاه عبد العزیز صاحب پر یهه اعتراض کیا تها، مدرسه مین جب اعتراض اٹهه جائے تو بهلا اس کا جواب نه دیا جائے بغیر اسکے لوگون کي تسلي کیسے هوسکتي هے، بیچارے شاه عبد العزیز صاحب نے بستان المحدثین مین اسکا یهه جواب دیا تها،

این حکم برمذهب مزني است نه بر مذهب طحاوی

یعني شافعیون کے مذهب مین چونکه اس قسم کی قسم جو بغیر قصد و اراده کے هو اس پر بهي کفاره لازم آتا هے، تو مزني کو اپنے مذهب کي رو سے توکفاره دینا هی پڑتا، اور یهه هی طحاوی کی مراد تهي، مگر مدرسه کا یهه بهي قاعده هے، که جو اعتراض وهان اٹها، پهر قال اقول کا سلسله ختم نهین هوتا، مولانا عبد الحي فرنگي محلي نے اپني کتاب الفوائد البهیه کے حاشیه پر شاه صاحب کے اس جواب پر پهر اعتراض کردیا

قلت هذا انما یصح اذا کان یمینه بلفظ ،، لاجاء منك ،، علي لفظة الماضي کما في بعض الکتب و اما اذا کان یمینه بلفظة

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

" یجئي " علي الاستقبال فالكفارة واجبة فيه ٥
عندنا ايضا كما لا يخفى علي ماهرالفقه ٥

ظاهر هے کہ یہہ ایک تاریخی مسئلہ هے ، کوئی قران کی آیت ، بلکہ حدیث بھی نہیں هے کہ مورخین بیچارے بجنسہ ان الفاظ کے نقل کے ذمہ دار هون جو مزني نے کہا تھا ، مین نے کہین نقل بھی کیا هے کہ انہین ، کتابون مین ،، لاافلحت ،، وغیرہ کے الفاظ هی آئے هین ، اسلئے اسپر بحث هی غیر ضروری هے ، ورنہ اگر سوال اٹھایا جائے تو بہت سے اٹھہ سکتے هین ، مثلا یہی کہ اگر کوئی قسم کھاکر مرجائے اور واقعہ اسکی قسم کے خلاف ظهور پذیر هو تو قسم کھانے والے کو گناہ هوگا یا نہین اگر وہ ذمہ دار هے ، تو ورثہ کو اُو " دین " کے تحت وجوبا یایون هي تبرعا کفارہ ادا کرناچاهئے یا نہین ، مگر میری غرض صرف ایک دلچسپ لطیفہ کا ذکر هے ، بھلا تاریخي مباحث مین اگر ان سلسلون کو چھیڑا جائے ، تو ایک واقعہ بھی ختم نہین هوسکتا ، [illegible]

مگر اس مین کوئی شبہہ نہین کہ امام طحاوی کے لئے اس دن کا یہہ قصہ اسي " امرۃ سودا " کا " یوم الحدیا " هوگیا ، جس کا ذکر حضرت عائشہؓ کے حوالہ سے صحیح بخاری من هے اورجو هرمجلس سے اٹھتے هوئے ،

و یوم الحدیا من تعاجیب ربنا ٥
الا انه من بلدۃ الکفر انجاني ٥

پڑھاکرتي تھي ،

اور اب مین امام طحاوی کے اس " یوم الحدیا " کے " تعاجیب ربنا " کي کچھہ تفصیل بیان کرنا چاهتا هون ، میرا مطلب یہہ هے کہ اس واقعہ پر آئندہ جو نتائج مرتب هوئے ، اب انکو نمبر وار بیان کرون

سب سے پہلي بات تو یہ هي ، کہ المزني کي مختصر سے قاضي ،، بکار ،، کي جو کتاب تحلیل پیدا هوچکي تھي ، سچ پوچھئے تو اسي واقعہ کي بدولت امام طحاوی کو ،، بکار ،، کي کتاب کے زیر اثر اور زیر هدایت و رهنمائي اس سے بہتر نقشہ پر اپني مختصر ،، صغیر ،، و ،، کبیر ،، کے تیار

CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ
toobaa-elibrary.blogspot.com

کرنے کي توفيق هوئي ، نہ يہہ واقعہ پيش آتا ، نہ طحاوی مامون کو چھوڑتے ، نہ قاضي بکار ان پر مہربان هوتے ، اورانکي هرطرح کي امداد کرکے اس قابل بناتے ، کہ وہ مختصرمزني جيسي کتاب کے مقابلہ کي کتاب لکھہ سکتے ،

مختصرمزني کے متعلق ابن سريج کاجو خيال تھا اسکا ذکرآچکا هے ، حاجي خليفہ نے کشف الظنون مين اس پر اور يہہ اضافہ کيا هےکہ علماء شافعيہ نے مزني کے بعد

علي منواله رتبوا ولكلامه فسروا و شرحوا هم عاكفون ۞
عليه و دارسون له و مطالعون فيه دهرا (ص ۲۳۵ ج ۲) ۞

شافعيون کي ايسي ٹھوس کتاب کے مقابلہ مين حنفيون کي طرف سے امام طحاوی کا اپني مختصر پيش کرنا کوئي معمولي بات نہين هے ، اورمعاملہ صرف اسي پر ختم نہين هوگيا ، ان شروح وحواشي کے سوا جو اسوقت تک مختصر طحاوی پر علماء احناف نے لکھے هين ، علاوہ عام مصنفين جيسے احمد بن علي الوراق وغيرہ کے حنفيون کے دو جليل القدر فاضلون يعني صاحب احکام القران ابوبکر الجصاص المتوفي اوران سے بھي بڑھکر علي بن محمد الاسيجابي المتوفي سنہ ۴۵۳ھ هين ، جنکا يہہ فخر بھي کيا کم هے ، کہ ان کے ايک شاگرد صاحب هدايہ کي کتاب هداية آج ساڑھے سات سو سال سے تمام مشرقي ممالک کے درس مين داخل هے ، کہتے هين کہ اسيجاب چيني ترکستان کا کوئي شہر هے ، گويا اسي دن کے واقعہ نے مصر اور چيني ترکستان جيسے دوردست علاقون کا علمي ڈانڈا ملاديا ، اسيجابي کے متعلق طاش کبری زادة نے لکھا هے ،

لم يكن بما وراء النهر في زمانه من يحفظ المذهب ۞
مثله (مفتاح السعادة ص ۱۳۸ ج ۲) ۞

طحاوی کے مختصر کے متعلق يہہ کام توخير گھر مين علماء احناف کرتے رهے ، ليکن اس سے زيادہ اس کا اثر شوافع پر پڑا ، سب جانتے تھے ، کہ مختصر المزني کے رد مين قاضي بکار نے جو ،، کتاب جليل ،، لکھي تھي ، وہ اگرچہ مردہ هوگئي ، ليکن طحاوی نے اپنے مختصر سے اسي کتاب کو زيادہ قوت ديکر زندہ کرديا هے ، کيونکہ بناجکا هون

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

که امام طحاوی نے اپنی اس کتاب کو کتب ابی حنیفه یعنی امام محمد کی کتابون سے الگ هوکر رتبه کترتیب المزنی ؛

یعنی مزنی کی مختصر کے هر باب کے مقابله مین طحاوی نے بهی وهی باب قایم کیا هے اورجهان جهان انهون نے حنفی نقطه خیال پر تنقید کی هے، پوری طاقت سے اس کا جواب دیا هے، اسلئے عام متون کے برعکس

یشتمل علی عامه مسائل الخلاف (کشف ص ١٢٣) ؛

اس کی خصوصیت هے،

طحاوی کی یهه کتاب شوافع پر سخت گران گذر رهی تهی، لیکن کسی کی همت نهین هوتی تهی، که میدان مین اترے اور واقعه یهه بهی هے، که امام شافعی توخیر امام هین، لیکن مختصر طحاوی کا مقابله اگر کوئی کرسکتا تها تو المزنی هی کا قلم هوسکتا تها، لیکن افسوس که حالات ایسے پیدا هوئے، که ان کی زندگی مین طحاوی اپنی کتاب مرتب نه کرسکے، جسکا عمر بهر انکو افسوس رها که قدر گوهر گوهر شناخت هی کرسکتا تها،

بهرحال اس کتاب کے بعد عام طور پر ایسا معلوم هوتا هے که شافعیون کا رنگ بهت پهیکا پڑتا چلا جاتا تها، جسکا ثبوت مین ابهی پیش کرونگا، اسلئے "شافعیت" کے همدردون مین بڑی کهلبلی مچی هوئی تهی، ان مین حدیث کے جاننے والے تو بهت تهے، لیکن مزنی کی مختصر هو یا طحاوی کی دونون مین حدیث سے زیاده فکری و نظری قوت سے کام لیا گیا تها، اور اسکے ساتهه "حدیث" کے لحاظ سے بهی کوئی گوشه کمزور نه تها، کیونکه امام طحاوی بخلاف عام علماء احناف کے دونون میدانون کے مرد تهے، جسکا اعتراف جیسا که ذکر هوچکا انکے ایک حریف نے قاضی ابوعبیدالله کے بهرے اجلاس مین کها تها، اور ذهبی نے طحاوی کے مناقب مین اسکو نقل کیا هے، یعنی

فلما یجمع فی .... ؛

جهان تک میرا خیال هے تقریبا سوسال تک مصر هو، یابغداد، خراسان هو یا حجاز حالانکه

CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ
toobaa-elibrary.blogspot.com

هرجگه علماء شافعیه کی خاصی تعداد پائی جاتی تهی ، اوران مین بڑے بڑے لوگ تهے ، لیکن مختصر الطحاوی کے مقابله مین کسی کا قلم نه اٹها ، بالاخر چوتهی صدی کے وسط مین گویا طحاوی کی وفات سے تقریبا سو سوا سو سال بعد ایک عالم شوافع مین ابوبکر احمد بن الحسین بن علی خراسان کے مشہور شہر نیشاپور کے علاقه بیهق مین پیدا هوئے ، جو عام طور پر علمی دنیا مین ،، البیهقی ،، کے نام نامی سے مشہور و معروف هین ، سنه ولادت سنه ۳۸۴ اور وفات سنه ۴۵۸ هے

حافظ ،، بیهقی ،، مین بچپن هی سے سعادت و هوشمندی کے آثار نمایان تهے ، ذهبی نے لکها هے ، که

کتب الحدیث و حفظه من صباه (تذکره الحفاظ ص ج ۳ ۳۱۰)

خدا کی انکے ساتهه خاص عنایت تهی ، علاوه ان قدرتی اور طبعی صفات کے جن کا ذکر ذهبی نے ان الفاظ مین کیا هے

بورك له في عمله بحسن مقصده و قوة فهمه و حفظه

ان کو اپنے طلب علم کے سلسله مین جسکا دائره خراسان عراق حجاز جبال سب کو محیط هے اور تقریبا سو سے اوپر اساتذه سے استفاده کا موقعه ملا ، ایک تعلیمی خصوصیت انکو یه حاصل هوئی که مشہور محدث جلیل صاحب مستدرك الحاکم سے علم حدیث اور شافعی مذهب کے ممتاز فقیه ناصر بن محمد ابوالفتح المروزی سے فن فقه کے سیکهنے کا کافی موقعه ملا ، گویا اس طرح سے حدیث اور فقه دونون کی جامعیت جیساکه طحاوی کے حال مین نقل کرچکا هون ، کم علماء کو میسر آتی هے ، مگر انکو هر ایک سے بهرهٔ وافر ملا ، حدیث کے متعلق صرف اتنا هی کافی هے که بالاتفاق تمام مورخین انکو حافظ الحدیث کے لقب کے ساتهه ساتهه

من کبار اصحاب الحاکم ابي عبدالله ابن البیع في الحدیث

ابن خلکان ذهبی مراة

قرار دیتے هین ، نیز ان دونون علوم کے علاوه مشہور شافعی متکلم و اصولی علامه ابن فورك جو

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

خاص کر عبد اللہ بن کرام رئیس فرقہ کرامیہ سے مناظرہ کے لئے غزنی سلطان محمود کے دربار

مین بلائے گئے تھے، اور بقول ابن خلکان سلطان کے سامنے

جرت لہ بہا مناظرات

ان سے کافی طور پر انھون نے استفادہ کیا تھا، یہ ہی وجہ ہے، کہ لوگ ان کے استاد الحاکم کے مقابلہ مین کہتے ہین کہ

و الزائد علیہ في انواع العلوم (ابن خلکان)

ایک عجیب اتفاق یہہ بھی تھا کہ ان کے استاد الحاکم اور ابن فورک دونون کے دونون اپنے زمانہ

مین قلم کے بادشاہ تھے، حاکم کے تالیفات کے متعلق کہتے ہین کہ

صنف في علومہ ما یبلغ الفاوخمسمائۃ (ابن خلکان جلد ۱ ص ۴۸۳)

اور تقریبا یہ ہی حال ابن فورک کا بھی ہے، کہ

بلغت مصنفاتہ في اصول الفقہ و الدین و معاني القرآن قریبا من مائۃ مصنف ابن خلکان ج ۱ ص ۴۴۲

الغرض کچھہ ایسے مواقع علامہ بیہقي کو ملتے رہے کہ جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ

جمع بین علم الحدیث و الفقہ و بیان علل الحدیث و الجمع بین الاحادیث (ذہبي ص ۳۱۰ ج ۳)

لیکن یہہ عجیب بات ہے کہ سب کچھہ سیکھے سیکھانے پڑھنے پڑھانے کے بعد بجائے اسکے

کہ یہہ اپنے علم سے کوئي دنیاوی سربلندی حاصل کرتے جیساکہ اس زمانہ مین عام دستور تھا،

ابولحسن بیہقي گھوم گھماکر پھر اپنے گاؤن خسرو جرد ہي مین آکر گوشہ گیر ہوگئے، یہہ

خسرو جرد دراصل نیشاپور کے پرگنہ بیہق کے بہت سے گاؤن مین ایک چھوٹا سا گاؤن تھا،

حضرت شاہ عبد العزیز نے بستان المحدثین مین لکھا ہے،

بیہق نام چند دیہ است متصل در بست کروہ از نیشاپور کہ مجموع آن دیہات را بیہق گویند مثل بارا ہربانہ درنواح دہلي ص ۲۹

الغرض علاقہ بیہق کے کسي مختصر سے گاؤن خسرو جرد مین عزلت نشین ہوگئے اور وہین

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

نہایت سادہ فقیرانہ زندگی بسر کرنے لگے ' ذہبی نے عبدالغافر کی تاریخ نیشاپور سے نقل کیا ہے

کان علی سیرۃ العلماء قانعا بالیسر متجملا فی زھدہ وورعہ ﴿

غالبا " خسروجرد " ہی کے زمانہ کا یہہ حال ہے جس کا ذکر الیافعی نے مراۃ میں کیا ہے کہ

انہ سرد الصوم ثلاثین سنۃ ص ۸۲ جلد ۳ ﴿

تحصیل کمال کے بعد اسطرح سے ایک دیہات کی طرف واپس لوٹنے جہاں ظاہر ہے کہ نہ طلبہ زیادہ تعداد میں مل سکتے ہیں اور نہ عقیدتمندوں کا جھمیلا ہو سکتا ہے ، اس قسم کی زندگی گذارنے کا ، خصوصا بڑے بڑے مصنفین اساتذہ کی خدمت میں رہنے کے بعد ، لازمی نتیجہ یہہ ہوا کہ درس و تدریس ، تذکیر و وعظ قضاء افتاء وغیرہ سے زیادہ اپنی عافیت کی زندگی میں وہ اکثر و بیشتر تالیف و تصنیف میں مشغول رہے ، چونکہ خاندانی طور پر یہہ شافعی تھے ، اور ان کے جتنے بڑے اساتذہ ہیں وہ بھی شافعی المسلک ہی تھے ، خصوصا الحاکم کا شغف تو امام شافعی سے اتنا بڑھا ہوا تھا ، کہ ایک مستقل کتاب ہی فی فضایل الشافعی تصنیف کی تھی ، اسلئے قدرتی طور پر انکو شافعی مکتب خیال ہی کے متعلق کتابوں کی تصنیف کرنے کا خیال پیدا ہوا ، میرا خیال ہے کہ اس سلسلہ میں انکی پہلی کتاب وہی ہے جس میں انہوں نے حضرت امام شافعی کے نظریات و مجتہدات کو جو اب تک مولفات بغدادیہ (اقوال قدیمہ) اور مولفات مصریہ) اقوال جدیدہ) نیز تلامذہ کی مختلف کتابوں میں بکھرے ہوئے تھے ، اور تقریبا دو سو سال سے اسی منتشر اور پراگندا حال میں پائے جاتے تھے ' جمع کیا ہے ، چیونٹیوں کے منہہ سے شکر کا جمع کرنا آسان نہ تھا ، لیکن خدا نے امام بیہقی کو توفیق عطا فرمائی ، اور جیساکہ ابن خلکان اور یافعی نے لکھا ہے

ہو اول من جمع نصوص الشافعی فی عشر مجلدات ص ۱۲۰[1] ﴿
ابن خلکان و ص ۸۲ یافعی ﴿

ملک میں عام طور پر انکی شہرت اور امام شافعی سے عقیدت کا عام چرچا اگر ایسے اہم کام کے

---

[1] مگر تعجب ہے کہ ذہبی نے نصوص الشافعی کی کل تین جلد ہی بتائی ہیں ۔ ۱۲

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

انجام دینے کے بعد ہونے لگا ہو، تو کیا تعجب ہے،

سنین کے حساب سے معلوم ہوتا ہے کہ علامہ بیہقی اپنے اسی مختصر گاؤن میں تقریبا ۷۰ سال کی عمر تک مقیم رہے، ظاہر ہے کہ جن علمی کمالات اور غیر معمولی حفظ و ذکاوت کے وہ مالک تھے پھر جن کثیر التالیف اساتذہ یعنی الحاکم اور ابو نعیم کی صحبتوں میں انہوں نے زندگی گذاری تھی، وہ انکو نچلے اور بیکار بیٹھنے کیسے دیتے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نصوص الشافعی کے بڑے کام سے فارغ ہونے کے بعد انہوں نے شافعی مذہب کے متعلق کسی اور خدمت کے انجام دینے کا ارادہ کیا، شاید کام شروع کر چکے تھے، یا کرنے والے تھے، کہ اسی عرصہ میں طبقہ شافعیہ کے بعض علماء کو ان کے اس غیر معمولی محنت کو دیکھکر جو نصوص الشافعی کے مرتب کرنے میں اٹھائی تھی، اور شافعیوں پر دو سو سال سے جو بات بطور قرض کے چڑھی چلی آتی تھی، اسکو اتارنا تھا، انکو خیال گذرا کہ اسی قسم کا دوسرا فرض جو ہمارے طبقہ پر ایک مدت سے باقی چلا آرہا ہے، کیوں نہیں بیہقی ہی سے اسکے چکانے کی استدعا کیجائے،

میری مراد امام طحاوی اور انکی کتابیں خصوصا مختصر کبیر و مختصر صغیر سے ہے، جس میں المزنی کے مقابلہ میں حنفیہ کی جانب سے پورا زور دکھایا گیا تھا اور سچ تو یہ ہے کہ طحاوی کی اور کتابیں بھی خواہ وہ کسی مقصد سے لکھی گئی ہوں مثلا معانی الآثار ہو، یا مشکل الآثار اگر براہ راست نہیں، تو بالواسطہ اسکی زد بھی شافعیت ہی پر پڑتی تھی اور ایسی زد تھی، جیساکہ میں کہہ چکا ہوں، سو سال تک کوئی اسکے مقابلہ کے لئے شافعیوں میں تیار نہ ہوسکا تھا، بہرحال یہ تجویز طے ہوئی کہ ابوالحسن بیہقی کو طحاوی کے مقابلہ میں کھڑا کیا جائے، کیونکہ طحاوی کے مقابلہ کے لئے جس جامعیت کی ضرورت تھی وہ ان میں پائی جاتی تھی، افسوس ہے کہ اس شافعی عالم یا ان علماء کا خصوصیت سے تو مجھے پتہ نہ چل سکا، لیکن یہ بات کہ طحاوی کے مقابلہ میں بیہقی کو باضابطہ تحریک کے ذریعہ

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

سے آمادہ کیا گیا ، اس کا ذکر تو خود علامہ بیہقی نے اپنی کتاب " معرفة السنن و الآثار" مین کیا ھے ، کتاب الطہارت بالماء کے باب سے پہلے وہ خود ارقام فرماتے ھین

وحین شرعت فی هذا الکتاب بعث الی بعض اخوانی من اهل العلم بالحدیث بکتاب ابی جعفر الطحاوی و شکا فی ماکتبه الي ماراى فیه من تضعیف اخبار صحیحة عند الحفاظ حین خالفها رائه و تصحیح اخبار ضعیفة عند هم حین وافقها رائه وسالني ان اجیب عما احتج به مما حکم

نہین کہا جا سکتا کہ یہہ تجویز کوئی شخصی رائے تھی ، یا کسی جماعت کی طرف سے بیہقی کے پاس پیش کی گئی تھی ، لیکن تجویز اور تجویز کے ساتھہ خود ابوجعفر طحاوی کی کتابون کا بھیجنا ، یہہ خود دلیل ھے کہ صرف کسی سرسری شکل مین بیہقی سے اس کا تذکرہ نہین کیا گیا ھے ، بلکہ باضابطہ زور ڈالا گیا ھے کہ وہ اس کام کو اپنے ھاتھہ مین لین ، اور اسی لئے پورے طور پر مسلح کرکے یعنی طحاوی کی کتابون کے ساتھہ یہہ تجویز انکے پاس بھیجی گئی، بیہقی پر بھی اس تحریک کا اثر اور پورا اثر ھوا ، صرف یہہ نہین کہ وہ اپنی کتاب مین طحاوی کے اعتراضات کو بھی پیش نظر رکھنے پر آمادہ ھوگئے بلکہ اس کے بعد خود لکھتے ھین ، کہ اس مہم کی سرانجامی سے ابتاً ھر شافعی عالم جو ھچکچا رھا تھا ، قبل اسکے کہ مین اسکے سر کرنے پر آمادہ ھوجاتا ، معاملہ کی اھمیت کے مدنظر جیسا کہ خود لکھتے ھین ، غیبی قوت سے نئی امداد لینا ضروری قرار دیا ،

فاستخرت الله في النظر فیه و اضافة الجواب عنه الي ماخرجت في هذا الکتاب من کلام الشافعی عما احتج به او رده من الاخبار جوابا عما تکلف به هذا الشیخ من تسویة الاخبار علي مذهبه تضعیف ما لا حیلة له فیه بما لا یضعف به و الاحتجاج بما هو ضعیف عند غیره

مجھے "معرفة السنن و الآثار" کا نسخہ چونکہ نہین ملا ، اسلئے یہہ عبارت کشف الظنون ص ۲۸۶ ج ۲ سے نقل کی گئی ، خلاصہ یہہ ھے ، کہ بیہقی نے استخارہ کیا اور استخارہ کے بعد

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئیا بـ CamScanner

درین دریائے بے پایاں درین طوفان موج افزا —

دل افگندیم بسم الاہ مجریہا و مرسہا

اور سو سال سے جو قرض شافعیہ پر حنفیون کا باقي چلا آرہا تہا، اسکے اتارنے کے لئے آستین چڑھالین، گو مجھے اسکا ابتک کوئي ثبوت نہین ملا ھے، لیکن غالب قرینہ ھے کہ اس سلسلہ مین مختلف جہات کے ان کے پاس کتابین فراھم کي گئین، آخر جب ابوجعفر طحاوی کے تالیفات ان کے مستعد ھونے سے پہلے ان کے پاس بھیجے گئے تھے، توآمادہ کرنے والون نے آیندہ ھرقسم کي امداد سے دریغ کیون کیا ھوگا، خصوصا اگر اس واقعہ کو بھي پیش نظر رکھہ لیاجائے کہ یہ ھي وہ زمانہ ھے جس مین علماء شافعیہ کے سب سے بڑے قدرشناس اورعقیدتمند نظام الملك طوسي اسي نیشاپور مین ملك شاہ سلجوقي کے مطلق العنان نائب السلطنت تھے، جوعلاوہ محط العلماء الشافعیہ ھونے کے خود بھي ایك بڑے عالم تھے، کبھي کبھي درس حدیث کا حلقہ اپنے ایام وزارت مین بھي قایم کیا، بلکہ اگر اسے بدگماني نہ سمجھي جائے تو کہہ سکتا ھون کہ حافظ بیہقي کو فکری و نظری امداد بھي باھر سے پہونچائي جاتي ھو تو کچھ تعجب نہین، ھم دیکھتے ھین کہ ادھر علامہ بیہقي نے طحاوی کے مقابلہ مین قلم اٹھایا، اور ایسا معلوم ھوتاھے کہ قبل اسکے کہ کتاب لکھکر تیار ھوجائے، طبقہ شافعیہ مین اس کتاب کي دھوم مچي ھوئي ھے، حتي کہ بعض لوگون نے تو تکمیل کتاب سے پہلے ھي شافعیون کي حنفیون پر فتح کے خواب دیکھنا شروع کیا، یعني صرف خیالي خواب نہین جو شاید اس زمانہ کا ھر شافعي عالم تقریبا دیکھہ ھي رھا ھوگا، بلکہ واقعي خواب لوگون کو پڑنے لگے،

خود حافظ بیہقي کا بیان ھے کہ ابھي کتاب پوری بھي نہین ھوئي تھي بلکہ اسي وقت جب فرغت من تہذیب بعض اجزاء منہ ؏

انکے ایك شاگرد جن کا محمد بن احمد نام تھا، اورجنکے متعلق فرماتے ھین کہ

ھو من صالحي اصحابي و اکثر تلاوۃ و اصدقھم لہجۃ ؏

تھے، ان ھي محمد بن احمد صاحب نے علامہ بیہقي سے آکر ایك دن بیان کیا

toobaa-elibrary.blogspot.com
CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ

رأيت الشافعي في النوم و بيده جزء
من هذا الكتاب و هو يقول قد كتبت
اليوم من كتاب الفقيه احمد سبعة
اجزاء وقال قرئتها

اور محمد بن احمد صاحب نے ایک هي دفعه نهين ، بلکه جب کچهه اور اجزاء پورے هوئے تو پهر اسي قسم کا خواب دیکها ، کیونکه اس خواب کے بعد آگے یهه الفاظ بهي هین

وراه بعيد ذالك

اور محمد بن احمد صاحب کے متعلق تو ،، اصدقهم لهجة ،، کے ذریعه سے خود انکے استاد نے صفائي پیش کردی هے ، لیکن انکے دیکهنے کے بعد یعني رات کو تو انهون نے دیکها، خدا جانے انهون نے اپنا خواب کسي سے بیان بهي کیاتها یا نهین ، که ایک دوسرے شافعي بزرگ نے جیساکه ان سے بهي حافظ بیهقي هي راوی هون ، اگرچه انکے نام کي صراحت نهین کي گئي هے اورنه ،، لهجة ،، کي توثیق کي گئي هے ، مگر فرماتے هین

في صباح ذالك اليوم راى فقيه اخرمن اخواني
الشافعي قاعدا في الجامع على سرير وهويقول
استفدت اليوم من كتاب الفقيه حديث كذا وكذا

ذهبي کے تذکرہ الحفاظ مین هے که بیهقي کے صاحب زادے اسمعیل جن کا لقب شیخ القضاة تها، فرماتے تهے که ان دونون خوابون کي اطلاع مجهے میرے والد نے دی ، والله اعلم بالصواب

شوافع نے اس خواب کو کیسے برداشت کرلیا ، جس مین امام شافعي کے متعلق دعوی کیاگیا هو، که اپنے مقلد کي کتاب سے امام نے خود استفادہ کیا، لیکن جب شوافع اسکو تسلیم کرتے هین، توهمن ان راویون پر شک کرنے کا کیا اختیار هے خصوصا جب خود حافظ بیهقي یا انکے صاحب زادے کي طرف ان کو منسوب کیاگیا هے ،

خلاصه یهه هے که امام طحاوی کي تردید کي تجویز پاس هوئي اور علامه بیهقي کو اسپر آمادہ کیاگیا ، استخارہ وغیرہ کرکے وہ اس پر آمادہ هوئے اور قبل اسکے که کتاب پوری هو، شوافع کا بیان هے که صرف عالم ناسوت اور شهادت مین هي نهین بلکه دوسرے عالم مین بهي

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

اس کا چرچا اس کی تکمیل سے پہلے بڑے زور و شور سے ہونے لگا ، حتی کہ امام شافعی تک کی روح اس سے استفادہ کے لئے حاضر ہوئی اور یہہ سارا قصہ تو کتاب کی تکمیل سے پہلے کا ہے ، اسی سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ جس دن یہہ کتاب مہذب ومرتب ہوکر پوری کتاب کی شکل مین تیار ہوئی ہوگی اس وقت شافعی طبقات مین کیا ہل چل مچی ہوگی ، تاریخون مین لکھا ہے کہ جب علامہ بیہقی اپنے گاؤن خسروجرد مین معرفۃ السنن کولکھکر فارغ ہوئے ، تو فورا نیشاپور سے ان کے پاس پیغام بھیجا گیا کہ آپ اس کتاب کو لیکر خود نیشاپور تشریف لائیے ، یہہ پیغام کن لوگون کی طرف سے آیا تھا ، ابن خلکان نے تو مجہول کے صیغہ مین ذکر کیا ہے کہ

وطلب الی نیشاپور لنشر العلم فاجاب و انتقل الیہا ؎
ص ۲۱ جلد ۱

لیکن ذہبی نے بلانے والون کا ذکر ذرا زیادہ واضح لفظون مین کیا ہے یعنی ،

طلب منہ الائمۃ الانتقال من الناحیۃ الی نیشاپور ؎
لسماع الکتب (ص ۳۱۱ ج ۳)

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بلانے والے عوام نہین تھے ، بلکہ " الائمہ " تھے ، جسکا مطلب یہہ ہی ہوسکتا ہے کہ عام علماء بھی نہین تھے کیونکہ اس زمانہ کی اصطلاح کی رو سے " الائمہ " تو علماء کے اسی طبقہ کو کہہ سکتے ہین ، جو علماء کے طبقہ مین ، بھی سب سے زیادہ سربرآوردہ اور ممتاز ہون ، ابن خلکان نے " لنشرالعلم " کا لفظ لکھکر بات کو مجمل کردیا ، حالانکہ ذہبی نے بجائے اسکے لکھا ہے ، کہ بیہقی کو نیشاپور کے آئمہ نے بلایا تھا ، تاکہ اپنی کتابین خود اپنی زبان سے لوگون کو سنائین ،

یہان بظاہر یہہ خیال گذر سکتا ہے ، کہ خاص کر کے جو کتاب شوافع نے طحاوی کے توڑ پر بیہقی سے لکھوائی تھی ، یعنی ،، معرفۃ السنن ،، محض اسکے سنانے کا تو اس مین ذکر نہین ہے ، لیکن خود ذہبی نے اسکے بعد جس واقعہ کا ذکر کیا ہے ، اس سے یہہ مسئلہ بھی صاف ہوجاتا ہے ،

مطلب یہہ ہے کہ جب علامہ بیہقی نے نیشاپور کے آئمہ کے پیغام کو منظور فرمالیا ،

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

اور پورے ۵۷ سال کی جو زندگی خسروجرد کے گوشہ انزوا میں گذری تھی ، کیونکہ ذہبی نے

لکھا ہے کہ خسروجرد سے نیشاپور بیہقی "فی سنہ احد و اربعین" میں آئے اور اس حساب

سے ان کی عمر ۵۷ سال کی ہوتی ہے ، بہرحال جب وہ نیشاپور پہونچ گئے ، تو چوتھی صدی

کا یہہ شہر جو ہر اعتبار سے قریب قریب بغداد اور فسطاط (مصر) کا ہمسر تھا ، یہاں انہی

آئمہ کی جانب سے یہہ انتظام کیا گیا کہ

اعدوا لہ المجلس

یعنی باضابطہ ایک حلقہ قایم کیا گیا ، اور کن لوگون کا حلقہ ؟ کیا معمولی طالب علمون ، یا عام

شہریون کا ؟ خود ذہبی لکھتے ہین کہ

حضرہ الائمہ

وہی " ائمہ " بطور مستفیدین اور معتقدین کے اس " حلقہ " مین شریک تھے پھر اس حلقہ

مین بیہقی کو کس چیز کے سنانے کا حکم دیا گیا ، ابن خلکان نے " نشرالعلم " کہہ کے بات پر

پردہ ڈال دیا ، لیکن ذہبی نے صاف کھل کر لکھا ہے کہ

اعدوا لہ المجلس لسماع کتب المعرفة

یعنی معرفة السنن والاثار مین فقہ کے ہر باب کے متعلق ایک کتاب جو امام طحاوی کی

کتابون کو پیش نظر رکھکر لکھی گئی تھی ، اس کے سننے کے لئے یہہ مجلس آرائی نیشاپور

مین کی گئی تھی ، اور شہر کے " الائمہ " اس مین شریک ہوکر کتاب اور صاحب کتاب کی

عظمت کو بڑھا رہے تھے ، کون کہہ سکتا ہے کہ " الائمہ " کے اس گروہ مین صرف نیشاپور ہی

کے شافعی علماء رہتے تھے ، یا باہر سے بھی علماء اس کتاب کو سننے کے لئے تشریف لائے تھے '

جب اسکے سماع کے لئے اتنا انتظام کیا گیا تھا ، تو کیا تعجب ہے کہ باہر سے بھی لوگ آئے ہون '

" معرفة السنن والاثار " چار جلدون مین ختم ہوتی ہے ، اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اتنی ضخیم

کتاب کتنے دنون مین ختم ہوئی ہوگی ، اور جب ختم ہوئی ہوگی ، تو علماء شوافع جنکی بیٹھ

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

حنفیون کے قرض کے بوجھہ سے سو سال بعد ھلکی ھوئی تھی، انکی روحانی مسرت اور خوشی کی کوئی انتہا ھوسکتی ھے،

کھا جاتا ھے، کہ جیسے کتاب کی تکمیل سے پہلے حافظ بیہقی کے تلامذہ نے گذشتہ بالا خواب دیکھے تھے کتاب کی تکمیل اورغالبا اس " مجلس آئمہ " مین سماع کے بعد، ایک ممتاز سربرآوردہ عالم محمد بن عبد العزیز المروزی نے خواب دیکھا کہ جیسے وہ خود ان الفاظ مین بیان کرتے تھے،

رئت في المنام كان تابوتا علا في السماء يعلوه نور
فقلت ماهذا قال هذه تصنيفات احمد البيهقي

علامہ بیہقی کے صاحب زادے اسمعیل بیہقی پہلے تو ان خوابون کو اپنے والد ابوبکر احمد بیہقی کے حوالہ سے بیان کرتے تھے، ذھبی نے لکھا ھے کہ پھر فرمانے لگے

سمعت الحكايات الثلث من الثلاثة المذكورين

یعنی پھر براہ راست بھی محمد بن احمد اصدقهم لهجة اور محمد بن عبد العزیز المروزی اور تیسرے جنکا نام معلوم نہ ھوسکا، ان تینون خوابون کو سنا،

اور یہہ تو اس کتاب کی شہرت عالم بالا مین تھی، رھی اس پست دنیا مین اس کی کیا قدر ھوئی، اور علماء شافعیہ پر اس کتاب کا کیا اثر پڑا، اسکا اندازہ اسی ایک واقعہ سے ھوسکتا ھے، کہ چوتھی صدی مین شافعیون مین جس گرامی ھستی کو بقول ابن خلکان

انتهت اليه رياسته الاصحاب ... مسلم له
المنبر و المحراب و الخطابة و التدريس و مجلس
التذكير

اور مشہور شافعی استاد مطلق ابواسحاق شیرازی جنھین خطاب کر کے فرماتے تھے

يا مفيد المشرق و المغرب انت النجوم امام الائمه

اور جن کی وفات پر کھا جاتا ھے کہ

اغلقت الاسواق يوم موته وكسر منبره في الجامع

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

والطلبه کسروا محابرهم واقلامهم و ۝
اقاموا علی ذالک عاما کاملا ۝

میری مراد "امام الحرمین" سے ہے شاید ہی کوئی کتاب علماء اورعام کی تاریخ مین شوافع نے لکھی ہو، جس مین بیہقی اور ان کے "کارنامہ" کے متعلق "امام الحرمین" کا یہہ فقرہ نہ نقل کیا جاتا ہو کہ وہ فرمایا کرتے تھے

ما من شافعی المذهب الا للشافعی علیه منة ۝
الا احمد البیهقی فان له علی الشافعی منة ۝
الیافعی و ابن خلکان ص ۲۱ ۝

لوگ امام الحرمین کے اس فقرہ کو پڑھتے ہین اورگذرجاتے ہین ، لیکن سچ پوچھئیے ، تو ان چند الفاظ مین "امام الحرمین" نے اس تاریخ کو بیان کردیا ہے ، کہ جسے خدا جانے کتنے اوراق مین بیان کرنے کی کوشش کی ہے ، اور اب بھی مطئین نہین کہ جو کچھہ کہنا چاہتا ہون ، وہ پورے طور پر کہہ سکا ، یا نہین ، گو اس کی کوئی صحیح سند مجھے اب تک نہین ملی ہے کہ واقعی امام الحرمین نے ایسا ارشاد فرمایا تھا ، یا محض خوش اعتقاد شافعیون نے اس فقرہ کو انکی طرف منسوب کرکے اسے اچھال نے کی کوشش کی ہے ،

لیکن اس "فقرہ" کی "معنویت" خود دلیل ہے ، کہ کسی عمیق النظر ، ژرف نگاہ مفکر کا یہہ قول ہے ، جسکی نگاہین یہہ دیکھہ رہی تھین کہ اگر شافعی علماء سب کچھہ کرتے رہے ، لیکن اگر "طحاوی" کے حملون کا صحیح جواب ان کی طرف سے نہین دیا گیا ، تو روزنے از روزہا دنیا سے شافعیت کا خاتمہ ہوجائیگا ، اور یہی مطلب ہے امام الحرمین کا اپنے اس فقرہ سے کہ

الا احمد البیهقی فان له علی الشافعی منة ۝

مین نے جو کہین یہہ دعوی کیا تھا کہ طحاوی کی کتابون سے ،، شافعیت ،، کا رنگ پھیکا پڑتا چلا جارہا تھا اور وعدہ کیا تھا کہ اس کا ثبوت آگے آرہا ہے ، میرا اشارہ اسی طرف تھا

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

كي اس كي گواهي مين شافعيون كے " امام الائمه " اور " مفيد المشرق والمغرب " صاحب المنبر و المحراب امام الحرمين كو هي پيش كرنا چاهتا تها، اگر امام الحرمين كے كلام كا يهه مطلب نهين هے تو بتايا جائے كه امام بيهقي نے امام شافعي پر طحاوى كے رد كے سوا اور كون بڑا احسان كيا، يهه بات كه انهون نے فقه شافعيه كے متعلق بهت سي كتابين لكهي هين يهه انكي كوئي خصوصيت نهين هے خود انكے استاد الحاكم هي كا كام ان سے زياده هے، شافعيون كے ,,الباز الاشهب ،، ابن سريج هي كي تصنيفات كي تعداد چارسو بتائي جاتي هے، آخر اگر بيهقي كا اصلي كارنامه طحاوى كے مقابله مين شافعي مذهب و مسلك كي تائيد نهين هے، تو پهر تمام شوافع انكو

كان من اكثر الناس نصر المذهب الشافعي (ابن خلكان)

كيون كهتے هين، واقعه يهه هي هے، كه امام طحاوى نے "شافعيت" پر جو لا جواب بے پناه حملے كئے تهے، اگر بيهقي ان كے مقابله مين نه كهڑے هوجاتے تو خدا هي جانتا هے كه شافعيت كا دنيا مين كيا حشر هوتا، حضرت شاه عبدالعزيز نے بستان المحدثين مين امام الحرمين كے مذكوره بالا فقره كو نقل فرمانے كے بعد بالكل بجا طور پر ارشاد فرمايا هے كه

بتائيد ونصرت او (بيهقي) رواج اين مذهب
(شافعيت) دو بالا گشته) ص ۵۰

بهرحال اسكا اعتراف كرنا چاهئے كه ابوبكر احمد البيهقي نے مسلك شافعي كي بقا و ترويج مين بڑا انقلابي كام كيا، اورونكو ان كے كام سے اطمينان هوا هو يا نه هوا هو، ليكن شافعيون كا جو طبقه طحاوى كے اعتراضات اور تنقيح كي وجه سے دل گرفته هورها تها اگر اس طبقه كي تسلي انكي كتابون سے هوگئي، اورجب وه كهتے هين كه هوگئي، تو پهر ان كي خدمات كي نه قدر كرنے كي كيا وجه هوسكتي هے؟

نيشاپور كي ,, الائمه كي مجلس،، نے خود بيهقي كے حلقه مين شريك هوكر جب اتكا حوصله بڑهايا، اور اسي نيشاپور كے ,, امام الائمه ،، نظام الملك طوسي كے سب سے زياده چهيتے[1]

۱ـ تاريخون مين لكها هے كه اسلامي تاريخ كے اس سب سے بڑے وزير كا حال يهه تها كه جس وقت امام الحرمين ملنے تشريف لاتے (بالغ في اكرامه واجلسه في مسنده ، ۱۲ ماخوذ از ابن خلكان

CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ
toobaa-elibrary.blogspot.com

اور معظم و محترم عالم امام الحرمین نے اپنے مذکورہ تاریخی فقرہ سے ان کو امام شافعی کا محسن

قرار دیکر گویا پوری دنیائے شافعیت کا محسن اعظم قرار دیا ، قدرتی طور پر اسکا یہ ہی نتیجہ ہونا

چاہئیے ، کہ اس سلسلہ مین حافظ بیہقی کی سعی ومحنت کی رفتار اور تیز ہوجائے ، انہون نے

معرفت السنن کے بعد پھر ٹھیك مختصر الطحاوی کے کبیر و صغیر کے مقابلہ مین دو سنن کبیر و

صغیر لکھی ، اور جس طرح امام طحاوی کی مختصر کی خصوصیت یہہ تھی جسے نقل کرچکا ہون کہ

" رتبه علي ترتیب المزني " ٹھیك بیہقی نے بھی اپنی اس صغیر و کبیر کو جیساکہ حاجی خلیفہ لکھتے هین

السنن الکبرة و الصغرة کتابان لابي بكر احمد بن
الحسین بن علي البیهقي وهما علي ترتیب مختصر
المزني (ص ٦٧ ٣ کشف ج ٢)

اس موقعہ پر ہمین یہہ بھی تسلیم کرنا چاہئیے ، کہ شوافع نے بیہقی کی کتابون کی جتنی قدر کی ،

جتنا اسے دنیا مین روشناس کرانے کی کوشش کی انکی کتابون کی تعریف مین کبھی ،

ماصنف في علم الحدیث مثله تهذیبا و ترتیبا و جودة ()

جیساکہ السبکی نے لکھا ہے ، کہ یا ذہبی نے

عمل (البیهقي) کتبا لم یسبق مثلها

~~مجھے خیال آتا ہے کہ~~ بعض شافعیون نے تو قسم تك کھائی ہے کہ فقه شافعی نے کوئی صحیح درك

پیدا ہی نہین کرسکتا ، جب تك بیہقی کی معرفت نہ پڑھے ، الغرض خود بیہقی کے معاصرین

جن مین امام الحرمین بھی هین ، اور ان کے بعد هر ملك اور هر طبقه کے شوافع بیہقی اور انکی

کتابون مین رطب اللسان رہے اور هین ، حتی کہ حاجی خلیفہ جو حنفی هین انکے قلم سے ان ہی

تعریفون سے متاثر ہوکر یہہ جملہ سنن صغیر و کبیر کے متعلق بے ساختہ نکل گیا کہ

لم یصنف في الاسلام مثلهما

اسیکا نتیجہ ہے ، جیساکہ الیافعی نے لکھا ہے ،

للبیهقي تصانیف کثیرة بلغت الف جزء نفع الله تعالي
بها المسلمین شرقا و غربا و عربا و عجما

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

اور ہماری حکومت آصفیہ باوجود حنفي المسلک ہونے کے امام بیہقي کي سب سے بڑی کتاب "السنن الکبیر" جو علم کی انسائیکلوپیڈیا ہے، دس ضخیم جلدون مین حال مین شایع کي ہے، لیکن افسوس ہے کہ جس کے مقابلہ مین یہہ ساری ہنگامہ آرائیان ہوئین یعنی امام طحاوی انکي غیر تو غیر خود حنفیون نے بھي جیسي کي چاہئے قدر نہ کي حد یہہ ہے، کہ اس وقت تک انکي مختصر کبیر تو خیر، صغیر بھی طبع نہ ہوسکي، مدت ہوئي کہ صرف ایک کتاب "معاني الاثار" بغیر کسي تصحیح اور اہتمام کے ہندوستان سے لیتھو مین شائع ہوئي، اور نہایت ناکمل ناقص غلط مسخ شکل مین چند سال ہوئے کہ مشکل الاثار کي کچھہ جلدین مطبع دائرۃ المعارف نے شایع کي ہے جو مطبع کا قصور نہین بلکہ علماء احناف کي اس بے توجہي کا نتیجہ ہے، کہ ہندوستان جیسے قدیم اسلامي ملک اور مسلمانون کي عظیم ترین آبادی مین اس کا بجز ایک ناقص غلط نسخہ کے اسوقت تک کوئي کامل صحیح نسخہ نہ مل سکا تھا، خدا کرے اس کتاب کي تکمیل اور امام کي دوسری زرین کتابون کي اشاعت کي توفیق مسلمانون کو عموما اور دائرۃ المعارف کو خصوصا ہو،

خلاصہ یہہ ہے کہ اپنے گاؤن خسروجرد سے نیشاپور بلائے جانے کے بعد جہان تک میرا خیال ہے، حافظ بیہقي کا مستقل مستقر نیشاپور ہي رہا، سترہ سال تک وہ اسي شہر مین درس و تدریس املا و تحدیث کے ساتھہ اپنے مشن (نصرت مذہب الشافعي) مین پورے انہماک کے ساتھہ مشغول رہے، اور چوہتر سال کي عمر پاکر سنہ ۴۵۸ ہجری مین پانچوین صدی کے وسط مین نیشاپور ہي مین وفات پائي، کہا جاتا ہے جیساکہ شاہ عبدالعزیز صاحب نے بھی لکھا ہے کہ حافظ بیہقي کي لاش کو

در تابوتے نہادہ در بیہق آوردند و در خسروجرد مدفون ساختند (ص ۵۰)

اور اس مین کوئي شبہ نہین، کہ کیفیتا کچھہ ہي کہا جائے لیکن کماً اور مقدار و ضخامت کے حساب سے بیہقي کے قلمي کارنامے امام طحاوی کي خدمتون سے بہت زیادہ ہین، گذر چکا کہ لوگون نے بیہقي

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

کے تالیفات کے متعلق اندازہ کیاھے ، عجیب بات یہہ ھے ، کہ باوجود اتنے بڑے جلیل محدث ھونے کے لوگ لکھتے ھین کہ

لم یکن عندہ سنن النسائي و لاجامع الترمذی
ولا سنن ابن ماجه (ص ۳۱۰ ذھبي)

حالانکہ امام طحاوی کے متعلق تولوگون کا خیال ھے کہ براہ راست نسائی سے بھی وہ روایت کرتے تھے ، تعجب ھے کہ یہہ کتابین اب تک کیسے نہین پہونچین ، اور یہہ ایک اھم مسئلہ ھے جسپر بحث کرنے کي ضرورت ھے ، اگر یہہ واقعہ ھے تو پھر حافظ بیہقي کي علمی منزلت اور بلند ھوجاتي ھے ، کہ امام طحاوی ست وسائل بلکہ عمر کي کمي کے باوجود جیسا کہ چاھئے مقابلہ کا حق ادا کردیا ، اگرچہ کہا جاسکتا ھے کہ گو امام طحاوی کي عمر ۸۳ سال کے قریب ھوئی ، لیکن انکي زندگي کا بیشتر حصہ پریشانیون مین گذر گیا ، اور لکھنے لکھانے کا وقت نسبتا انکو کم ملا ، بخلاف بیہقي کے وہ تو شروع ھي سے لکھنے ھي پر لگ پڑے ، یہان محدثین کا ایک لطیفہ یاد آیا مشہور محدث حافظ ابو عمر ابن الصلاح نے ایک بات لکھي کہ

سمعت شیوخنا یقولون طول العمر دلیل للرجل باشتغاله
باحادیث رسول الله صلي الله علیه وسلم

اور یہہ تو اپنے " شیوخ " سے انھون نے سنا تھا ، آگے اپنا ذاتی تجربہ بھي بیان کرتے ھین

ویصدقه التجربة فان اهل الحدیث اذا تتبعت اعمارهم
تجدها في غایة الطول (کشف الظنون ص ۳۲۷ ج ۱)

میری غرض اس لطیفہ کے نقل کرنے سے یہہ نہین ھے ، کہ مین امام طحاوی کے طول عمر کو حافظ بیہقي کي عمر کے مقابلہ مین اشتغال بالحدیث کي زیادتي کي دلیل بتاؤن ، کیونکہ ظاھر ھے کہ اس قسم کي چیزون کو کلیہ نہین قرار دیا جاسکتا لیکن ابن الصلاح کے جن " شیوخ " کا " طول العمر دلیل للرجل اشتغاله بالحدیث " دعوی تھا ، انکے دعوی کے بنیاد پر کوئی حنفي اگر اسی راہ سے بھي طحاوی کي حدیث داني کو بیہقي کي حدیث داني پر ترجیح دے تو شاید الزامي حجت بننے کي اس مین صلاحیت ھو ،

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

خیر یہہ تو ایک لطیفہ تہا ، کہنا یہہ ہے کہ اس اہتمام و انتظام کے ساتہہ پانچوین صدی کے وسط بلکہ تقریبا آخر مین ،، حنفیت ،، پر شافعیت کي طرف سے یہہ جوابي حملہ ایک ایسے وقت مین ہوا ، کہ جس فن کي راہ سے یہہ حملہ کیاگیا ، اور اس علمي مقابلہ مین جو ہتیار استعمال کیاگیاتہا ، بیچارے احناف کم از کم اس زمانہ تک پہونچتے پہونچتے اگر بالکل بیگانہ نہین ، تو بہت کچہہ نامانوس ہوچکے تہے ، چونکہ خلافیات مین فیصلہ کا یہہ طریقہ کہ سندا جو روایت سب سے زیادہ قوی ہو آنکہہ بند کرکے اسی کو ترجیح دیدینی چاہئے ، یہہ بالکلیہ حضرت امام شافعي کا ابتداعي نظریہ تہا ، اور اسکے لئے متن حدیث سے زیادہ ان رجسٹرون کے متعلق ماہرانہ بصیرت حاصل کرنے کي ضرورت ہے ، جو جنہین فن ،، رجال ،، کے آئمہ نے رواۃ حدیث کے متعلق مختلف اوقات مین مرتب فرمایا ہے ، حنفیون مین ترجیح کا یہہ طریقہ شروع ہي سے ناپسندیدہ تہا ، اسلئے انکو ،، حدیث ،، کے شعبہ سے پہلے بہي چندان تعلق نہ تہا ، اور جیسے جیسے دین و علم سے زیادہ دنیاطلبي لوگون مین بڑہي ، اور بہي اس سے بیگانگي بڑہتي ہي چلي گئي ، عموما فقہ اصول فقہ (جو حکومت کا قانون تہا) اور اس مین زیادہ مہارت حاصل کرنے کے لئے ذہني اور ادبي علوم کي طرف لوگون کا عام رجحان بڑہتا چلا جاتا تہا ، طاش کبری زادہ جو دسوین صدی کے عالم ہین ، انہون نے اپني کتاب مفتاح السعادۃ مین اگرچہ اپنے عہد کے علماء احناف کا یہہ حال لکہا ہے کہ

ان قصاری نظر ابناء ہذا الزمان في علم الحدیث النظر في مشارق الانوار للصاغاني فان ترفعت الي مصابیح البغوی خلت انہا تصل الي درجۃ المحدثین وما ذالک الا لجہلہم بالحدیث بل لوحفظہم عن ظہر قلب و ضم الیہما من المتون مثلیہما لم یکن محدثا حتي یلج الجمل في سم الخیاط (ج ۲ ص ۳

اور یہہ تو حنفي مدارس اور حلقا ہائے درس مین حدیث کا عام نصاب تہا ، باقی اگر اس فن مین مہارت خصوصي کوئي حاصل کرنا چاہتا تہا ، تو طاش کبری زادہ جیسے محتاط بزرگ کے قلم سے

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

یہہ الفاظ نکلے ہین ،

و انما اللذی یعدہ اهل هذا الزمان بالغا الی النهایة
و ینادونه محدث المحدثین ، و بخاری العصر من اشتغل
بجامع الاصول لابن الاثیر مع حفظ علوم الحدیث کمختصر
ابن الصلاح او التقریب و التیسیر للنووی ونحو ذالك

جیساکه مین نے عرض کیا، یہہ رپورٹ یقینا دسوین صدی ہجری کی ہے ، لیکن جاننے والے جانتے ہین که ہم جس زمانہ کا ذکر کررہے ہین تقریبا یہہ حادثہ حنفی اسکولون پر اسی زمانہ مین پیش آچکا تھا، ہمین طاش کبری زادہ کے متعلق اسکو بھی اپنے سامنے رکھہ لیناچاہئے کہ زمانہ انکا خواہ کچھہ ہی ہو، لیکن جس مکان اورمقام مین بیٹھے ہوئے یہہ الفاظ انکے قلم پر آئے ہین ، وہ مسلمانون کی سیاسی قوت کا اس زمانہ مین آخری نقطہ کمال تھا، میری مراد قسطنطنیه سے ہے ، جہان ترکون کے اقبال کا آفتاب بڑے آب و تاب سے چمك رہاتھا، اسلئے حنفی علما کی برگزیدہ ترین جماعت کا اس زمانہ مین اس کو مرکز ہوناچاہئے ، گویا یہہ حال اس طبقه کے چوٹی کے افراد کاتھا، اور یہہ کیفیت صدیون سے چلی آرہی تھی ،

اندازہ کیاجاسکتا ہے ، که بیچارے حنفیون مین بیہقی کی ان کتابون سے کیسی کھلبلی مچی ہوگی ، اپنی سیاسی قوتون کے زور سے خواہ اس کمزوری کی تلافی کرتے ہون ، لیکن علم کے حلقه مین جس قسم کی خفت پانچوین اور چھٹی کے تاج الشریعت ، اور شموس آلائمه ، صدر الملة[1] و الدین لوگون کو اٹھانی پڑتی ہوگی ، سچی بات یہہ ہے کہ اب بھی اسکے تصور سے طبیعت

---

1 — الیافعی اپنی مراة الجنان مین اس "الملة والدین" کی جو مٹی پچھلی صدیون مین پلید ہوئی ہے اسکا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہین ،

ثم عموا التلقیب بالدین فیمابعد حتی السوقه و الفجرة لقبوهم بنورالدین وشمس الدین و زین الدین و کمال الدین و اشباہ ذالك ، ممن هم ظلام الدین و شین الدین ونقص الدین و اشباہ ذالك من اضداد الدین ،

آخرمین ایك یمنی بزرگ ابن عجیل کے قول پر بدتمیزی کے اس طوفان کو ختم کرتے ہین
هذہ الالقاب فلم اجد منها صادقا الا صارم الدین یعنی قاطع الدّین (مراة الجنان ص ۱۳٦ ج ۲)

CamScanner المسموحة ضوئيا بـ
toobaa-elibrary.blogspot.com

جھینپ جاتي ھے ،

ایك طرف شافعئیون کي جانب سے بیھقي کي کتابون کے متعلق جو طحاوی کے طور پر

لکھي گئي تھین ، جیساکه السبکي سے شاہ عبدالعزیز صاحب نے نقل فرمایا ھے که

من قسم مي خورم برآن که این پنج کتاب
را درعالم نظیر نیست (بستان ص ۵۰)

ان حلفي الفاظ مین گویا ،

فھذا براھیني فجیئني بمثلھا

کا چیلنج پر چیلنج دیا جارھا تھا ، لیکن بیچارے احناف جوبیھقي کی گرفتون کا اگر کچھه

جواب دے سکتے تھے ، تووہ کید بسنة رسول الله صلي الله علیه وسلم کے نام سے بدنام تھا ، اور

جس راسته سے "حریف" جواب طلب کرتاتھا ، اسکے چلنے والے احناف تھے یا بالکلیه نھین

تھے ، یا کچھه تھے بھي تو وہ برائے نام ، آخر مشارق الانوار اور " مصابیح " کي مقطوع السند

حدیثون کے پڑھنے والون سے بھلا رجالي بحثون ، اور ابن قطان ، یحیی بن معین ، علی بن

مدیني ، احمد بن حنبل جیسے آئمه کی ناقدانه رائون کي کیاتوقع کیجاسکتي تھي ، بقول طاش کبری زادہ

اسکے لئیے تو ضرورت تھي ایسے آدمیون کي جو

عرف الاسانید و العلل و اسماء الرجال و العالي
و النازل و حفظ مع ذالك جملة مستکثرة من المتون
... ویسمع ما ذکرنا ھ وکتب الطبقات و زاد
علي الشیوخ و تکلما في العلل و الوفیات والاسانید
کان في اول درجات المحدثین (ص ۳)

" اول درجات " سے ظاھر ھے ، که اردو کا اول درجه نھین ، بلکه طبقه محدثین کے

ابتدائي درجه مین ایسا آدمي شمار ھوسکتا ھے ،

اور یه چیزین تو بقول شخصے حافظ بیھقي کے گھر کي چیزین تھین ، انکی ساری عمر

ان ھي چیزون کي تلاش و تفتیش، حفظ و تنقیح مین گذری تھي اور فقھي وجدلي پایه بھي انکا

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

کچھہ کمزور نہ تہا، ابن فورك اور مروزی، انکے اساتذہ ° اصول و فقــہ ، معمولی درجہ کے لوگ نہ تھے ،

سب کا نتیجہ یہہ ہوا کہ احناف پر بیہقی کي کتابون کا ایسا رعب چھایا کہ شوافع تو خیر، حافظ بیہقي کے علمبردارھي تھے ، خود حنفیون کے زبان و قلم پر بہي انکي کتابون کے متعلق وھي ستائش و مدح کے الفاظ پاتے ھین ، کہ جو اب تك صرف شافعیون سے سنتے تھے ، حاجي خلیفہ کے الفاظ تو مین نقل ھی کرچکا ھون ، طاش کبری زادہ جیسے متبحر فاضل بھي بیہقي کے متعلق بے ساختہ اس جامعیت کے اعتراف پر اپنے کو مجبور پاتے ھین ، مفتاح السعادۃ مین فرماتے ھین ،

ابوبکر احمد بن الحسین البیہقي کان اوحد دھرہ
في الحدیث ، و التصانیف و معرفة الفقـہ (ص ۱۵ ج ۲

" في الحدیث و التصانیف " تك تو خیر غنیمت تہا، آگے ایك حنفي عالم کا " الفقہ " کے متعلق بیہقي کو اوحد دھرہ کہنا کوئي معمولي بات نہین ھے ، اور کمال یہہ ھے ، کہ "الفقہ" مین جہان انہون نے البیہقي کو " اوحد دھرہ " قرار دیا ھے ، وھین "الحدیث" کے سلسلہ مین بیچارے امام طحاوی کا " احقر زمانہ " کي حیثیت سے بھي تذکرہ نہین کیا ھے ، حالانکہ محدثین کي فہرست مین امام بخاری اور مسلم کے ساتھہ محي الدین النووی الحسین البغوی ابن الاثیر الجزری بلکہ بخاری کے شارحین مین سے ابن حجر ھي نہین ، الکرماني اور مسلم کے شارح قاضي عیاض تك داخل ھین ،

واقعہ یہہ ھے ، کہ حافظ بیہقي کے متعلق شافعیون کي زبان کچھہ ایسا نقارہ خدا بني ، کہ حنفیون کو اسکے سوا کوئي دوسرا چارہ بھي نظر نہ آتا تھا ، آخر وہ کیا کرتے اسلامي ممالك کے اتنے طول وعرض مین پھیلے ھونے کے باوجود کسي طرف سے کوئي آواز جواب مین جب نہین اٹھتی تھي ، تو اسکے سوا اور کیا باور کیا جاتا ، کہ شافعیت کا حنفیت پر یہہ حملہ لاجواب ھے ، بیہقي کی وفات سنہ ۴۵۸ یعني پانچوین صدی کے وسط مین ھوئي،

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

پانچوین بھي گذرگئي اور کہین سے جہان تک مجھے معلوم ہے' حنفیون کی طرف سے کوئی پتہ بھی نہ کھڑکا ، چھٹی بھي گذرنے لگي' اور گذرتي رهي ، تاآینکه بالاخر گذرهي گئي ، اورسناٹے کاوهي عالم ساری حنفي دنیا پر چھایارها ، طحاوی کے ترض کے اتارنے مین شافعیون کي طرف سے تاخیر ضرور هوئي تھي مگر صدی پوری هوتے هوتے انھون نے ایک ایک پیسہ بے باق کردیا تھا ، اوریهان ایک سے آگے بڑھ کر مسلم دوسری صدی ختم هوگئي ، دوسری صدی کے بعد تیسری بھي ختم هورهی تھی ، اسکے بھي اسي پچاسي سال گذرچکے تھے لیکن حنفیون کے جمود وسکون کي وهي حالت تھي ، وہ تو علمائے احناف نے اپنے عام متبعین کو حدیث وفنون حدیث سے بیگانہ رکھا تھا ، اسلئے خیریت هوگئي ، که بیهقي کے محدثانه تنقیدات کا وزن عام حنفیون بلکه سچ تو یه هے که ان کے مولویون کو بھي صحیح معني کرکے محسوس نه هوا ، ورنه اگر کهین ان لوگون مین بھي حدیث کا چرچه اس شکل مین رهتا ، جیسے شوافع اورحنابله مین هے ، تو جهان تک میرا خیال هے ان صدیون مین خدا جانتا هے که حنفیون کي کتني آبا دیان شافعیت کے دائره مین داخل هوجاتین ،

لیکن ٹھیک جب ساتوین صدی قریب تھي که ختم هوجا ئے ، اب اسے حضرت امام ابوحنیفه کا روحاني تصرف خیال کیجئے یا اتفاقي حادثه سمجھئے ، اسي مصر مین جهان سے اس علمي معرکه کي ابتداء هوئی تھی ، حنفي علماء کاایک خاندان جو نسلا ماوراءالنهری تھا ، اوراسي لئے ،، الترکماني ،، کی نسبت سے مشهور تھا ، اس خاندان سے ایک عالم علي بن عثمان بن ابراهیم الماردیني اٹھے ، غالبا مصر مین انکے والد عثمان هي باهر سے تشریف لائے ، السیوطي نے حسن المحاضره مین انکا تذکره کرتے هوئے لکھا هے که

انتهت الیه ریاسة الحنفیة بالدیارالمصریة ؎

صاحب ،، جواهر مبضیة ،، ان کے شاگرد هین انهون نے یه بھي اضافه کیا هے

سمع من الدمیاطي والابرقوهي ؎

الدمیاطي جو شافعي المذهب عالم هین انکو جلال الدین سیوطي نے

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

الامام العلامه الحافظ الحجة النسابه شیخ المحدثین ؎

سے ملقب کیا ھے ، علاوہ ان القاب کے انکا یہہ بھی بیان آیا ھے کہ

طلب الحدیث فرحل وجمع فاوعي ؎

پھر ساتوین صدی کے ایک عالم المزني ھین انکا قول الدمیاطي کے متعلق یہہ نقل کیاھے کہ

ماریٔت في الحدیث احفظ منه (حسن المحاضره ص ۱۵۰) ؎

ابن الترکماني عثمان کا انتساب علماء ماوراء النھر کے خاندان سے ھونا اور مصر مین پھر دمیاطي جیسے حفاظ حدیث سے سماعت حدیث میرے خیال مین ان ھی دو باتون کا نتیجہ انکی فقہ و حدیث کي جامعیت ھے ، ماسوا اسکے ایک خاص چیز قابل غور یہہ بھي ھے کہ ساتوین صدی کے اختتام پر ھم حنفیون مین ایک غیرمعمولي انقلاب بھي محسوس کرتے ھین ، خصوصا مصری علماء مین ، میرا مطلب یہہ ھے ، کہ احناف کے دو مشہور ماھر حدیث علامہ جمال الدین زیلعي صاحب تخریج ھدایة وکشاف اور حافظ مغلطائي شارح بخاری ، یہہ دونون حنفي مشہور محدثین اسي صدی کے پیداوار ھین ، اورعجب اتفاق ھے کہ دونون کے دونون مصری ھیں اسي ماحول مین علي بن عثمان الترکمالي کي تعلیم و تربیت ھوئي ، تعلیم تو انہون نے اپنے والد سے پائي جو خود حدیث و فقہ کے جامع تھے ، فقہ کا اندازہ تو اسي سے ھوسکتا ھے کہ امام محمد کي جامعہ کبیر جیسي فقہ کي چیستان کے شارح ھین ، اورحدیث کاحال تو گذر ھي چکا کہ الدمیاطي کے شاگرد ھین ،

خلاصہ یہہ ھے کہ ڈھائي سو سال سے حنفیون پر جو بقابا علم حدیث سے لاپروائي برتنے کي سزا مین چلا آرھا تھا ، اسکي ادائي کے لئے قدرت نے ان ھی علامہ علاالدین علي بن عثمان الماردیني الترکماني کا انتخاب کیا ، یہہ اپنے وقت مین مصر کے قاضي القضاة تھے ، اورکئي پشتون تک یہہ عہدہ ان ھی کے خاندان مین رھا ، مولانا عبد الحي فرنگي محلي انکے علمي مقام کے متعلق ارقام فرماتے ھین کہ

علاالدین الشہیر بابن الترکماني کان اماما شیخا ؎

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

بارعا كاملا مدققا متبحرا لفنون العقلية والنقلية ؎

پھر اس اجمال کی تفصیل فرما تے ہوئے لکھتے ہین کہ

له اليد الطولي في الحديث و التفسير و الباع
المعتد في الغرائض و الحساب و الشعر و التواريخ ؎

اور یہہ تو ایک حنفي عالم کي شہادت ھے مشہور شافعي اور شافعی العصبیت عالم جلال الدین السیوطي کے الفاظ بھي انکے متعلق یہہ ہین کہ

كان اماما في الفقه و الاصول و الحديث ؎

اگرچہ "الحدیث" کي امامت تسلیم کرتے ہوئے بھي، الفقہ و الاصول کے بعد "الحدیث" کے لفظ کو لانا، بے معنی نہین ہے، لیکن ایک شافعي عالم کي اتني شہادت بھي کافي ھے، ابن الترکماني کے براہ راست تلمیذ علامہ عبدالقادر مصری، جواھرمضیہ کے مصنف نے الفاظ کي ترتیب کو بدلتے ہوئے لکھا ھے کہ

كان اماما في التفسير و الحديث و الفقه
و الاصول و الفرائض و الشعر ؎

اور میرے خیال مین انکی علمی مناسبتون کي صحیح ترتیب یہ ہي ھے، مگر علامہ حافظ ابن حجر عسقلاني سے تعجب ھے کہ دررکامنہ مین انکا ذکر کرتے ہین، مگر بڑی مشکل سے صرف دو لفظ یعني

تفقہہ و تمہر ؎

کے سوا طبیعت زیادہ سخاوت پر آمادہ نہ ہوسکي، گویا حدیث کا ذکر ہي غایب ہے، حالانکہ ابن الترکماني تقریبا پانچ چھہ سو سال کے ایک علمي زنجیرہ کي طلائي کڑی ہین، حافظ اس سے ناواقف بھي نہین ہین،

بہرحال درخت کے پہچاننے کے لئیے ہمین پھل کا دیکھنا بھي کافي ھے، خلاصہ یہہ ھے کہ ڈھائي سو سال کے بعد بیہقي نے جس مورچہ پر فاھرانہ قبضہ کررکھا تھا، علامہ ابن الترکماني کو خدا نے اس مہم کے سر کرنے کے لئے تیار کیا، اور وہ اسکے لئے آمادہ

CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ
toobaa-elibrary.blogspot.com

ہوئے ، نہایت سخت رنج دہ بات ہے کہ " جواہر مضیہ " کے مصنف حالانکہ انکے شاگرد
ہین لیکن بندہ خدا نے اپنی کتاب کے دس بارہ ورق متفرق طور پر اس خاند ان کے مختلف
افراد کے ذکر کے لئے وقف کیا ہے لیکن بجز رشتہ بتانے اور الامام العلامہ وغیرہ تعریفی الفاظ
کے کچھہ نہین لکھا کہ غنیم کے ایسے سخت مورچہ کي طرف پیش قدمي کرنے کا ارادہ جب
علامہ نے کیا ، تو اس وقت کیا واقعات پیش آئے ، بس جس طرح سبھون نے انکي تالیفات کي نیرنگ
دیتے ہوئے انکي اس کتاب کا ذکر کیا ہے ، ان ہون نے بھي چند تعریفي الفاظ کے اضافہ کے
سوا اور کوئي خاص بات نہین لکھي ہے ، مگر یہان ایک دلچسپ چیز یہہ ہے ، کہ اس
معرکہ الارا کتاب کا تذکرہ جواہر مضیہ مین تو بایں الفاظ ہے ،

و وضع علي الکتاب الکبیر للبیہقي کتابا نفیسا
نحو من جلدین (ص ۳۹۷ جلد ۱)

السیوطي نے بھي " لہ تصانیف " کے ذیل مین " والرد علي البیہقي ص ۱۹۹ " لکھکر آگے
نکل گئے ، اور اس سے بھي پرلطف طریقہ حافظ ابن حجر کا ہے کہ انکي چند کتابون کا نام لینے
ہوئے نہایت خاموشي کے ساتھہ

لہ من التصانیف غریب القران و مختصر
ابن الصلاح و الجواہر النقي ص ۸۳

حالانکہ ایک مورخ کي ذمہ داری ہوني چاہئے کہ آخر کچھہ تو واقعہ کي طرف اشارہ کرے ،
صرف " الجواہر النقي " کے لفظ سے اب اتنا دماغ کسکا ہے جو " البیہقي " کے ہم قافیہ
ہونے سے ادھر منتقل ہوجائے کہ اسکا تعلق حافظ بیہقي کي کتاب سے ہے ، خیر ، ان
لوگون سے تو مجھے شکایت نہین ، البتہ صاحب " الجواہر المضیہ " سے امید تھي کہ وا
کچھہ روشني ڈالینگے " مگر دو جلدون مین ہے ، بہت اچھي " ہے ، اسکے لئے انکي اطلاع کي
کیا ضرورت تھي ، اتنا تو ہر اس شخص کو معلوم ہوسکتا ہے جسکي نظر سے کتاب گذریگي ،
اس بندۂ خدا نے اپنے استاد کا کچھہ حال بھي نہین لکھا ، صرف اتني بات کہ مین نے
ہدایہ کي حدیثون کے متعلق جو کتاب لکھي تھي اسکا نام الکفایۃ رکھکر انکے پاس لے گیا ،

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

چونکه انکي ایك کتاب کا نام بهي "الکفایة" تهاتو

قال مداعبا لي سرقت هذا لاسم مني ۵

بس استاد کي اس ظرافت کے سوا اور کوئي قابل ذکر بات انکي کتاب مین نهین پائي جاتي ،

البته حافظ ابن حجر نے گو ،، الجواهر النقي ،، کو گول مول کردیا ایکن انهون نے اتناحا ل

انکا لکها هے که

ولي القضاء فی شوال سنه ۷۴۸ ۵

اور اسی کے ساتهه اس واقعه کے ذکر کرنے کي حافظ نے نه معلوم کیا ضرورت محسوس کي که

ونزل بخلعته الي منزل القاضي زین العابدین

البسطامي الذی کان قبله فلما راه بهت (ص ۸۴ د رر) ۵

اسکے ساتهه انکے تصانیف کا ذکر فرمانے کے بعد لکهتے هین که

واشیاء کثیرة لم تکمل ۵

گویا ان کا بهت سا کام ادهورا ره گیا ، آگے فرماتے هین که

و له شعر وسط ۵

حالانکه اس سلسله کے جتنے علماء بهی هین خصوصا متاخرین ان مین شعر کهنے کا هر ایك کو

شوق هے ، لیکن ان اشعار کو ،، وسط ،، کهنا بهی شعر کے شان سے گری هوئی بات هے ،

خواه شاعری خود ان علماء کي شان سے فروتر چیز هي کیون نه هو ، بهرحال ان کي شاعری

کا ذکر چهیڑ کر

اذا شغل البریة فیك فاها — فکلي عناك بالخیرات فاها ۵

جو ،، الجاولي[1] الدویدار ،، کي شان مین کسي قصیده کا شعر هے ، حافظ کچهه اشاره کرتے

هوئے گذر گئے اور جب انهون نے صرف اشاره کیا هے تومین بهي "اشاره" پر قناعت کرتا هون

[1] الجاولي تو غالبا کسي کا نام هے ، لیکن ،، الدویدار ،، مصر مین ،، عرض بیگي ،، کو کهتے هین ،
دیکهئے حسن المحاضره السیوطي ۱۲

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

بہرحال جب ان بزرگون نے کچھ نہین ارشاد فرمایا ، تو علامہ علاالدین ابن الترکمانی کے متعلق مین کہان سے مواد لا سکتا ہون، مجبورا انہون نے اپنی کتاب ،، الجواہرالنقی ،، کے دیباچہ مین جو چند الفاظ لکھے ہین ، اسی کے نقل کرنے پر قناعت کرتا ہون ، حمد و نعت کے بعد فرماتے ہین ،

فہذہ فوائد علقتہا علی السنن الکبری للحافظ
ابی بکر البیہقی رحمہ اللہ تعالے

یہان تک تو انہون نے یہہ ظاہر فرمایا ہے کہ حافظ کی سنن پرکچھہ فوائد آپ نے اضافہ فرمایا ہے لیکن اسکے بعد کے الفاظ یہہ ہین ،

اکثرہا اعتراضات و مناقشات و مباحثات معہ

دیکھنے مین یہہ ''فوائد علی البیہقی'' کل تین لفظون مین ادا ہوئے ہین لیکن سچ یہہ ہے کہ حنفیت کا طویل و عریض رقبہ مصر سے ماوراءالنہر بلکہ ہندو چین تک ڈھائی سو سال سے جس خفت کو محسوس کررہا تھا ، خفت کا یہہ سارا بوجھہ ان تین لفظون سے اتر جاتا ہے ، اگر باقی بیہقی پر اعتراض کرنے ، گرفت کرنے اور اصل نتیجہ تک پہنچنے کے لئے بحث و تحقیق کرنے مین کوئی کامیاب ہو ،

مجھے اورون کا حال معلوم نہین ، لیکن اپنی محدود رسائی کی حد تک کہہ سکتا ہون، کہ یہی طریقہ احناف ہی نہین ، بلکہ ٹھیک یہی طریقہ شافعیہ ترکی کا مکمل دل نشین ، فیصلہ کن جوابی حملہ ترکی ہی مین علامہ ماردینی ابن الترکمانی دینے مین کامیاب ہوئے ہین ، مناظرات و مجادلات کے سلسلہ مین شاید اتنی کامیابی کسی کو کم میسر آئی ہوگی ، افسوس کہ میرے مقالہ کی محدودیت اجازت نہین دیتی ، کہ مین ماردینی کے ان اعتراضات، مناقشات مباحثات کی مثالون سے تشریح کرون ، ورنہ دکھلایا جاسکتا تھا کہ مین نے جو دعوی کیا ہے وہ کہان تک حق بجانب ہے ، تاہم ایک عام اور مشہور مسئلہ جس مین حنفی مذہب کا پہلو

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

نہ صرف نقلا بلکہ قیاسا و رایا و عقلا بھی بہت کمزور ہے ، اسکا اجمالی ذکر تو کرہی دیتا ہون میری مراد مسئلہ قہقہہ سے ہے کہ حنفی مذہب مین صرف مفسد صلواۃ ہی نہین بلکہ ناقض وضو بھی ہے ، العراق کے اہل الرائی کی اس سادگی پر ،، حشویہ ،، اور ،، ظاہریہ ،، تک کو حیرت ہے کہ وضو کے شکست کو قہقہہ سے کیا تعلق ، مگر سب جانتے ہین اہل الرائی کے امام کی یہ ہی رائے ہے ، حتی کہ براہ راست امام شافعی سے اس مسئلہ مین یہ اعتراف منقول ہے کہ جو قہقہہ کو ناقض وضو کہتے ہین (یعنی ابوحنیفہ)

یزعم ان القیاس ان لا ینتقض ولکنہ یتبع الاثار (بیہقی) ؎

~~اگرچہ حافظ نے بعض جو کچھ یہہ کہا گیا ہے اسکا ذکر کر دیا~~ ،

بہرحال مسئلہ تو یہ ہی ہے ، بیہقی نے اس سوال کو اٹھایا ، جی تو انکا بھی چاہتا تھا کہ اپنے دعوی کے ثبوت مین یعنی وضو قہقہہ سے نہین ٹوٹتا ، کوئی مرفوع متصل حدیث پیش کرتے ، خصوصا بعض شوافع ابوشیبہ ابن ابراہیم کے حوالہ سے ایک حدیث مرفوع پیش بھی کرتے تھے ، لیکن جانتے تھے ، کہ ابوشیبہ بن ابراہیم کا حال لوگون کو معلوم ہے ، اسلئے روایت تو نقل کردی ، لیکن اسی کے ساتھ یہہ بھی لکھدیا کہ ،

ابو شیبہ ضعیف و الصحیح انہ موقوف ؎

مگر اب جو حدیثون کے ذخیرہ پر نظر پڑی ، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز حنفیہ کے خلاف انکو نہ ملی ، مجبوری مین کیا کرتے ، بڑی مشکل سے دو صحابیون یعنی جابر بن عبد اللہ اور حضرت ابوموسی اشعری کا قول انکو ملا ، جسمین قہقہہ نہین بلکہ ،، ضحک ،، کے متعلق یہہ الفاظ پائے جاتے ہین ، حضرت جابر بن عبد اللہ سے (یعید الصلواۃ ولا یعید الوضو) اور ابوموسی اشعری سے (فلیعد الصلواۃ) مروی ہے ، ابوموسی اشعری کے قول مین وضو کے عدم ذکر کو ذکر قرار دیکر بیہقی نے اسکو بھی اپنی دلیل بنالیا ، زور پہونچانے کے لئے ابوامامہ باہلی کا ایک قول جس مین صراحتا ،، ضحک ،، تک کا ذکر بھی نہین ہے مگر ضمنا اسپر بھی اثر پڑتا تھا اسلئے اسکو بھی نقل کیا کہ

CamScanner الممسوحة ضوئیا بـ
toobaa-elibrary.blogspot.com

الحدث ما كان من النصف الاسفل

چونکه قہقہہ کا تعلق ،، نصف اعلي ،، سے ھے ، اسلئیے جہان خون نکلنے نکسیر پھوٹنے قے

وغیرہ کے متعلق اس سے عدم نقض وضو کا حکم نکلتا ھیے ، ضحك بھي اس ضمن مین داخل ھوگیا ،

'' اصح ما في اللباب ،، حدیث مرفوع کو سب پر ترجیح دینے والے شواقع کی طرف سے صحابہ کے

قول کے بعد پھر تابعین کے متعلق ابو الزناد کي ایسي خبر کو بھی دلیل کا رنگ دیا گیا ،

ابو الزناد کہتے تھے کہ ایسے فقہا جنکے فتوی پر عمل کیاجاتاھے ، مثلا سعید بن المسیب ،

عروۃ قاسم بن محمد ان سب کو یہ ھی پایا کہ

يقولون فيمن رعف غسل عنه الدم ولم يتوضأ وفي
ممن ضحك في الصلواة اعادها ولم يعد وضوءه

یہ سارے تیر حنفیون کے اس ،، حدیث مرفوع ،، کے مقابلہ مین چلائے گیے ، جو اس سلسلہ کے

متعلق وہ پیش کرتے ھین ،

ان رجلا اعمي جاء والنبي صلي الله عليه وسلم
في الصلواة فتردى في بئر فضحك طوائف من
اصحاب النبي صلي الله عليه وسلم فامر النبي صلي
الله عليه وسلم من ضحك ان يعيد الوضوء والصلواة

حافظ بیہقي کو معلوم ھے کہ یہ حدیث معمولی لوگون کی روایت کی ھوئی نہین ھے بلکہ

اساطین حدیث ابن شہاب زھری ، حسن بصری ، ابراھیم نخعي سب اسکے راوی ھین ،

اور جن جن لوگون نے ان بزرگون کے واسطے سے اس حدیث کو آنحضرت کی طرف منسوب کیا

ھے ، بیہقي یہ بھي جانتے ھین کہ ان مین سے کسي پر جرح نہین ھے ،

آخر وہ اس پر اتر آئے کہ ان تابعین نے براہ راست آنحضرت سے تو اسکو سنا نہین ،

درمیان کا راوی صحابي ھے یا کوئي اور اس شک کي وجہہ سے حدیث قابل استدلال نہ رھا ،

اس پر اتنا اور اضافہ کیا کہ ایك شخص ابو العالیہ بھي اس حدیث کا راوی ھے اسکے بعد اب

حافظ نے یہ دو سخت جرح قایم کي

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

(۱) ابوالعالیہ کے متعلق یہہ تصریح کر کے کہ

سائراحادیثہ مستقیمۃ صالحۃ

فرماتے ہین کہ لیکن صرف حدیث قہقہہ کی وجہ سے یعنی

من اجل ھذا الحدیث تکلموا فیہ

مطلب یہہ ہواکہ ابوالعالیہ کی وجہ سے حدیث نہین بلکہ حدیث کی وجہ سے لوگون نے ابوالعالیہ مین چونکہ کلام کیا ہے اسلئے اسکی روایت بھی یون حجت نہین ،

(۲) رہے حسن ، زہری ، اور ابراھیم حافظ بیہقی نے خم ٹھونک کر دعوی کردیاکہ ان سبھون نے ابوالعالیہ ہی سے یہہ حدیث سنی ہے ، اسلئے

ھذہ الروایات کلھا راجعۃ الی ابی العالیہ

دلیل مین فرماتے ہین ، کہ عبدالرحمن ابن مہدی امام فن رجال و حدیث سے علی بن مدینی نے پوچھا تھا کہ

الف — ابوالعالیہ کے سوا حسن بصری بھی تو اسکے راوی ہین ، توجواب مین فرمایا کہ حماد بن زید نے مجھہ سے اور حماد سے حفص بن سلیمان نے بیان کیا تھا کہ

انا حدثت بہ الحسن عن حفصۃ عن ابی العالیہ

ب — اور ابراھیم تو راوی ہین عبدالرحمن نے کہا کہ مجھسے شریک نے کہا کہ ابوھاشم ان سے کہتے تھے کہ ابراھیم سے ابوالعالیہ کے واسطہ سے مین ہی نے کہا تھا ،

ج — اور زہری بھی توراوی ہین ، عبدالرحمن نے کہا کہ مین نے زہری کے بھتیجے کی کتاب مین دیکھا ہے ، کہ زہری اس حدیث کو بواسطہ سلیمان بن ارقم حسن ہی سے روایت کرتے ہین ، اور حسن کی روایت ابوالعالیہ سے ہے ، پس زہری والی روایت بھی ابوالعالیہ کی طرف راجع ہوگئی ،

بات اگر اتنی ہی ہوتی ، تومعاملہ گویا ختم ہوچکا تھا ، لیکن بیہقی کو معلوم تھا کہ اسی حدیث کے راوی امام ابوحنیفہ خود بھی ہین ، اور اس سن معبد نامی شخص اسکو

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

حضور صلي الله عليه وسلم كي طرف منسوب كرتے هين، اور حنفيه اس بنياد پر اس حديث كو بجائے مرسل كے متصل مانتے هين بيهقي نے روايت كو نقل كركے جي توچاهتا هوگا، كه امام ابوحنفيه هي پر جرح كردين ، جيسا كه بعض شوافع نے كيا هے ، ليكن اسكي همت نه هوئي ، اور معبد كے نام كو معبد جهني قرار ديتے هوئے فرماتے هين ،

معبد هذا لاصحبة له وهو اول ۰
من تكلم في القدر بالبصره ۰

كهلے الفاظ مين تو نهين ليكن يهه كهتے هوئے كه امام ابوحنيفه كے استاد منصور نے ابن سيرين كے ذريعه سے يهه روايت جوكي هے ، اس مين تو معبد كا نام بهي نهين هے ، گويا امام كے حافظه كي طرف اشاره هے ،

ظاهر هے كه بيچارے علماء احناف جن مين اكثر ابوالعاليه كے نام سے بهي شخصي طور پر واقف نهين انكے سامنے معلومات كا جب يهه دريا بها دياگيا هو ، كه حسن بصري ، زهري ، ابراهيم سب كا قصه ابوالعاليه پر ختم هوتا هے ، اسكے لئے زهري كے بهتيجے كي كتاب كا حواله اور يون هي تلاش و جستجو كركے سب كي روايات كو ابوالعاليه پر منتهي هونا ، يهه فن رجال كے وه نكات هين ، جنكي احناف كے عام مولويون كو كيا خبر ، بيهقي كي ساري كتاب اس قسم كے معلومات سے معمور هے ،

مگر اب يهه ان هي فن رجال و اسناد سے نه دلچسپي ركهنے والے احناف هي كے ايك عالم ماردينی كو ديكهئے وه ميدان مين اترتے هين ، اور حافظ بيهقي سے پوچهتے هين ،

(۱) كيا يهه روايت معبد جيسے مشتبه آدمي كے سوا اور كسي صحابي سے مروي نهين ؟ خصوصا حسن بصري جنكے ذريعه سے امام ابوحنيفه روايت كرتے هين ، ماردينی اپنے ساتهه بيهقي كي كتاب ،، الخلافيات ،، بهي لاتے هين ، كهولكر بتاتے هين كه

عن اسمعيل بن عياش عن عمرو ابن قيس ۰
عن الحسن (البصري) عن عمران بن حصين ۰

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

جس میں حسن بصری معبد سے نہیں، عمران بن حصین صحابی کے واسطہ سے اسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک منسوب کرتے ہیں ، یعنی ارسال کا قصہ ختم ہوا، اور ابن عباش پر تو کچھ شبہہ ہو، بجنسہ اسی سند سے حافظ ابن عدی نے بجائے ابن عیاش کے ابن راشد کے حوالہ سے روایت کیا ہے کہ حسن بصری حضرت عمران بن حصین سے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں ، رہے ابن راشد تو دیکھہ لیجئے ،، وثقہ احمد بن حنبل و ابن معین ،، پھر اسی ،، الخلافیات ،، میں ابن عمر سے یہہ روایت مروی ہے ، گویا علاوہ معبد کے دو صحابی عمران بن حصین اور ابن عمر اسکے راوی ہیں ، اور بیہقی اس سے واقف ہیں ، لیکن یہاں صرف معبد جس میں اشباہ تھا ، اسکو پیش فرمادیا گیا ، پھر معبد کو معبد جہنی کس بنیاد پر قرار دیا گیا ؟ ہمارد ینی کہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ سے تین طریقہ سے یہہ روایت آئی ہے ،

ولیس فی شی منہا انہ الجہنی ؎

اب سنئے ، معبد نامی ایک ہی آدمی نہیں ہے ، حافظ ابن مندہ کی معرفة الصحابہ سے ماردینی نقل کرتے ہیں ،

معبد بن ابی معبد وھو ابن ام معبد رای ؎
النبی صلی اللہ علیہ وسلم و ھو صغیر ؎

اور یہہ وہ مشہور ام معبد کے صاحبزادے ہیں جنکے خیمہ میں ہجرت کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے ، اور بکری سے دودہ نکالنے کا واقعہ پیش آیا، ماردینی اس پر اور اضافہ کرتے ہیں کہ ابن مندہ نے تصریح کی ہے کہ ابوحنیفہ جس سے قہقہہ والی روایت کرتے ہیں وہ

الحسن عن معبد بن ابی معبد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ؎

ہی ہیں ، حافظ ابن مندہ نے صرف اسی پر قناعت نہیں کی ہے بلکہ آگے فرماتے ہیں کہ

و ھو احدیث مشہور عنہ رواہ ابویوسف ؎
القاضی و اسد بن عمرو وغیرھما ؎

ماردینی فرماتے ہیں

فظہر بہذا ان معبد المذکور فی ھذا الحدیث لیس ؎

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

هوالذی تکلم فی القدر کما زعم البیہقی ؂

آگے فرماتے ہیں کہ "الجہنی" کا اضافہ اگر خود ہی کردیا ہے تو خیر، ورنہ اگر سند سے

معلوم ہوا ہے تو پیش کرنا تھا،

ولم یذکر ذالک بسند لینظر فیه ؂

اور بات اسی پر ختم نہیں کرتے ہیں، پھر فرماتے ہیں کہ،

ولو سلمنا انه الجہنی المتکلم فی القدر
فلا نسلم انه لا صحبة له ؂

پھر ابن عبدالبر کی استیعاب سے نقل کرتے ہیں

اسلم قدیما وھواحد الاربعه الذین
حملوا الویة جہینة یوم الفتح ؂

صرف ابن عبدالبر ہی نہیں بلکہ

قال ابواحمد فی الکنی، وابن ابی حاتم
کلا هما ان له صحبة ؂

اسکے سوا بھی انہوں نے ابن حزم ابن عدی امام بخاری کے حوالہ سے معبد کے متعلق اور بھی

کچھ مواد فراہم کیا ہے،

اب ظاہر ہے، کہ ،،عدم نقض،، کے متعلق شوافع کے پاس کوئی مرفوع حدیث انحضرت کی

موجود نہیں، مگر اس حدیث کے رہتے ہوئے انہوں نے صحابہ اور تابعین کے فتووں میں پناہ

لی تھی، ماردینی وہان بھی پہونچتے ہیں،

پہلے انکی سند ہی پر انہوں نے کلام کیا ہے کہ ان صحابیوں کی طرف اسکی نسبت ہی

مشکوک ہے، پھر بالفرض اگر مان لیا جائے کہ یہ انہی کے اقوال ہیں، ھو اور بات صحابہ

اور تابعین کے فتووں پر ٹھہری، توسنئے،

قال ابن حزم روینا ایجاب الوضو من الضحك عن
ابی موسی الاشعری، والنخعی، والشعبی، و
والثوری والاوزاعی ؂

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

چلئے ان کے پاس صحابہ اور تابعین تبع تابعین کے اقوال ھین ، تو ھمارے پاس صحابہ اور سلف کے ایک بڑے طبقہ کا فتوی ھے ، پھر ھم ایک مرفوع متصل سند کے ساتھہ ،، حدیث ،، بھی رکھتے ھین ، اور آپ اس سے محروم ھین ،

بیھقی نے علاوہ اسنادی بھول بھلیون کے بعض اصولی باتین بھی پیش کی ھین ، مثلاً زھری اور حسن کا فتوی خود اس حدیث کے خلاف ھے ، اگر انکو اسپر اعتماد ھوتا ، تو اسکے قایل کیون نہ ھوتے ،

ماردینی نے پوچھا ھے کہ اس اصول کو اور جگہ بھی آپ یاد رکھین گے یا نہین ، کتے کے جھوٹے کے متعلق ابوھریرہ کا فتوی تین دفعہ دھونے کا ھے ، مگر روایت متصل سات دفعہ کی ھے ، ھم حنفیون نے اس وقت جب عرض کیا کہ سات کی روایت پر انکو اعتماد ھوتا تو تین دفعہ کا فتوی کیون دیتے ، تو اسوقت بالاتفاق اس صف سے غوغا بلند ھوا کہ ھمکو حدیث سے بحث ھے راوی کی رائے سے تعلق نہین ، لیکن آج اسی کو دلیل کی شکل مین پیش فرمایا جاتا ھے ، ماردینی نے یہہ مان لی کہ بالفرض اس حدیث کا اتصال نہ ثابت ھو ، اور مرسل ھی ھو ، پھر بھی ابن حزم کا یہہ قول پیش کیا ھے

کان یلزم المالکین والشافعین لشدۃ
تواترہ عن عدد من ارسلہ

پھر خود اضافہ کرتے ھین ،

ویلزم الحنابلہ ایضا لانھم یحتجون بالمرسل

اور آخر مین ایک فیصلہ کن بات فرماتے ھین ،

وعلی تقدیر انھم لا یحتجون بہ فاقل احوالہ ان یکون ضعیفا والحدیث الضعیف عندھم مقدم علی القیاس الذی اعتمدوا علیہ فی ھذا المثلہ

ایسی روایت جو تین تین صحابی عمران ابن حصین ، ابن عمر ، معبد سے مروی ھو ، ماردینی نے پوچھا ھے کہ اس کے متعلق صرف مشتبہ ،، معبد ،، کا ذکر آخر کیا ھے

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

رہ گئی وہ تحقیق انیق کہ حسن ، زھری ، ابراھیم سب ابوالعالیہ پر گھومتے ھین ، ماردینی

نے فرمایا ھے کہ جسٹس کے متعلق عرض کرچکا کہ وہ ابوالعالیہ سے ھی نہین بلکہ عمران سے بھی

راوی ھین کچھہ فرماتے ھین ،

العجب منه کیف یقول هذا وقد تقدم انه اخرجه
هو من طریق الحسن عن عمران بن حصین

اسی پر اور اضافہ کرتے ھین

و قد اخرجه هو عن طریق ابن عمر

باقی زھری کے متعلق انکی بھتیجے کی کتاب کی شہادت ھو۔

ابن اخی الزهری ضعیف کذا قال
ابن معین رواه عنه عثمان الدارمی

اور ابراھیم کے متعلق شریک کا دعوی کہ ابوھاشم نے اس سے کہا تھا کہ مین نے ابوالعالیہ

کے حوالہ سے یہہ روایت ابراھیم کو سنائی تھی ، سو اس شریک کا حال سنئے ،

شریک هذا هو النخعی تکلموا فیه

اور دوسرون نے نہین خود اسی کتاب ،، السنن الکبری ،، مین دوسری جگہ فرماتے ھین ،

شریک مختلف فیه کان یحی القطان لا یروی
عنه ویضعف حدیثه جدا

ایک اورجگہ اسی کتاب مین پھر بیہقی کہتے ھین

شریک لم یحتج به اکثر اهل العلم

مگر جب ھماری باری آئی ، تو شریک نے ابوھاشم کی طرف جو بات منسوب کی ، وہ دلیل

بنائی گئی ،

یہہ چند باتین موٹی ماردینی کے کلام سے خلاصہ کر کے پیش کیا ھے ، صرف یہہ

دکھانا ھے ، کہ ،، رجال ،، کے حربہ سے جو رعب ڈالا گیا تھا ، کیا ماردینی کے مباحث کہ بعد

وہ رعب رہ سکتا ھے ،

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

یہہ کلام تو اس حدیث کے متعلق تھا جس سے حنفیہ استدلال کرتے ھین ، بھلا اس مین "ارسال" کا نقص کون نکال سکتا ھے ، اگرچہ اس بحث مین مجھے کچھہ طوالت کا تو مرتکب ھونا پڑا ، لیکن مورخین نے جس درخت کے قصہ کو اجمال کے پردہ مین ڈالدیا تھا اسکے سمجھنے کے لئیے چارہ ھي کیا تھا ، بجز اسکے کہ ازکم ایک دو پہلو تو اس کے پیش کئے جائین ، تاکہ نمونہ کا صحیح طور پر کام دیسکے ، مین نے حنفیون کے کمزور ترین مسئلہ کا اسي لئیے انتخاب کیا ، اور اس سے اندازہ ھوسکتا ھے ، کہ علامہ ماردیني نے اپني اس کتاب مین شافعیون کي راہ سے اور اسي علم کے ذریعہ سے جس پر انکو ناز ھے ، امام ابوحنیفہ کے مکتب خیال کي تائید مین کتنا بڑا کام کیا ھے ، کہنے کو تو انکي کتاب صرف دو جلد ون مین ھے ، لیکن کیفیت اور قیمت مین بیہقي کي دس جلدون پر اگر اس کے وزن کو کوئي زیادہ محسوس کرے خصوصا فن رجال و سند کے متعلق تو غالبا اسکا یہہ احساس بے بنیاد نہین قرار دیا جاسکتا ھے

یہہ بات کہ علماء احناف جیساکہ بار بار کہتا چلا آرھا ھون "رجال و سند" کے مسائل سے انھین عموما دلچسپي نہ تھي ، پھر اچانک ساتوین صدي ھجري مین ایک ماردیني ھي نہین بلکہ حنفي علماء کي ایک کافي تعداد حدیث اور علم حدیث مین جو مشغول نظر آتي ھے ، اور اسکے بعد مدت تک مصر مین ابن ھمام قاسم بن قطلوبغا اور ان جیسے اور بھي ایسے حنفي علماء پیدا ھوتے رھے ، جنکا تعلق حدیث اور فقہ سے تقریبا مساوی تھا ، اس ذھني اور ذوقي انقلاب کا واقعي سبب کیا تھا ؟

بظاھر اس سلسلہ مین مجھے ابتک اور تو کوئي چیز نہین ملي ھے ، بجز اسکے کہ چھٹي صدي ھجري مصر کا وہ عہد ھے جس مین بجائے کسي ایک مذھب کے چارون مذاھب کے قضاۃ کا تقرر ھونے لگا ، السیوطي ابن میسر کي تاریخ مصر سے نقل کیا ھے ، کہ

> في سنہ خمس وعشرین و خمسمائۃ رائت ابواحمد بن الافضل
> في الحکم اربع قضاۃ یحکم کل قاض بمذھبہ ویورث بمذھبہ

اس بدعت حسنہ کہئیے یا سیئہ کا چونکہ مصر کے قضاء پر زیادہ تر شافعیون کا تقرر ھوتا تھا ، حتي کہ

CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ
toobaa-elibrary.blogspot.com

السیوطی نے تو یہان تک مبالغہ کیا ہے کہ

کان متمحضا للشافعیة فلا یعرف ان غیرهم حکم فی الدیار المصریه منذ ولیها ابوزرعة محمد بن عثمان الدمشقی فی سنه اربع و ثمانین ومماتین

اور مصری نہین بلکہ انھی کا بیان ہے ،

وکذا دمشق لم یلها بعد ابی زرعة المشار الیه الا الشافعی (حسن المحاضره ص ۹۹ ج ۲

لیکن صدیون سے شافعیون کا جو اجارہ ملک مصر و شام کا حاصل تھا چھٹی صدی مین ختم ہوگیا ، اور رفتہ رفتہ انکا زور یون ہی ٹوٹتا رہا حتی کہ مشہور مصری سلطان الملک الظاہر بیبرس کے زمانہ مین تو تھوڑی بہت ترجیح جو ان لوگون کو حاصل تھی وہ بھی ختم ہوگئی ، عام طور پر شوافع پر یہہ بات نہایت گران گذری ، عملا اس سلسلہ مین کیا کچھہ کیا جاتا ہوگا ، اور کیا کچھہ کہا جاتا ہوگا ، اس کا اندازہ اسی سے ہوسکتا ہے ، کہ تاج الدین السبکی صاحب طبقات الشافعیہ الکبری جیسے سنجیدہ روشن خیال عالم بھی اپنی کتاب مین یہہ ارقام فرماتے ہین

قال اهل التجربه هذه الاقالیم المصریه و الشامیة والحجازیة متی کاتب البلد فیها لغیر الشافعیه خربت و متی قدم سلطانها غیر اصحاب الشعافعی زالت دولتة سریعا

پھر خدا جانے کس (" بنیاد " پر بٹوارہ کے اس نظریہ کو پیش فرماتے ہین کہ مصر ، شام ، حجاز ہم شافعیون کے لئے اس طرح مخصوص جیسے

کما جعله الله تعالی لمالک فی بلاد المغرب ولابی حنیفه فیما وراء النهر

زائد

اور یہہ تو تاج الدین السبکی کا بیان ہے ، اب ان کے والد کے خیال بھی سنئے ، وہ تو اپنے صاحبزادے سے اور بھی چند قدم آگے ہین ، تاج ہی لکھتے ہین ،

سمعت الشیخ الامام الوالد یقول سمعت صدر الدین بن المرحل یقول ماجلس علی

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئیا بـ CamScanner

کرسي مصر غیرشافعي الا وقتل سریعا ۵ ۵

اسي سلسلہ مین ،، شوافع ،، مین بھي مشہور تھا کہ جب الملك الظاهر بيبرس نے چار قاضیون کے رسم کي پھر تجدید کي ، تو

انہ رای الشافعي في النوم لما ضم الی مذہبہ ۵
بقیہ المذاهب وهو یقول تہین مذهبي ،، الملك ،، ۵ ۵
او ،،لك ،، قد عزلتك وعزلت ذریتك الی یوم الدین ۵ ۵

لوگون کا بیان ھے ، کہ اس خواب کے بعد

فلم یمکث (الظاهر) الا یسیرا و مات ولم یمکث ۵
ولدہ السعید الا یسیرا وزالت دولتہ وذریتہ ۵ ۵
الی الان فقراء ۵

السبکي نے یہہ بھي لکھا ھے ، کہ جب ملك الظاهر مرگیا ، توکسي نے اسکو خواب مین دیکھا ، پوچھا کہ تیرے ساتھہ کیاگذری ؟ تو جس بیچارے سے خدا جانے کتنے گناہ ھوئے ھونگے ، کس کس کا مال غلط طریقہ سے لیا ھوگا ، اور جیساکہ عموما اس زمانہ کے سلاطین کا حال تھا خدا جانے کتنون کے خون اس کي گردن پر ھونگے ، لیکن اس بیچارے تمام سلسلہ مین اسکي سزا جس چیز پر ھوئي وہ یہہ تھي کہ جسکا اظہار خواب دیکھنے والے صاحب سے اسنے بایں الفاظ کیا

عذبني اللہ عذابا شدیدا لجعل القضاۃ ۵ ۵
اربعۃ وقال فرقت کلمۃ المسلمین ۵

ان واقعات سے اور توکچھہ تہین اتنا ضرور معلوم ھوتا ھے ، کہ برادران شوافع پر دوسرے مکاتب خیال کے علماء کا تفرد سخت ناگوار گذر رھاتھا ، جب کشفي اور رویائی نظریات کا یہہ حال ھے تونسبتا اس سے جو آسان ترچیز تھي ، یعني دوسرون کے علم پر حملہ کرنا ، انکے نقائص نکالنے ، بھلا اس مین کیاکمي کي گئي ھوگي ، خصوصا حنفیون کو حدیث کے معاملہ مین رسوا اور بدنام کرنا توآسان ھےکہ معمولي عربي خوان بھي ھدایہ کے صفحات کو الٹ کر ھر صفحہ سے تقریبا ایسي ،، حدیث ،، نکال کر دکھا سکتا ھے ، جسکا پتہ بخاری و مسلم ھي مین نہین ، صحاح کي اور بڑی کتابون مین بھي مشکل ھي سے چلتا ھے ، کیونکہ ان الفاظ کے ساتھہ ھدایہ کي

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

حدیثین ان کتابون مین واقعہ یہہ ہے کہ نہین پائی جاتین ، آج بھی ہندوستانی مطبع کو ہدایہ کی تقریبا اکثر حدیثون کے نیچے ،، غریب جدا ،، ،، نادر جدا ،، ،، لم یوجد ،، فی الکتب لکھا ہوا ملتا ہے

بظاہر اسی سوال نے میرے خیال مین مصر کے اس عہد مین اہمیت حاصل کی ، اور آخر کچھہ لوگ حنفیون مین تیار ہوگئے ، جنھون نے پوری توجہ اور محنت سے حدیث و متعلقات حدیث کے فنون مین کمال پیدا کیا ، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہدایہ ہی اس زمانہ مین بھی یارون کا تختہ مشق بنی ہوئی تھی ، اسلئے کہ ہم دیکھتے ہین کہ کہان تو یہہ حال تھا کہ ہدایہ کے شروح مین بھی حدیثون کی تخریج کا التزام نہ تھا ، یا ایک وہ زمانہ مصر مین آیا کہ صرف علامہ زیلعی ہی نے نہین بلکہ جیساکہ ابن حجر نے لکھا ہے صاحب جواہر النقی علامہ ماردینی نے بھی اور انکے شاگرد عبد القادر مصری صاحب جواہر مضیہ نے بھی ہدایہ کی حدیثون کی تخریج پر کام کیا ، اور مستقل کتابین لکھین ،

خیر اسباب کچھہ ہی ہون ، مگر اس سلسلہ مین ایک بڑا کام یہہ ہوگیا ، کہ طحاوی کے جس تیر کو حافظ بیہقی نے الٹ کر احناف ہی پر چلا دیا تھا ، اور ڈھائی سو سال تک پھر اس تیر کو کوئی واپس نہ کرسکا تھا ، ،، الجوہر النقی ،، لکھ کر صرف جواب ہی نہین دیا گیا ، بلکہ کچھہ اقدام بھی کیا گیا ، اسلئے تاکہ ہر حنفی اس کتاب کو اپنے پاس سفر و حضر مین باسانی رکھہ سکے ، ماردینی کے کچھہ دن بعد مصر کے دوسرے حنفی محدث علامہ قاسم بن قسطلوبغا جو علاوہ حافظ ابن حجر وغیرہ کے علامہ ابن الہمام صاحب فتح القدیر کے تلمیذ رشید ہین ، ،، الجواہر النقی ،، کا ایک خلاصہ تیار کیا ، حاجی خلیفہ کشف الظنون مین لکھتے ہین ،

ثم لخصہ زین الدین قاسم بن قطلوبغا الحنفی
المتوفی سنہ ۸۷۹ و سماہ ترجیع الجواہر النقی
اسلئے تاکہ مسئلہ کے ملنے مین آسانی ہو ،
و رتبہ علی حروف المعجم (ص ۴۷۹ ج ۱۲)

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

اور یون تیسری صدی کے وسط مین ، ایک شافعي عالم كي زبان سے

والله ما يجئي منك شيئا ؟

قسم کا جو فقرہ بے اختیار زبان سے نکل گیا تھا ، وہ نوین صدی کے آخر تک مسلسل ٹوٹتي رهي ،

اور مصر کے ایک گاؤن طحا کے ایک دهقانی نوجوان کو جو کچھ اکیا تھا ، کہ تو کچھ نہین لا سکتا

خود وہ اور اسکی بدولت وفاقا و خلافا تقریبا آٹھہ ساڑھے آٹھہ سو سال تک فقہ اور

حدیث کي دنیا مین تحقیق و تدقیق تلاش و تجسس کا ایک طوفان برپا رها ، گویا هم اگر

،، جدلیات ،، کے اس سلسلہ کو کسي چارٹ یا شجرہ کي شکل میں ظاهر کرنا چاهین تو اسکي

صورت یہ هوسکتي هے ،

مختصر المزني	تیسری صدی
کتاب جلیل قاضی بکار	تیسری صدی
مختصر طحاوی کبیر و صغیر علی ترتیب المزني و ترسة بکار	چوتھی صدی
معرفة السنن والآثار ، رد طحاوی السنن الکبری ، بیهقي	پانچوین صدی
الجوهر النقي علامه ماردیني الرد علی البیهقي	ساتوین صدی
ترجیع الجوهر النقي القاسم بن قطلوبغا ،، تلخیص الجواهر ،،	آٹھوین صدی

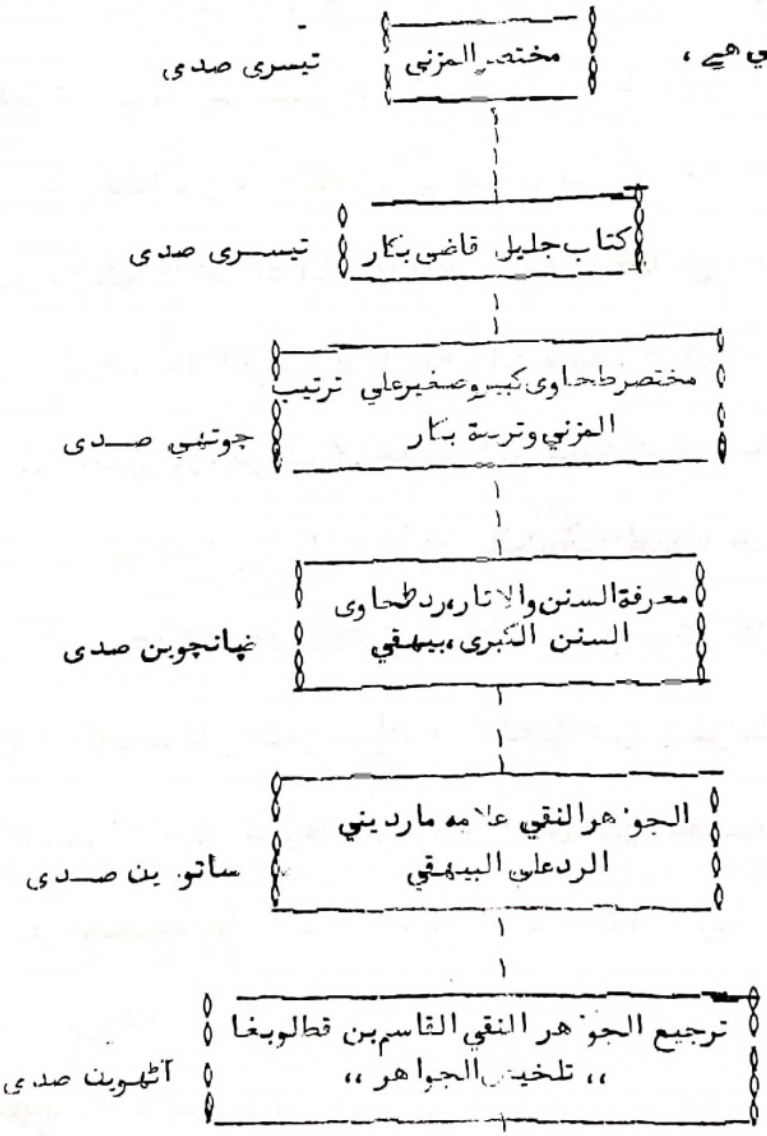

اور اسي ،، شجرہ علیة ،، کے هر درجہ کو مین امام الطحاوی کے ،، یوم التحدیا ،، کے

،، تحاجیب رہنا ،، کا ایک ایک ،، التعجب ،، قرار دیتا هون ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

واقعہ یہہ ہے ، کہ علاوہ آئمہ مجتہدین (یعنی ابوحنیفہ و قاضی ابویوسف و محمد بن الحسن وغیرھم) کے طبقات احناف مین بڑے بڑے علما اور افاضل پیدا ہوتے رہے ،

لیکن حنفی ادبیات کا وہ سلسلہ جس مین فقہیات کے ساتھہ حدیث و علم حدیث کا مستند سرمایہ شریک ہے ، اس سلسلہ کے بانی اول حنفیون مین امام ابو جعفر طحاوی ہی ہین ، انہون نے ہی اسکی بنیاد ڈالی ، اور پھر جیساکہ بہ تفصیل مین نے بتایا آیندہ جوکچھہ ہوا ، ان ہی کی راہون سے ہوا ، گویا اس شاخ کے حنفیون مین وہ امام ہین ،

لیکن نظر تحقیق کا برا ہو ، چاہا تو یہہ ہوجاتا ہے ، اور کہا بھی جاتا ہے ، کہ علم وہی ہے ، جو تحقیقی ہو ، ورنہ تقلیدی علم علم نہین ، معلومات کی صرف گردآوری ہے ،

مگر دنیا مین جس بیچارے نے علم کی جس شاخ مین بھی خواہ وہ دینی ہو ، یا دنیوی ، تحقیق کا قدم اٹھایا ، خدا جانے یہہ کیا قصہ ہے ، کہ اس سے عوام کا کوئی طبقہ کبھی راضی نہ رہا ، امام طحاوی کی داستان تو بیان ہی کرونگا ، امام مزنی جنہون نے اپنی پوری عمر امام شافعی اور انکے علوم کی خدمت نشر و اشاعت تہذیب و تنقیح مین گذار دی ، حتی کہ اس سلسلہ مین بیچارے کو اپنے حقیقی بھانجہ سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے الگ ہونا پڑا ، جسکا صدمہ جیسا کہ ابن عساکر کے حوالہ سے نقل کرچکا ہون ، مرنے کے بعد بھی باقی رہا لیکن وہ امام مجتہد کے شاگرد تھے ، اپنی کتابون مین بعض مسائل کے متعلق انہون نے امام سے اختلاف بھی کیا ہے ، ہزارہا چیزون مین اتفاق لیکن چند مسائل مین اختلاف ، بس یہ ہی انکے لئے مصیبت ہوگئی ، بعد کو جیسے جیسے تقلید کا رنگ جیساکہ قاعدہ ہے گہرا ہوتا چلا بیچارے امام مزنی کا یہہ جرم ، کہ خود اپنی رائے کیون قایم کی ، شوافع کے عام طبقہ کے لئے ناراضی کا باعث ہوا ، زیادہ دن کے بعد نہین بلکہ تیسری صدی کے اختتام پر شافعیون کے مشہور عالم ابن سریج المتوفی سنہ ۳۰۶ جنکا ذکر بار بار آچکا ہے ایک طرف تو ،، المزنی کی کتاب کی اتنی تعریف فرماتے تھے کہ ،، عذراء لم یفتض ،، قرار دیتے تھے ، لیکن انہی سے خطیب نے تاریخ بغداد مین یہہ جملہ بھی نقل کیا ہے کہ فرماتے تھے ،

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

يوتى يوم القيامة بالشافعي وقد تعلق بالمزني يقول
رب هذا افسد علومي فاقول مهلا يا ابا ابراهيم فاني
لم ازل في اصلاح ما افسده (ص ٢٨٦ ج ٣)

غالبا ابن سریج کي یهي باتین هین جنکي وجه سے ابن خلکان نے کہا هے ، که

کان یفضل علي جمیع اصحاب الشافعي حتي المزني
(ص ١٧)

غالبا امام شافعي کے براه راست تلمیذ اور خلیفه پر ایك شافعي عالم کو اسي لئے ترجیح دی گئ
که بچهلے نے بجز تقلید کے تحقیق سے کبهي کام نهین لیا ، خدا جانے مورخین ،، لم یفتض،،
والا لطیفه مختصر مزني کے متعلق انکي طرف جو اس حیثیت سے منسوب کرتے هین که یهه اس
کتاب کي آخري تعریف هے ، لیکن ابن سریج قیامت مین امام مزني بیچارے کو اس شکل مین دیکهه
رهے هین که امام شافعي انکے دامن سے لٹکے هوئے هین اور کهه رهے هین که بار الہا میرے
پیارے علم کو اسنے بگاڑ دیا تو پهر مختصر مزني کي اس ،، مدح ،، مین مجهے تو قدح کا شبه
هونے لگا هے ،

خیر ، یهه تو شوافع کي اپنے گهر کي باتین هین ، همین اس مین پڑنے کي کیا ضرورت ؟
مین کہنا یهه چاهتا هون که جرم تحقیق مین جسطرح سب کچهه مٹا دینے کے بعد امام مزني کو
،، مفسد علوم الشافعي ،، کا تحفه برادران شوافع سے ملا ، کچهه یهي کیفیت امام طحاوی کي حنفیون
مین نظر آتي هے ، اسطرح مخالفون کا تو بیچارے کے ساتهه وه سلوك جو آپ حافظ بیهقي
کي زباني سن چکے ، ان پر الزام لگایا گیا که ابو حنیفه اور ابو یوسف کي پاسداری مین یهه
شخص اتنا غالي هے که صحیح حدیث کو ضعیف کردیتا هے ، اور ضعیف کو قوی کردیتا هے ،
حافظ ابن حجر نے لسان المیزان من مسلمه بن قاسم اندلسي کي کتاب صله سے امام طحاوی کے
متعلق یهه فقره نقل کیا هے که

کان یذهب بمذهب ابي حنیفه کان
شدید العصبیة فیه (٢٧٢)

CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ
toobaa-elibrary.blogspot.com

اور یہہ تو خیر نصرت ابی حنیفہ کی جرم کی ہلکی سزا ہے ، کوئی شخص معاویہ بن احمر القرشی ہے ، اسکی طرف تو منسوب کرکے امام کو ایک ایسی چیز سے متہم کیا گیا ہے ، کہ گو حافظ ابن حجر نے اپنی مصلحتون کی بنیاد پر اس مجہول الحال شخص کی روایت اپنی کتاب مین درج کردی ہے ، لیکن مجھے تو اس کو نقل کرتے بھی شرم آتی ہے ، تاہم یہہ دکھانے کے لئے کہ عشق حنفیت مین امام طحاوی کو کیا کیا نہ کہا گیا کیا کیا نہ سنایا گیا ، نقل کرتا ہون ، ابن الاحمر کہتا ہے ،

دخلت مصر قبل الثلاث مائة واهل مصر یرمون الطحاوی
بامر عظیم فظیع من جهة امور القضاء او من جهت ما قیل
انه افتی له اباالجیش من امر الخصیان

پہلے الزام کا مطلب تو غالبا یہہ ہے ، کہ قضاء کے سلسلہ مین کچھہ لین دین خورد برد کرتے تھے ، اور دوسرے الزام سے خدا جانے وہ کیا کہنا چاہتا ہے ، بہرحال کچھہ ہی کہنا چاہتا ہو ، لیکن جس وجہ سے اس نے یہہ باتین تراشی ہین ، غنیمت ہے کہ اسکا اظہار بھی اسکے بعد فرمادیا گیا ہے ، یعنی ان دونون الزامون کو بیان کرنے کے بعد ارشاد ہے کہ

وکان یذهب مذهب ابی حنیفه لا یری
حقا خلافه (ص ٢٧٦)

گویا خود ہی کھول دیا کہ مین نے یہہ سب کچھہ جو کہا اسکی علت یہہ ہے کہ وہ ابوحنیفہ کے مسلک پر چلتے تھے ، اور اس باب مین اتنے متشدد تھے کہ جو خیال ابوحنیفہ کے خلاف ہو ، اسے وہ حق نہین سمجھتے تھے ، یعنی "حق" کا معیار طحاوی کے یہان صرف یہہ تھا کہ امام ابوحنیفہ کا قول ہو ، چونکہ اس شخص کے بیان کا آخری جملہ قطعا غلط ہے جیساکہ یون بھی لوگون کو معلوم ہے ، قاضی حربویہ کی مجلس مین انہون نے جو کچھہ فرمایا تھا وہی اسکی تغلیط کے لئے کافی ہے ، اس کا حال آگے بھی معلوم ہوگا ، اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ اور بھی اسنے جو کچھہ کہا سب جھوٹ ہے ، بھلا جس شخص کو

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

ابن یونس جو انکے معاصر اور هموطن شب و روز کے دیکھنے والے هین اور السیوطي جنهین ابن یونس، الحافظ الامام کے لقب سے ملقب کرنے کے بعد فن حدیث مین انکی جلالت قدر کے متعلق لکھتے هین

هوا امام في هذا الشان بتيقظ حافظ مكثر
خبير بايام الناس (حسن ص ٧ ١٤)

یهي ابن یونس علامه طحاوی کے متعلق فرماتے هین گویا عیني شهادت دیتے هین که

كان ثقة(١) ثبتا(٢) فقيها(٣) عاقلا(٤) لم يخلف مثله(٥) (لسان) تذكره

خود حافظ ذهبي باوجود سخت متشدد هونے کے ،، الطحاوی الامام ،، کا عنوان قایم کرکے فرماتے هین

العلامه الحافظ صاحب التصانيف البديعة

السیوطي مشهور شافعي عالم هین، اور تعصب مین بهي کسي سے کم نهین هین لیکن جو واقعه هے اسکا اظهار ان الفاظ مین کرتے هین

الطحاوی الامام العلامه الحافظ كان ثقة ثبتا
فقيها لم يخلق بعده مثله انتهت اليه رياسة
الحنفية بمصر (ص ٧ ١٤ حسن المحاضره)

گویا امام طحاوی کے پنجگانه صفات یعني ثقه، ثبت، فقیه، عاقل اور بینظیر هونے کي جو چشم دید گواهي ابن یونس نے دی تهي اخر تك بالاتفاق تمام محدثین اسکي مسلسل توثیق کرتے چلے آئے هین
اگر ابن الاحمر کے بیان مین کچھ بهي اصلیت کی جهلک لوگوں کو محسوس هوتی تو یه
ناممکن تها که بغیر کسي تذبذب اور دغدغه کے سلفا عن خلف امام طحاوی کو محدثین ثقه (یعني) ایسا شخص جسکے کردار اور اخلاقي زندگي پر بهروسه کیا جائے، مسلسل لکھتے چلے آتے، خصوصا ان بزرگون سے بهلا اسکي امید هوسکتي تهي جو طحاوی سے حنفیت کي وجه سے اپنے دلون مین اچهي خاصي گراني بهي رکھتے تهین،

کیسے حیرت کي بات هے که ابن الاحمر جیسا مجهول الحال و الاسم شخص کو تو مصرمین امام طحاوی کے متعلق یه خبر ملین، لیکن اسی زمانه مین جسکا وه ذکر کررها هے، هم انکے حلقه درس مین مشهور معاجم حدیث کے جامع سلیمان بن احمد بن ایوب الطبراني،

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

ابن الخشاب البردعي ، القرطبي ، شیخ الظاهریه عبدالله بن علي الداودی ، محمد بن ابراهیم المقری الحافظ ، خود ابن یونس مصری ، اورالحافظ المعروف بقید ر ممنون بن حمزه العبیدلي ، احمد بن محمد بن منصور الدامغاني ، وغیرهم محدثین حفاظ ثقات و فقها کو باتے هین ، که ان مین سے هر ایک اپنے اپنے وقت اور اپنے اپنے مقام کا امام تها ، خدا نه خواسته اگر ان بزرگون کو امام طحاوی مین ابن احمر کے اتهامات کا ادني شائبه بهي محسوس هوتا ، تو جیساکه ان لوگون کا عام دستور تها ، قطعا ان سے حدیث نه سنتے ،

خیال کرنا چاهئے ، جو شخص ان جلیل القدر ائمه وحفاظ کا استاد خصوصا روایت حدیث کا استاد هو ، اورجوخود بهي سلیمان بن شعیب یونس بن عبدالاعلي جیسے بزرگون کا حدیث مین شاگرد هو ، جنکے متعلق صاحب جواهر مضیه لکهتے هین که

شارك فیه مسلما واکثر الروایه عنه ؎

اور یهي دو کیا امام طحاوی کے اساتذه حدیث کي اتني کثرت هے که

جمع بعضهم مشائخه في جزء (جواهر ص ١٠٣) ؎

بهرحال اس وقت امام طحاوی کے متعلق مجهے رجالي بحث جرح و تعدیل کي مقصود نهین هے ، بلکه کهنا یه هے که امام ابوحنیفه اور انکے مکتب خیال کي جنبه داریون مین جس شخص نے اپني زندگي کا اکثر حصه قربان کردیا ، پڑها تو اسي لئے ، اور پڑهایا تو اسي لئے ، لکهنے کا بهي حال یهه هے ، که گو امام طحاوی نے علم کے اور شعبون مین بهي چند بڑی کتابین لکهي هین ، خصوصا مورخین انکي تاریخ کے متعلق لکهتے هین

وله تاریخ کبیر (جواهر ص ١٠٣) ؎

بعد کے ارباب تاریخ بکثرت طحاوی کي اس تاریخ کا حواله دیتے هین ، اور ایک کتاب انهون نے ،، النوادر والحکایات ،، کے نام سے بهي لکهي هے ، قاضي عیاض کے حواله سے لوگ نقل کرتے هین که

النوادر والحکایات في نیف وعشرین جزء ؎

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

اسي طرح مشهور محدث ومورخ لغوي ابوعبيد پر بهي انهون نے انساب کے متعلق تنقيد فرمائي هے، جهان تك مجهے معلوم هے كه گذشته بالا چند كتابون كے سوا انهون نے جوكچهه لكها هے اور بهت كچهه لكها هے، جسكي بڑي وجه يهه بهي معلوم هوتي هےكه باوجود طول عمر يعني ٨٣ سال كي عمر پانے كے انكے قوى كاحال اخر تك يهه رها جيساكه ابن نديم كي كتاب الفهرست كےحواله سے حافظ ابن حجرنے لسان اليزان مين نقل كيا هے كه

قد بالغ الثمانين و السواد في لحيته اكثر من البياض ص ٢٧٧ ج ١

اسي كا نتيجه تها كه آخر وقت تك انكو كام كرنے كا موقعه ملا، بقول ابن نديم

كان اوحد زمانه علما

علي الخصوص حنيفه اور انكے آئمه كے علوم كا تو شايد نه انكے بعد اتنا كوئي بڑا عالم هوا، اور نه شايد انكے پهلے گذرا، مشهور اندلسي يوربين محدث حافظ عمرو بن عبد البر اپني كتاب العلم مين ارقام فرماتے هين كه

كان الطحاوى اعلم الناس بسير الكوفيين و اخبارهم
وفقههم مع مشاركة في جميع المذاهب من الفقها٫
(لسان)

واقعه يهه هے كه علامه طحاوى نے اپني ذهني اور كسبي نعمتون كو حنفي مذهب كي خدمت كے لئے وقف كرديا، اس وقت تك اس سلسله مين انكي جن كتابون كا ذكر كيا جاتا هے، ميرے علم مين جنكي تعداد تقريبا بيس كے قريب هے، كسي نه كسي حيثيت سے بالواسطه يا بلاواسطه ان سے حنفي مذهب كو فائده پهونچا هے، معاني الاثار مشكل الاثار تو خير مطبوعه هين، اور هرشخص انكو ديكهكر اندازه كرسكتا هے، كه گو بظاهر انكے نام يا ديباچه مين يهه ظاهر نهين كيا گيا هے كه ان مين حنفي مكتب خيال كي تائيد كي جائيگي، ليكن جاننے والے جانتے هين كه اصل مقصد ان كتابون كا اسكے سوا اوركيا هے، اور ان هي دو كتابون سے انكي كتاب احكام القران جو بيس جز٫ سے زياده اوراق مين ختم هوتي هے، اسكا بهي اندازه هوسكتا هے، اور يهه احكام القران قران كے متعلق انكي دوسري املائي كتاب كے سوا هے جسكے متعلق قاضي عياض

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

صحیح مسلم کی شرح اکمال میں لکھا ہے کہ

لہ فی القرآن الف ورقة ‌|

اس کے سوا جامع صغیر جامع کبیر تو امام محمد کی کتابوں کی شروح ہی ہیں خود اپنی مختصر کبیر و صغیر براہ راست حنفی فقہ کی کتابیں ہیں، اسی طرح ان کی کتابیں جو شروط کے متعلق ہیں، اور سمجھا جاتا ہے کہ اس باب میں انکی کتابوں سے بہتر کتابیں آج تک نہیں لکھی گئی، جواہر میں ہے ولہ الشروط الکبیر و الشروط الصغیر والشروط الاوسط ‌|

ظاہر ہے کہ ان کا تعلق بھی حنفی مذہب ہی سے ہے، کیونکہ اس فن سے انکو خاص مناسبت اسلئے زیادہ تھی کہ قاضی بکار نے بصرہ میں ہلال بن یحیی الرائے و (تلمیذ ابی یوسف و زفر) سے خصوصیت کے ساتھ علم الشروط سیکھا تھا، عبد القادر مصری نے قاضی بکار کے تذکرہ میں تصریح کی ہے کہ اخذ عنہ (ہلال الرائیے) علم الشروط (ص ۱۶۹) ‌|

خود قاضی بکار نے بھی، کتاب المحاضرہ و السجلات،، اور کتاب الوثائق و العہود،، تصنیف کی تھی، امام طحاوی نے انہی سے اس فن کو سیکھا تھا، حافظ ابن حجر نے،، لسان المیزان،، میں طحاوی کا واقعہ ان ہی شروط و مواثیق و عہود کے متعلق نقل کیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قاضی حربویہ جیسے عالم بھی امام طحاوی کے نکات کو بآسانی سمجھہ نہیں سکتے تھے، واقعہ کا خلاصہ یہہ ہے کہ جب قاضی حربویہ نے امام طحاوی کا نام،، دیوان الشہود،، میں درج کرالیا، تو حسب ضرورت کبھی کبھی ادائے شہادت کے لئے انکے اجلاس میں بھی جانا پڑتا تھا، ایک دفعہ طحاوی نے انکے سامنے تحریری شہادت جو انہوں نے لکھکر پیش کیا تھا، قاضی حربویہ کے سامنے پڑھی، شہادت کی اس عبارت میں جن فقہی اور قانونی نکات کو امام نے ملحوظ رکھا تھا، انکے فواید اور اثرات اور نتائج تک قاضی حربویہ کی بآسانی رسائی نہ ہوسکی حافظ ابن حجر لکھتے ہیں کہ قاضی حربویہ نے ایک دفعہ عبارت سنی اور کہا کہ ،،عرفنی،، مجھے سمجھاؤ، امام نے سمجھایا، پھر بھی انکی سمجھہ میں نہ آیا اور بولے ،،عرفنی،، جب دو دفعہ یہہ ہوچکا، تو اس زمانہ میں جن گواہوں یا مقدمہ کے فریقین کا اظہار کھڑا کرکے نہیں لیا جاتا تھا، بلکہ سب قاضی کے سامنے فرش ہی پر بیٹھہ جاتے تھے، اور اپنے اپنے وقت میں بیٹھے بیٹھے ہی اظہار دیتے تھے، اسی بناء پر ابتک تو

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

امام طحاوی، قاضی حربویہ کو بیٹھے بیٹھے سمجھا رہے تھے، لیکن جب دو دفعہ انہوں نے عرفنی عرفنی کہا تب امام کا ارادہ ہوا کہ اب اس عبارت کے حقائق و نکات پر تفصیلی بحث قاضی کے سامنے کرنی چاہئیے، مخاطب کرکے قاضی صاحب سے بولے

یاذن لی القاضی فی القیام الی موضع

قاضی صاحب نے فرمایا،، قم ،، یعنی کھڑے ہوکر تقریر کرنا چاہتے ہو تو کرو، امام طحاوی پر اپنے مضمون کے بیان کیے کرنے کا شوق اتنا غالب تھا کہ

فقام ابوجعفر یجر ردائہ قد سقط
بعضہ قال فاقام فی ناحیۃ

کھڑے ہوکر اپنی شہادت کے ہر ہر لفظ پر انہوں نے اسطرح بحث کی جیسے اس زمانہ میں وکلاء اور بیسٹر بحث کرتے ہیں، تقریر جب ختم ہوگئی تب بیٹھ گئے، اور اب انہوں نے دیکھا کہ قاضی حربویہ کے چہرہ پر مطلب کے سمجھ لینے، اور ان دقائق تک پہونچ جانے کے علامات نمایان ہیں، تو بیان کیاجاتا ہے کہ امام طحاوی اپنی نشست گاہ سے سرکتے جاتے تھے اور قاضی صاحب کو کہتے جاتے تھے، جی ہان میرا فلان لفظ سے یہہ مطلب تھا اور فلان لفظ سے یہہ مقصد تھا، حافظ ابن حجر کے الفاظ یہہ ہیں کہ

ثم عاد یحبو علی رکبتہ وقال نعم
اعزک اللہ اشہد بکذا وکذا

قاضی حربویہ نے تب انکے ،، شہادت نامہ ،، کو اپنے ہاتھہ میں لیا اور (وعلم علی شہادتہ) انکی ،، شہادت،، پر اپنے دستخط ثبت کئیے، ،، فن شروط "میں امام کو مہارت کا اس سے اندازہ ہوسکتا ھے کہ قاضی حربویہ کی علمی جلالت ومنزلت میں بیان کرچکا ہون اسکو پیش نظر رکھنے کے بعد اس واقعہ کی اہمیت بہت بڑھ جاتی ہے، حافظ ابن حجر نے بھی اس واقعہ کو درج کرتے ہوئے لکھا ھے

کان ابوجعفر الطحاوی وجیہہ النقد فی الشروط
والسجلات والشہادات (ص ٢٨١)

المسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

مگر جیساکہ مین نے عرض کیا ، فقہ اور اسلامی قانون کی یہہ شاخ بھی دراصل حنفی مکتب فقہ کی ایک خصوصی چیز تھی ، اس فن پر امام نے جوکچھہ لکھا ہے ، حنفیون کے اس علم کو چمکانے کے لئے لکھا ، انہون نے اپنے استاد قاضی بکار کی اتباع مین خود بھی ،، المحاضرو السجلات و الوصایا ،، پر کتابین لکھی ہین ایک کتاب مواریث و فرائض مین بھی تصنیف کی ، اراضی مکہ کا کیاحکم ہے ، مکہ عنوة فتح ہوا یا صلحا چونکہ اس مین محدثین اور فقہا کا اختلاف ہے ، اسلئے آیند ہ احکام مین بھی اختلافات ہوئے ، امام طحاوی نے ایک مستقل کتاب اس مسئلہ پر لکھی ، ،، جنگ ،، کے قانون کا ایک اہم باب ،، غنائم اور فی ،، کی تقسیم کا ہے ، اسپر بھی انکی ایک کتاب ہے ، عیسی بن ابان جو امام محمد کے ممتاز شاگردون مین ہین ، لیکن انہون نے باوجود اسکے امام محمد کی کتابون کی غلطیون پر تنبیہ کرتے ہوئے ،، خطاء الکتب ،، ایک کتاب لکھی تھی ، امام طحاوی نے اسکاجواب بھی ایک مستقل تصنیف کے ذریعہ سے دیا ، ظاہر ہے کہ امام طحاوی کی ان تمام ،، علمی مجاہدات ،، سے بلا واسطہ یا بالواسطہ حنفی مذہب اورحنفی مذہب کے علماء ہی کو فائدہ پہونچانامقصود تھا ، خود امام ابوحنیفہ کی ایک مستقل سوانح عمری لکھی ، لیکن جنکی ساری عمر حنفیت اور حنفی علوم کی خدمت من گذری ، اورجواپنے اس عشق مین اس حد تک بد نام کئے گئے ، کہ ابن قاسم اندلسی کے حوالہ سے حافظ ابن حجر نے یہہ لطیفہ نقل کیا ہے کہ کسی نے امام طحاوی کے سامنے یہہ شعر پڑھا

ان کنت کاذبة الذی حدثتني
فعلیك اثم ابي حنیفه اوزفر

گویا ،، اثم ابي حنیفه اور زفر ،، سے زیادہ وزني گناہ کوئي نہ تھا ، جس سے محبوبہ کواسکا عاشق دھمکانا چاہتاہے ہے ، کہ اگر ایفاء عہد نہ کریگي تواسلام کبھی دومجرمون ابوحنیفہ اورزفر کے گناہ کے نیچے تودب جائے ،

کہتے ہین کہ امام طحاوی نے جب یہہ شعر سنا ، توفرمایا

وددت لو ان علي اثمهما و ان لي اجرهما ﴾

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

مگر سب کچھہ کرنے دھرنے کے ساتھہ ساتھہ چونکہ انہون علم کو رٹا نہین تھا بلکہ پڑھا تھا، اسلئے انکی تقلید تجھیلی نہین بلکہ تحقیقی تھی، ظاھر ھے کہ ایسے آدمیون کے لئے مشکل ھے کہ صد فی صد مسئلہ مین کسی ایسے ھستی کے اقوال بانظریات پرآنکھہ بند کرکے ایمان لے آئے، جو نہ نبی ھو، نہ پیغمبر، حتی کہ پیغمبر کے صحابیون کا بھی درجہ نہ رکھتی ھو، آخر امام طحاوی امام ابوحنیفہ اور انکے تلامذہ کا جتنا بھی احترام کرتے ھون، اور انکے علم پر جس حد تک وہ بھروسہ کرتے ھون تاھم انھون نے ان بزرگون کو رسول و پیغمبر تو نہین مانا تھا، جس کی کسی بات سے اختلاف خدا کی مرضی سے اختلاف کے ھم معنی ھین، یہی وجہہ ھے کہ اپنی طویل الذیل تصنیفات و تالیفات مین کہین کہین بعض خاص مسائل مین جیساکہ انھون نے قاضی حربویہ کی مجلس مین علانیہ اظہار بھی کیا تھا، انھون نے امام ابوحنیفہ اور انکے تلامذہ کے اختیارات اور فیصلون سے اختلاف بھی کیا ھے، اور اختلافات بھی کسی اصولی مسئلہ مین نہین بلکہ معمولی جزئیات ھین مثلاً فقہ کی عام کتابون مین لکھتے ھین کہ حنفیون کا جو عام مسئلہ ھے کہ غروب آفتاب سے پہلے اگر کوئی اسی دن کی عصر شروع کرے اور قبل اختتام نماز آفتاب ڈوب جائے تو نماز پوری کرے، عصر مین تو یہہ کہتے ھین لیکن بجنسہ یہی صورت فجر مین اگر پیش آئے یعنی شروع طلوع سے پہلے کرے اتنے مین آفتاب نکل آئے، تو کہتے ھین کہ نماز کو توڑ دے پوری نہ کرے،

عصر اور فجر مین امام ابوحنیفہ نے فرق کیون کیا ھے، فقہ کی کتابون مین اسکے تفصیلات موجود ھین لیکن اسی کے ساتھہ لوگ کہتے ھین کہ

وادعی الطحاوی ان العصر یبطل ایضا کالفجر (شامی ص ۲۷۴)

یونہی الشیخ الفانی جو روزہ کی صلاحیت کھو چکا ھو، چونکہ قضا کرنے کا امکان تو اسکے جاتا رھا اسلئے حنفیہ کا فتوی ھے کہ ھر روزہ کے معاوضہ مین فدیہ ادا کرے، کہتے ھین کہ

قال مالك لا تجب علیہ الفدیہ وھوالقول القدیم للشافعی و اختارہ الطحاوی (شامی وغیرہ)

یہہ مسئلہ کہ واقعی امام طحاوی نے ان مسائل مین اختلاف کیا ھے یا نہین الگ بات ھے، اور میرا ذاتی خیال ھے کہ لوگون کو غلط فہمیان ھوئین ھین جنکی تفصیل کا یہان موقعہ نہین،

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

اسوقت تو مجھے صرف یہہ دیکھانا ھے کہ تحقیقي تقلید کاخمیازہ بیچارے امام طحاوی کو ان چشم بند گوش بند مقلدون سے کیاکچھہ نہ بھگتنا پڑا افسوس کہ میرے پاس اسوقت فقہا کي بڑی کتابین نہین ھین ورنہ مین انکی بجنسہ عبارتون کو پیش کرتا تاھم دسوین صدی کے ایک بزرگ علامہ ابن کمال پاشا ترکي ھین ، سلطان سلیم کے زمانہ کے مفتیون مین ھین ، مولانا عبد الحي فرنگي محلي نے انکے متعلق لکھا ھے کہ

صناعته في الحديث مزجاة كما لا يخفي علي
من طالع تصانيفه (الفوائد ص ١٤٠)

لیکن باوجود اس ،، بضاعت مزجاۃ ،، کے علماء سلف پر نمبر اندازی کا آپ کو خاص شوق تھا ، اسي سلسلہ مین علامہ طحاوی کے متعلق ارشاد فرماتے ھین کہ طحاوی کو زیادہ سے زیادہ اسکا اختیار دیا جاسکتا ھے کہ

يقدر علي الاجتهاد في المسائل اللتي لا رواية
فيها ولا يقدر علي مخالفة صاحب المذهب لا في
الفروع ولا في الاصول (حاشیہ فواید ص ١٨٠

اور یہہ توخیر ایک حد تک غنیمت ھے ، جس مسئلہ مین روایت نہین ھے اس مین تو ،، اجتہاد ،، کا اختیار آپ امام طحاوی کو عطا فرماتے ھین ، لیکن آپ سے بھي بڑھا ھوا علماء حنفیہ مین ایک طبقہ ھے جنکے اقوال تو براہ راست مجھے نہین ملے البتہ ھدایۃ کے شارح علامہ اتقاني کے واسطہ سے صاحب کشف الظنون نے جو عبارت نقل کي ھے ، اس سے ان حضرات کي کرم فرمائیون کا کچھہ اندازہ ھوتا ھے ، حاجي خلیفہ نے لکھا ھے

قال الا تقاني في صوم الهداية عند مسئلة قضاء
المريض حين ساق بخلاف عن الطحاوي فيها
رادا علي المشائخ ،، لا معني لانكارهم علي
ابي جعفر الطحاوي

جس سے معلوم ھوتا ھے کہ حنفي علماء کو ایک طبقہ جسے اتقاني ،، المشائخ ،، سے موسوم کرتے ھین ، وہ بیچارے ابوجعفر کو صرف ،، اجتہاد ،، ھي کے حق سے محروم نہین کرنا چاھتا تھا بلکہ

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

سے انکا منکر ھي تھا، حنفي مذھب مین انکا کوئي اعتبار کرنا نہین چاھتا تھا ، اتقاني نے اسکے بعد ان المشائخ کے فرد جرم کي اپالوجي کرتے ھوئے یہہ اور اضافہ کیا ھے ،

فانکارھم علیه بعد تاخر زمانهم بکثیر لایجدی نفعا في ذالك لعدم بلوغهم اياه

کیا تماشہ ھے ، جس امام ابوحنیفه و تلامذہ کے لئے غریب ابوجعفر نے ماموں کا گھر چھوڑا ، اپنا درچھوڑا ، مدتون فسطاط اور دمشق کي گلیون کي گھر مین المزني جیسے عالم کے رھتے ھوئے ، خاك چھانتے پھرے ، غیرون سے ،، کان صعلوکا ،، کا طعنه سننا پڑا، صرف اسلئے که ،، کان یذھب مذھب ابي حنیفه لا یری حقا في خلافه ،، کے جرم مین بدترین تہمتون سے اپنے زمانه مین بھي اور شافعي مورخین کے ذریعہ سے آج تك متہم کئے گئے ، محض اسي قصور مین که ابوحنیفه کا مسلك کیون اختیار کیا، برادران شوافع کا ایك طبقه ابتك مصر ھے که المزني کي پیش گوئي طحاوی کے حق مین کون کہتا ھے که غلط ھوئي ، وہ پوری ھوئي اور قطعاً پوری ھوئي اسلئے که

من ترك مذھب اصحاب الحدیث
و اخذ بالرای لم یفلح (لسان المیزان)

مگر صرف اس جرم مین که چند جزئیات مین ابوجعفر نے ابوحنیفه یا انکے شاگردون سے اختلاف کیون کیا اسکي سزا مین حنفي علماء کے ایك گروہ نے طحاوی کو کوتاہ فہم ، بے سمجھہ حتی که اتقاني کے بیان سے تو یہہ بھي معلوم ھوتا ھے که آئمه احناف کے نقل مذاھب مین بھي بد دیانت قرار دیا گیا، کیونکه اتقاني کے اپالوجي مین ایك جزء یہہ بھي ھے که

لانه مؤتمن لا ئمتهم

یہہ جواب خود بتارھاھے که حنفي فقہ کي جزئیات کي نقل مین بھي ان ،، المشائخ ،، کو طحاوی پر اعتماد نہین تھا، یہہ دوستون کا حسن ظن ھے ، حالانکه گذر چکا که ایك مالکي محدث جلیل ثقه وحجة عمر بن عبد البر کا طحاوی کے متعلق بصیرت کے ساتھہ یہہ شہادت ھے ،

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

كان الطحاوي اعلم الناس بسير الكوفئين ٥
و اخبارهم و فقههم ٥

اور اسي بنياد پر ميرا ذاتي عقيده يهه هے كه حنفي مكتب خيال كے مختلف آئمه كے باهمي اختلافات مين سب سے زياده معتبر اور قابل اشاعت كتاب امام طحاوي كي كتاب ،، اختلافات الروايات علي مذهب الكوفئين ،، هو سكتي هے ، بشرطيكه ،، المشائخ ،، كي مهربانيون نے اس كتاب كے نسخه كو دنيا مين باقي بهي ركهاهو ، واقعه يهه هے كه جب وقت سے اتقاني كي كتاب مين مجهے ،، المشائخ ،، كے اس حسن سلوك كي امام طحاوي كے ساتهه خبر هوئي تو بيساخته زبان پر غالب مرحوم كا يهه شعر آيا

لو وه بهي كهتے هين كه يهه بے نام و ننگ هے
يهه جانتا تو ان په لٹا تا نه گهر كو مين

شافعيون كے تنگ نظر جامد مقلدون نے تو قيامت كے ميدان مين امام شافعي كو المزني كے دامن مين لٹكا هوا ديكها تها ، خدا جانے احناف كا يهه طبقه امام ابو حنيفه كو الطحاوي كے گريبان تهامے هوئے ديكهاكه نهين ،

مگر الحمد لله علماء مين جو طبقه اولي الايدي و الابصار كا هے ، خواه هو كسي مسلك سے تعلق ركهتا هو ، اسنے امام طحاوي كو هميشه سراها جسكي تهوڑي بهت تفصيل ابن يونس حافظ ذهبي ، السيوطي اور حافظ عمر بن عبد البر وغيره مختلف طريقه كے علماء كے اقوال كے ذيل مين نقل كرچكا هون ،

اور حنفيون نے بهي جو ارباب تحقيق و بصيرت هين ، انهون نے بهي امام طحاوي كے ان جليل خدمات كا هميشه اعتراف كيا هے ، جو حنفي مذهب كي نصرت و تائيد كے سلسله مين ان كے دل و دماغ نے انجام دئے هين ، ،، الاتقاني ،، كا بوجوديكه انتهائي خود پسند علماء مين شمار هے ، طاش كبري زاده نے انكے متعلق لكها هے كه

كان كثير الاعجاب بنفسه (ص ١٣٠ جلد ٢) ٥

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

خود هدایۃ کي جو شرح انہون نے لکھي ھے اسکا لمبا چوڑا نام ،، غایۃ البیان و نادرۃ الا قران في آخر الزمان ،، انکي فطرت کي کافی غمازی کررھا ھے ، مگر باابن ھمہ ادعاء چونکہ بہرحال صاحب بصیرت و تحقیق ھین ، اس معذرت مین جو طحاوی کی طرف سے انہون نے پیش کي ھے لکھتے ھین ،

فان شککت في امر ابي جعفر فانظر في کتاب شرح
معاني الاثار هل تری له نظیر في سائر المذاهب
فضلا عن مذهبنا

ھوسکتا ھے کہ ،، اتقانی ،، کے اس بیان مین کچھ مبالغہ کا عنصر شریک ھو، لیکن اس مین کوئي شبہ نہین کہ اگر ،، اسلامي تصنیفات ،، متعلقہ فقہ اور حدیث مین کل کتابین نہین، اور کل کتابون پر ھرحیثیت سے نہین ، لیکن خاص کر ،، الاثار و الحدیث ،، کے معاني کي شرح و تنقیح کے اعتبار سے اگر اتقاني کے دعوی کو کوئي دھراوے ، تو کم ازکم میرے خیال مین یہ مبالغہ نہین بلکہ انشاءاللہ واقعہ کا اعتراف ھوگا،

ممتاز اور سربرآوردہ ارباب تحقیق مین سے اگر کسی شخص پر مجھے تعجب ھے تو وہ صرف علامہ ابن تیمیہ حنبلي ھین ، کہ اپني مخصوص فکر و وسیع نظر مطالعہ کے باوجود خدا جانے ان پر کیا حال طاری تھا ، کہ اپني معروف و مشہور کتاب ،، منهاج السنۃ ،، مین رد شمس والي حدیث پر کلام کرتے ھوئے ، محض اس قصور مین کہ اس حدیث کي تحسین کرنے والون مین منجملہ دیگر اکابر محدثین کے ساتھ ایک امام طحاوی بھی ھین ، ایسا معلوم ھوتا ھے کہ غالبا غصہ کي حالت مین انکے قلم سے امام طحاوی کے متعلق یہہ الفاظ نکل گئے ھین ،

الطحاوی لیست عادته نقد الحدیث کنقد اهل العلم
و لهذا روای في شرح معاني الاثار الاحادیث المختلفة
و انما رجح مایرجحه منها في الغالب من جهة القیاس
الذی راه حجة ویکون اکثره مجروحا من جهة الاستاد
ولا یثبت فانه لم یکن له معرفة بالاستاد کمعرفة اهل
العلم به وان کان کثیر الحدیث فقیها عالما

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

اگرچہ حافظ ابن تیمیہ کی یہہ عبارت ان احناف کے لئیے موجب عبرت ھے جنھون نے امام طحاوی

کا انکار کیا ھے ، قطع نظر حنبلی جنکے قلم کی زد سے امام غزالی اور شیخ ابن عربی جیسے جہابذ

کبار نہین بچے ہوئے ہین ، امام طحاوی کے متعلق انکا اتنا اعتراف بھی بسا غنیمت ھے

لیکن باوجود اسکے طحاوی جیسے جلیل القدر ،، امام حدیث،، کے متعلق ابن تیمیہ کا یہ کھنا کہ

لم یکن له معرفة بالاسناد کمعرفة اهل العلم به

اب اسکی توجیہ یا تو وھی کیجائے جو مولانا عبدالحی فرنگی محلی نے ابن تیمیہ کی اس عبارت کو

نقل فرمانے کے بعد کی ھے کہ

قلت فیه بعض مبالغه کعادته (ص ١٩)

یا جیسا کہ میرا خیال ھے ، معلوم یہہ ہوتا ھے کہ اپنی وسعت علم و نظر پر بھروسہ کر کے ابن تیمیہ نے

طحاوی کی کتابون کا صحیح طور پر جیسا کہ چاھئیے مطالعہ نہین کیا ھے ، ایک سرسری نظر

انھون نے شرح معانی الاثار پر ڈال لینے کے بعد دراصل حافظ بیہقی کی تقلید مین انکے قلم سے

یہہ الفاظ نکل گئے ہین ، کیونکہ اس عبارت کے علاوہ جومین معرفة السنن والاثار سے حافظ

بیہقی کی نقل کرچکا ھون ، بیچ بیچ مین بھی وہ طحاوی پر چوٹ کرتے چلے گئے ہین ، مثلا

ایک مقام پر فرماتے ہین ، جسے حافظ ابن حجر نے لسان المیزان مین نقل کیا ھے

ان علم الحدیث لم یکن من صناعته وانما اخذ الکلمة

بعد الکلمة من اهله ثم لم یحکمها (ص ٢٧٨)

مین جہان تک سمجھتا ھون ، حافظ ابن تیمیہ نے بیہقی کی اس عبارت کو لفظی رد و بدل کے ساتھ

محض انکے قول پر اعتماد کرتے ہوئے اپنی کتاب مین نقل کرلیا ھے ، ورنہ بیہقی نے اگر طحاوی کے سامنے

یہہ الفاظ لکھے ہین ، توجنکو حضرت امام شافعی کے مذھب کی نصرت مین تفرد حاصل کرنا تھا

ان سے تو یہہ بعید نہین ھے ، اور قدرت نے ماردینی کی شکل مین انکی کلوخ اندازی کا کافی جواب

سنگ سے دلا بھی دیا ،

لیکن حافظ ابن تیمیہ تو ایک آزاد خیال عالم ہین ، اگروہ خود کم از کم مشکل الاثار ھی

حاشیہ: ← مجھے اس شک مین ڈال دیا ھے کہ خود حافظ ابن تیمیہ کے متعلق یوچھون کہ

هل له معرفة بکتب الطحاوی کمعرفة المشتغلین بکتبه

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

براہ راست مطالعہ فرمالیتے ، تو انکو اندازہ ہوجاتا کہ اس شخص کو خدا نے اگر متون حدیث کی شرح و تطبیق ، تاویل ، و تنقیح مین جو یدطولی عطا فرمایا ہے ، جسکی نظیر واقعی محدثین مین مشکل سے مل سکتی ہے ، تو اسی کے ساتھ ،، علم اسناد ،، مین بھی انکا پایہ کسی سے کم نہین ہے ، افسوس ہے کہ امام طحاوی کے دوستون اورہم مذہبون نے انکی اسلئے قدر نہ کی کہ انکی طرح وہ حدیث سے بیگانہ رہنا نہین چاہتے تھے ، اور طبقہ محدثین مین وہ اسلئے بدنام ہوئے کہ انکی اتباع مین ،، فقہ ،، سے کنارہ کشی نہین اختیار کی ، اس ،، جامعیت ،، نے انکو اور انکی کتابون کو دونون طبقون مین اس منزلت و مقام سے محروم رکھا جسکی وہ واقعی مستحق تھین ، اسی کا نتیجہ ہے ، کہ انکی اکثر و بیشتر کتابین گوشہ گمنامی مین پڑھی ہوئی ہین ، ورنہ انکی تالیفات کی فہرست مین ایک کتاب ،، نقض کتاب المدلسین علی الکرابیسی ،، کا بھی نام لیاجاتا ہے ، اور ،، الکرابیسی ،، کا شمار امام شافعی کے بغدادی شاگردون مین ہے ، ابوثور اور کرابیسی دونون ہم پلہ سمجھے جاتے تھے ، اسی طرح ابوعبید جیسے حافظ آثار و احادیث کی کتاب الانساب پر بھی انہون نے ایک تنقیدی کتاب لکھی ہے جسکا ذکر پہلے بھی مین کرچکا ہون ، مولانا عبدالحی فرنگی محلی اس کتاب کے متعلق فرماتے ہین کہ

ولہ الرد علی ابی عبید فی ما اخطاء
فی اختلاف النسب (ص ۱۸)

غورکرنے کی بات ہے کہ جو شخص ،، المدلسین ،، کے متعلق اور ،، الانساب ،، پر تنقیدی کتاب لکھے ، اسکے متعلق حافظ ابن تیمیہ فرماتے ہین کہ

لم یکن لہ معرفۃ الاسناد

کاش ! مقالہ کی طوالت کا اندیشہ نہ ہوتا ، تو مین انکی صرف دو کتابون شرح معانی الاثار اور مشکل الاثار کہ انکے سوا کسی کتاب تک میری رسائی نہین ہے ، مین ،، علم الاسناد ،، کے متعلق ان نکات اور حقائق کو جمع کرتا اور حافظ ابن تیمیہ کا اس علم مین جو مبلغ ہے ، دونون کا مقابلہ کرکے بتاتا ،

لیکن میرے مقالہ کا پہلا باب ہی اتنا طویل ہوچکا ہے کہ اس سلسلہ مین اب اس سے زیادہ

CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ
toobaa-elibrary.blogspot.com

كي گنجائش نهين پاتا ، خيال تها ، كه دوسرے باب مين امام طحاوی كے خصوصي نظريات اور حديثون كے متعلق جو انكے اختصاصي اجتهادات هين ان سب كوايك جگه جمع كر كے اس مق كا اسے دوسرا باب قرار دون ، كيونكه باب اول كے متعلق شروع مين مجهے صرف اسكي توقع ته كه بيس پچيس ورق مين اسكے مباحث ختم هوجائينگے ، عام كتابون مين جو مواد امام طحاوی ك متعلق پاياجاتاتها ، ان كو ديكهكر ابتدا‌ء مين يهي رائے قايم هوسكتي تهي ، ليكن جب تلاش جستجو كا سلسله جاری هوا ، تو چيز كے بعد چيز ملتي گئي ، دلچسپ چيزين تهين ، كسي چي چهوڑنے پر دل آماده نه هوا ، تاآينكه امام طحاوی كي سيرت پر يهه چهوٹاسا ايك رساله هي

اسي لئے اب يهه قصد هے كه دوسرے باب كا خيال هي ترك كردون ،

اور

اللهم اغفرلنا ولاخواننا اللذين سبقونا بالايمان ولاتجعل في قلوبنا غلا للذين امنوا

كي دعاكرتے هوئے ، اس مقاله كو ختم كرتا هون ، انشا‌ء الله آينده دوسرے باب كي اطميان تكميل كي جائيگي ، امتحاني مقاله كے لئے غالبا ميرا اتنا بيان كافي هے ، والله يقول الحق وهو

يهدی السبيل —

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com